جماعت احمدیہ امریکہ کا علمی، ادبی، تعلیمی اور تربیتی مجلّہ

لِّيُخْرِجَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ
القرآن الحکیم ۶۵:۱۲

النور

صلح ۱۳۸۴ ہش
جنوری ۲۰۰۵ء

الوصیّت
شمارہ خصوصی

حضرت مرزا مسرور احمد
خلیفة المسیح الخامس
ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

Mirza Masroor Ahmad
Khalifatul Masih V
1950-
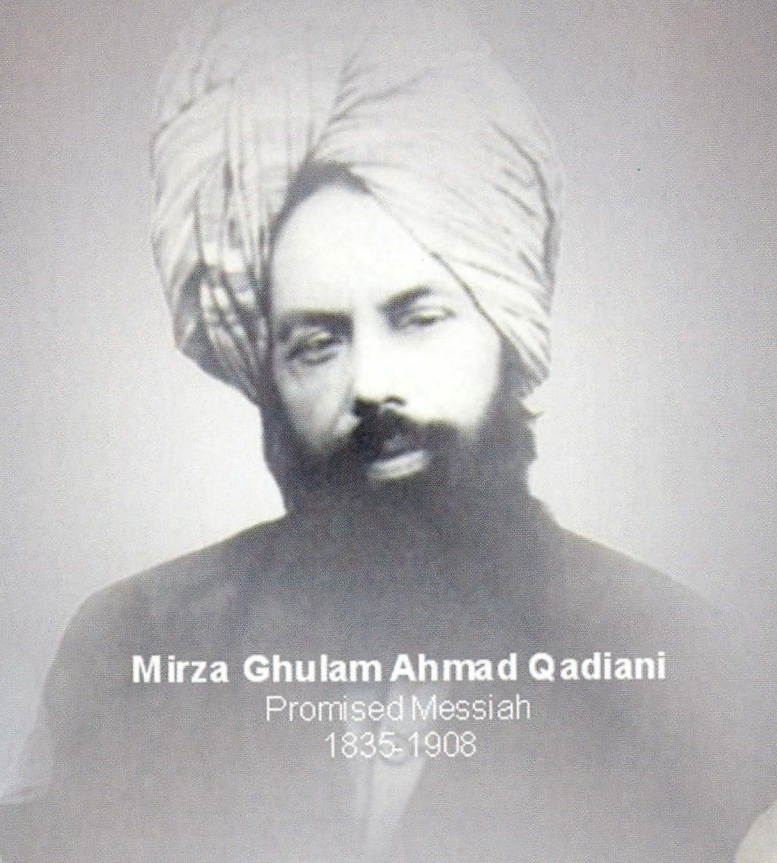
Mirza Ghulam Ahmad Qadiani
Promised Messiah
1835-1908
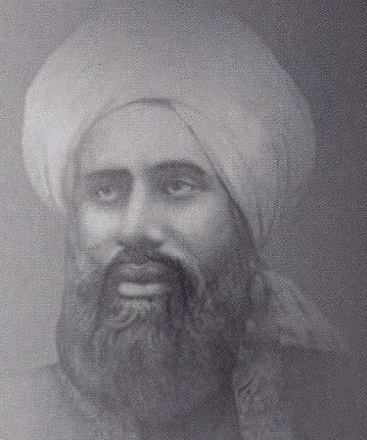
Al-Hajj Maulana Hakeem Nooruddin
Khalifatul Masih I
1841-1914
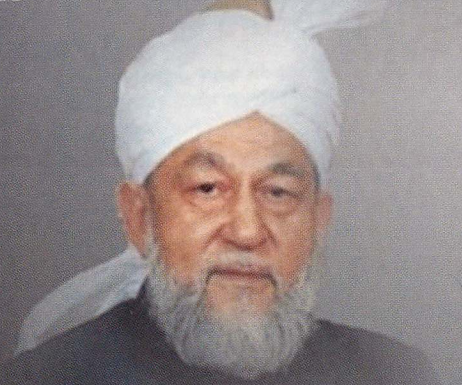
Mirza Tahir Ahmad
Khalifatul Masih IV
1928-2003

Mirza Bashiruddin Mahmood Ahmad
Khalifatul Masih II
1889-1965
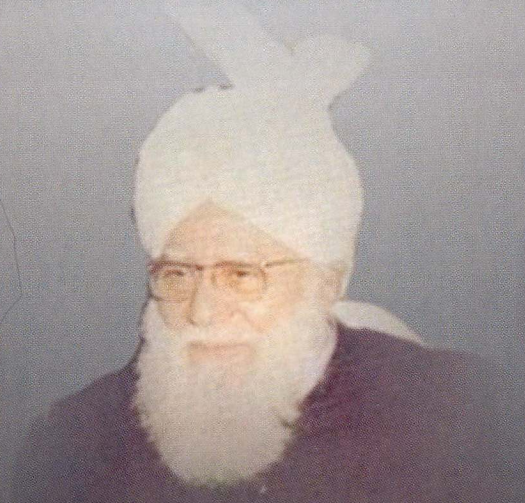
Hafiz Mirza Nasir Ahmad
Khalifatul Masih III
1909-1982

Irfan Azam, 2004
Research Triangle Jama'at, USA

لِيُخْرِجَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ

(القرآن65:12)

النــــور

جنوری 2005

جماعت احمدیہ امریکہ کا علمی، تعلیمی، تربیتی اور ادبی مجلّہ

لکھنے کا پتہ:
Editors Ahmadiyya Gazette
15000 Good Hope Road
Silver Spring, MD 20905
karimzirvi@hotmail.com

فہرس

مقاصدِ وصیت از قرآن کریم

قیامِ دین

شَرَعَ لَکُمْ مِّنَ الدِّیْنِ مَا وَصّٰی بِہٖ نُوْحًا وَّالَّذِیْٓ اَوْحَیْنَآ اِلَیْکَ وَمَا وَصَّیْنَا بِہٖٓ اِبْرٰھِیْمَ وَمُوْسٰی وَعِیْسٰٓی اَنْ اَقِیْمُوا الدِّیْنَ وَلَا تَتَفَرَّقُوْا فِیْہِ ؕ کَبُرَ عَلَی الْمُشْرِکِیْنَ مَا تَدْعُوْھُمْ اِلَیْہِ ؕ اَللّٰہُ یَجْتَبِیْٓ اِلَیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَیَھْدِیْٓ اِلَیْہِ مَنْ یُّنِیْبُ ۝ (الشوریٰ:14)

ترجمہ: اس نے تمہارے لئے دین میں سے وہی احکام جاری کئے ہیں جن کا اس نے نوح کو بھی تاکیدی حکم دیا تھا اور جو ہم نے تیری طرف وحی کیا ہے اور جس کا ہم نے ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ کو بھی تاکیدی حکم دیا تھا، وہ یہی تھا کہ تم دین کو مضبوطی سے قائم کرو اور اس بارہ میں کوئی اختلاف نہ کرو۔ بہت بھاری ہے مشرکوں پر وہ بات جس کی طرف تُو انہیں بلاتا ہے۔ اللہ جسے چاہتا ہے اپنے لئے چُن لیتا ہے اور اپنی طرف اُسے ہدایت دیتا ہے جو (اس کی طرف) جُھکتا ہے۔

کامل نیکی

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ؕ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَیْءٍ فَاِنَّ اللّٰہَ بِہٖ عَلِیْمٌ ۝

(آل عمران:93)

ترجمہ: تم کامل نیکی کو ہرگز نہیں پا سکتے جب تک کہ اپنی پسندیدہ اشیاء میں سے (خدا کے لئے) خرچ نہ کرو۔ اور جو کوئی چیز بھی تم خرچ کرو اللہ اسے یقیناً جانتا ہے۔

نماز اور قربانی

قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ لَا شَرِیْکَ لَہٗ ج وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ ۝ (الانعام:163-164)

ترجمہ: تو کہہ دے کہ میری عبادت اور میری قربانیاں اور میرا جینا اور میرا مرنا اللہ ہی کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا ربّ ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں اور اسی کا مجھے حکم دیا گیا ہے اور میں مسلمانوں میں سب سے اوّل ہوں۔

نفسِ مطمئنہ

یٰٓاَیَّتُھَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّۃُ ۝ ارْجِعِیْٓ اِلٰی رَبِّکِ رَاضِیَۃً مَّرْضِیَّۃً ۝ فَادْخُلِیْ فِیْ عِبٰدِیْ ۝ وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ ۝ (الفجر:28-31)

ترجمہ: اے نفسِ مطمئنہ! اپنے رب کی طرف لوٹ جا، راضی رہتے ہوئے اور رضا پاتے ہوئے۔ پس میرے بندوں میں داخل ہو جا۔ اور میری جنت میں داخل ہو جا۔

مقاصد وصیت بزبان حضرت محمد ﷺ

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ؓ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:بَیْنَا رَجُلٌ یَمْشِیْ بِفَلَاةٍ مِنَ الْاَرْضِ فَسَمِعَ صَوْتًا فِیْ سَحَابَةٍ:اِسْقِ حَدِیْقَةَ فُلَانٍ فَتَنَحّٰی ذٰلِكَ السَّحَابُ فَاَفْرَغَ مَآءَہٗ فِیْ حَرَّةٍ فَاِذَا شَرْجَةٌ مِنْ تِلْكَ الشِّرَاجِ قَدِاسْتَوْعَبَتْ ذٰلِكَ الْمَآءَ كُلَّهٗ فَتَتَبَّعَ الْمَآءَ فَاِذَارَجُلٌ قَائِمٌ فِیْ حَدِیْقَتِهٖ یُحَوِّلُ الْمَآءَ بِمِسْحَاتِهٖ ' فَقَالَ لَهٗ یَا عَبْدَاللّٰهِ ! مَا اسْمُكَ ؟ قَالَ :فُلَانٌ لِلْاِسْمِ الَّذِیْ سَمِعَ فِی السَّحَابَةِ فَقَالَ لَهٗ: یَا عَبْدَ اللّٰهِ!لِمَ تَسْاَلُنِیْ عَنِ اسْمِیْ؟ فَقَالَ:اِنِّیْ سَمِعْتُ صَوْتًا فِی السَّحَابِ الَّذِیْ هٰذَا مَائُهٗ ، یَقُوْلُ: اِسْقِ حَدِیْقَةَ فُلَانٍ لِاسْمِكَ فَمَا تَصْنَعُ فِیْهَا؟فَقَالَ:اَمَّا اِذْ قُلْتَ هٰذَا فَاِنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی مَا یَخْرُجُ مِنْهَا فَاَتَصَدَّقُ بِثُلُثِهٖ وَاٰكُلُ اَنَا وَعِیَالِیْ ثُلُثًا وَاَرُدُّ فِیْهَاثُلُثَهٗ۔

(مسلم کتاب الزهد باب الصدقة فی المساکین)

ترجمہ:حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ آنحضرت ﷺ نے یہ قصہ بیان کیا کہ ایک آدمی بے آب وگیاہ جنگل میں جا رہا تھا۔بادل گھرے ہوئے تھے۔اس نے بادل میں سے آواز سنی کہ بادل فلاں نیک انسان کے باغ کو سیراب کر۔وہ بادل اس طرف کو ہٹ گیا۔پتھریلی سطح مرتفع پر بارش برسی۔پانی ایک چھوٹے سے نالے میں بہنے لگا۔وہ شخص بھی اس نالے کے کنارے کنارے چل پڑا کیا دیکھتا ہے کہ یہ نالہ ایک باغ میں جا داخل ہوا ہے اور باغ کا مالک کدال سے پانی ادھر ادھر مختلف کیاریوں میں لگا رہا ہے۔اس آدمی نے باغ کے مالک سے پوچھا۔اے اللہ کے بندے!تمہارا نام کیا ہے؟اس نے وہی نام بتایا جو اس مسافر نے اس بادل میں سے سنا تھا پھر باغ کے مالک نے اس مسافر سے پوچھا۔اے اللہ کے بندے!تم مجھ سے میرا نام کیوں پوچھتے ہو؟اس نے کہا میں نے اس بادل میں سے جس کی بارش کا تم پانی لگا رہے ہو یہ آواز سنی تھی کہ اے بادل فلاں آدمی کے باغ کو سیراب کر۔تم نے کون سا ایسا نیک عمل کیا ہے جس کا یہ بدلہ تجھ کو ملا ہے۔باغ کے مالک نے کہا۔اگر آپ پوچھتے ہیں تو سنیں۔میرا طریق کار یہ ہے کہ اس باغ سے جو پیداوار ہوتی ہے اس کا ایک تہائی خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتا ہوں' ایک تہائی اپنے اور اپنے اہل و عیال کے گزارہ کے لئے رکھتا ہوں اور باقی ایک تہائی دوبارہ ان کھیتوں میں بیج کے طور پر استعمال کرتا ہوں۔

عَنْ عَائِشَةَ ؓ اَنَّهُمْ ذَبَحُوْا شَاةً فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ :مَابَقِیَ مِنْهَا؟قَالَتْ مَابَقِیَ مِنْهَا اِلَّا كَتِفُهَا قَالَ: بَقِیَ كُلُّهَا غَیْرَ كَتِفِهَا۔

(ترمذی ابواب صفة القیامة۔الترغیب و الترهیب صفحه 129/2)

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ انہوں نے ایک بکری ذبح کروائی (اور اس کا گوشت غرباء میں تقسیم کیا اور کچھ گھر میں بھی کھانے کے لئے رکھ لیا) اس پر آنحضرت ﷺ نے دریافت فرمایا کس قدر گوشت بچ گیا؟ عائشہ نے جواب دیا دستی بچی ہے۔یہ سن کر حضور نے فرمایا: سارا بچ گیا ہے سوائے اس دستی کے یعنی جس قدر تقسیم کیا گیا ہے وہ ثواب ملنے کی وجہ سے بچ گیا ہے اور جو بچا کر خود کھانے کے لئے رکھا ہے چونکہ اس کا ثواب نہیں ملے گا۔اس لئے حقیقۃً وہ نہیں بچا۔

مقاصدِ وصیت بزبان حضرت مسیح موعود علیہ السلام

''انزل فیہا کلّ رحمۃٍ''

عرصہ ہوا کہ خدا تعالیٰ نے مجھ پر ظاہر کیا تھا کہ ایک بہشتی مقبرہ ہوگا۔ گویا اس میں وہ لوگ داخل ہونگے جو اللہ تعالیٰ کے علم اور ارادہ میں جنتی ہیں

''تم استقامت اور اپنے نمونے سے اس درخت کی حفاظت کرو کیونکہ تم میں سے ہر ایک اس درخت کی شاخ ہے اور وہ درخت اسلام کا شجر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ میں چاہتا ہوں کہ اس شجر کی حفاظت کی جاوے۔

اسلام کی حفاظت اور سچائی کے ظاہر کرنے کے لئے سب سے اوّل تو وہ پہلو ہے کہ تم سچے مسلمانوں کا نمونہ بن کر دکھاؤ اور دوسرا پہلو یہ ہے کہ اس کی خوبیوں اور کمالات کو دنیا میں پھیلاؤ۔ اس پہلو میں مالی ضرورتوں اور امداد کی حاجت ہے اور یہ سلسلہ ہمیشہ سے چلا آیا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو بھی ایسی ضرورتیں پیش آئی تھیں اور صحابہؓ کی یہ حالت تھی کہ ایسے وقتوں پر بعض ان میں سے اپنا سارا ہی مال آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو دے دیتے اور بعض نے آدھا دے دیا اور اس طرح جہاں تک کسی سے ہوسکتا فرق نہ کرتا۔

یقیناً یاد رکھو کہ خدا ہے اور مر کر اس کے حضور ہی جانا ہے۔ کون کہہ سکتا ہے کہ سال آئندہ کے انہی دنوں میں ہم میں سے یہاں کون ہوگا اور کون آگے چلا جائے گا۔ جبکہ یہ حالت ہے اور یہ یقینی امر ہے پھر کس قدر بدقسمتی ہوگی اگر اپنی زندگی میں قدرت اور طاقت رکھتے ہوئے اس اصل مقصد کے لئے سعی نہ کریں۔ اسلام تو ضرور پھیلے گا اور وہ غالب آئے گا کیونکہ خدا تعالیٰ نے ایسا ہی ارادہ فرمایا ہے مگر مبارک ہوں گے وہ لوگ جو اس اشاعت میں حصہ لیں گے۔ یہ خدا تعالیٰ کا فضل اور احسان ہے جو اس نے تمہیں موقعہ دیا ہے۔ یہ زندگی جس پر فخر کیا جاتا ہے، ہیچ ہے اور ہمیشہ کی خوشی کی وہی زندگی ہے جو مرنے کے بعد عطا ہوگی۔ ہاں یہ سچ ہے کہ وہ اسی دنیا اور اسی زندگی سے شروع ہو جاتی ہے اور اس کی تیاری بھی یہاں ہی ہوتی ہے۔

عرصہ ہوا کہ خدا تعالیٰ نے مجھ پر ظاہر کیا تھا کہ ایک بہشتی مقبرہ ہوگا۔ گویا اس میں وہ لوگ داخل ہونگے جو اللہ تعالیٰ کے علم اور ارادہ میں جنتی ہیں۔ پھر اس کے متعلق الہام ہوا

''انزل فیہا کلّ رحمۃٍ۔ اس سے کوئی نعمت اور رحمت باہر نہیں رہتی''

اب جو شخص چاہتا ہے کہ وہ ایسی رحمت کے نزول کی جگہ میں دفن ہو، کیا عمدہ موقعہ ہے کہ وہ دین کو دُنیا پر مقدم کرلے اور اللہ تعالےٰ کی مرضی کو اپنی مرضی پر مقدم کرلے۔ یہ صدی جس کے 23 سال گذرنے کو ہیں گذر جائیگی اور اس کے آخر تک موجودہ نسل میں سے کوئی نہ رہے گا اور اگر نکمّا ہو کر رہا تو کیا فائدہ؟ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم اپنا صدقہ پہلے بھیجو۔ یہ لفظ صدقہ کا صدق سے لیا گیا ہے جب تک اللہ تعالیٰ کی راہ میں کوئی کامل نمونہ اپنے صدق اور اخلاص کا نہیں دکھاتا۔ لاف زنی سے کچھ بن نہیں سکتا۔

الوصیۃ اشتہار میں جو میں نے حصہ جائیداد کی اشاعت اسلام کے لئے وصیت کرنے کی قید لگائی ہے۔ میں نے دیکھا کہ کل بعض نے 1/6 کی کردی ہے۔ یہ صدق ہے جو ان سے کراتا ہے اور جب تک صدق ظاہر نہ ہو کوئی مومن نہیں کہلا سکتا۔''

(ملفوظات جلد ہشتم صفحات 323-324)

شرائطِ بیعت سِلسلہ عَالیَہ احمدیّہ

اشتہار تکمیل تبلیغ 12/ جنوری 1889

تحریرفرمودہ حضرت مسیح موعودعلیہ الصّلوٰۃ والسّلام

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہداس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہے گا۔

دوم یہ کہ جھوٹ، زنااور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا۔ اور نفسانی جوشوں کے وقت اُن کا مغلوب نہیں ہوگا۔ اگر چہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔

سوم یہ کہ بلا ناغہ پنج وقتہ نماز موافقِ حکمِ خدااور رسول کے ادا کرتا رہے گا اور حتّی الوسع نمازِ تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کرے گا اور دلی محبت سے خدا تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ وِرد بنائے گا۔

چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دے گا۔ نہ زبان سے، نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔

پنجم یہ کہ ہر حال رنج اور راحت اور عُسر اور یُسر اور نعمت اور بلاء میں خدا تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کرے گا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا۔ اور ہر یک ذلّت اور دُکھ قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہے گا۔ اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر مُنہ نہیں پھیرے گا بلکہ آگے قدم بڑھائے گا۔

ششم یہ کہ اتّباعِ رسم اور متابعتِ ہواوہوس سے باز آجائے گا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلّی اپنے سر پر قبول کرلے گا۔ اور قال اللہ اور قال الرّسُول کو اپنے ہر یک راہ میں دستورالعمل قرار دیگا۔

ہفتم یہ کہ تکبّر اور نخوت کو بکلّی چھوڑ دے گا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا۔

ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزّت اور ہمدردیٔ اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزّت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر یک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا۔

نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض لِلّٰہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچاوے گا۔

دہم یہ کہ اس عاجز سے عقدِ اخوت محض لِلّٰہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تاوقتِ مرگ قائم رہے گا۔ اور اِس عقدِ اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلّقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

کلام امام الزمان
حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اَلا اے کہ ہشیاری و پاک زاد — پئے حرصِ دُنیا مدہ دیں بباد
بدین دارِ فانی دلِ خود مبند — کہ دار و نہاں راحتش صد گزند
اگر باز باشد ترا گوشِ ہوش — زگورت ندائے درآید بگوش
کہ اے طعمۂ من پس از چند روز — پئے فکر دنیا ئے دُوں کم بسوز
ہر آں کو بدُنیا ئے دُوں مبتلا است — گرفتارِ رنج و عذاب و عنااست
برست آنکہ بر موت دار و نگاہ — بریدہ زدُنیا دویدہ براہ
سفر کردہ پیش از سفر سُو ے یار — کشیدہ زدُنیا ہمہ رخت و بار
پئے دارِ عقبٰی کمر بستہ چُست — رہا کردہ سامان ایں خانہ سُست
چو کارے حیات است کارے نہاں — ہماں بہ کہ دل بگسلی زیں مکاں
جہنّم کزو داد فرقاں خبر — ہمیں حرصِ دنیا است جانِ پدر
چو آخر زدنیا سفر کردن است — چو روزِ زیں رہ گذر کر دن است
چرا عاقلے دل بہ بندو دراں — کہ ناگاہ و زد بر گلِ اوخزاں
بدیں قحبہ بستن دلِ خود خطا است — کہ ایں دشمن دیں و صدق و صفااست
چہ حاصل ازیں دلستانِ دو رنگ — کہ گاہے بصلحت کشدگہ بجنگ
چرا دل نہ بندی بداں دلستاں — کہ مہرش رہا ند زبندِ رگراں
برو فکر انجام کن اے غوی — زسعدی شنو گر زمن نشنوی

عروسی بود نوبتِ ماتمت
اگر بر نکوئی بود خاتمت

قرب وصال سے متعلق الہامات و رؤیا۔
"الوصیت" کی تصنیف و اشاعت

اللہ تعالیٰ نے 1905 میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ظاہر فرمایا کہ آخری حصہ زندگی کا یہی ہے جو اب گزر رہا ہے۔ چنانچہ 18 / اکتوبر 1905 کو حضور نے رؤیا میں دیکھا کہ

''ایک کوری ٹنڈ میں کچھ پانی مجھے دیا گیا ہے۔ پانی صرف دو تین گھونٹ باقی اس میں رہ گیا ہے لیکن بہت مصفّٰی اور مقطر پانی ہے۔''

اس کے ساتھ ہی الہام ہوا

"آب زندگی"

(ریویو دسمبر 1905 صفحہ 480 ' بدر 8/ دسمبر 1905 صفحہ 1 کالم 1)

پھر الہام ہو

"خدا کی طرف سے سب پر اداسی چھا گئی"

(بدر 20/ اکتوبر 1905 صفحہ 3 کالم 2 ' الحکم 24/ اکتوبر 1905 صفحہ 1)

دسمبر 1905 میں صاف بتایا گیا

قرب اجلك المقدر

(یعنی تیری اجل مقدر آ گئی ہے)

(بدر 8/ دسمبر 1905 صفحہ 2' الحکم 10/ دسمبر 1905 صفحہ 1)

بہت تھوڑے دن رہ گئے ہیں۔ اس دن سب پر اداسی چھا جائے گی۔ یہ ہوگا یہ ہوگا یہ ہوگا بعد اس کے تمہارا واقعہ ہوگا۔ تمام حوادث اور عجائبات قدرت دکھلانے کے بعد تمہارا حادثہ آئے گا۔

(الوصیت و الحکم 10/ جنوری 1906 صفحہ 7 کالم 1)

دسمبر 1907 میں خدا تعالیٰ کی طرف سے مزید اس حادثہ کی تعیین میں یہ الہام ہوا

"ستائیس کو ایک واقعہ (ہمارے متعلق) اللّٰہ خیر و ابقی"

(بدر 19/ دسمبر 1907 صفحہ 5' الحکم 24/ دسمبر 1907 صفحہ 4)

الوصیت کی تصنیف:

ان الٰہی خبروں کی بناء پر حضورؑ نے 20/ دسمبر 1905 کو 'الوصیت' کے نام سے ایک رسالہ شائع فرمایا جس میں ان الہامات کا تذکرہ کر کے حضورؑ نے جماعت کو نہایت شفقت بھرے الفاظ میں اپنے اندر روحانی انقلاب برپا کرنے کی تلقین فرمائی اور اپنے بعد قدرت ثانیہ یعنی نظام خلافت کے ظہور کی خوش خبری دی چنانچہ لکھا۔

''یہ خدا تعالیٰ کی سنت ہے۔ اور جب سے کہ اس نے انسان کو اس زمین میں پیدا کیا ہے ہمیشہ اس سنت کو وہ ظاہر کرتا رہا ہے کہ وہ اپنے نبیوں اور رسولوں کی مدد کرتا ہے اور اُن کو غلبہ دیتا ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔

كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيْ

اور غلبہ سے مراد یہ ہے کہ جیسا کہ رسولوں اور نبیوں کا یہ منشاء ہوتا ہے کہ خدا کی حجّت زمین پر پوری ہو جائے اور اُس کا مقابلہ کوئی نہ کر سکے اسی طرح خدا تعالیٰ قوی نشانوں کے ساتھ اُن کی سچائی ظاہر کر دیتا ہے اور جس کی راست بازی کو وہ دنیا میں پھیلانا چاہتے ہیں اُس کی تخم ریزی اُنہی کے ہاتھ سے کر دیتا ہے۔ لیکن اس کی پوری تکمیل اُن کے ہاتھ سے نہیں کرتا بلکہ ایسے وقت میں ان کو وفات دے کر جو بظاہر ایک ناکامی کا خوف اپنے ساتھ رکھتا ہے مخالفوں کو ہنسی اور ٹھٹھے اور طعن اور تشنیع کا موقعہ دے دیتا ہے۔ اور جب وہ ہنسی ٹھٹھا کر چکتے ہیں تو پھر ایک دوسرا ہاتھ اپنی قدرت کا دکھاتا ہے اور ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے جن کے ذریعہ سے وہ مقاصد جو کسی قدر نا تمام رہ گئے تھے اپنے کمال کو پہنچتے ہیں۔

غرض دو قسم کی قدرت ظاہر کرتا ہے۔ (۱) اوّل خود نبیوں کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھاتا ہے۔ (۲) دوسرے ایسے وقت میں جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے اور دشمن زور میں آ جاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ اب کام بگڑ گیا۔ اور یقین کر لیتے ہیں کہ اب یہ جماعت نابود ہو جائے گی اور خود جماعت کے لوگ بھی تردد میں پڑ جاتے ہیں اور اُن کی کمریں ٹوٹ جاتی ہیں اور کئی بدقسمت مرتد ہونے کی راہیں اختیار کر لیتے ہیں تب خدا تعالیٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے۔ پس وہ جو اخیر تک صبر کرتا ہے خدا تعالیٰ کے اس معجزہ کو دیکھتا ہے۔ جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے وقت میں ہوا جب کہ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم کی موت ایک بے وقت موت سمجھی گئی۔ اور بہت سے بادیہ نشین نادان مرتد ہو گئے اور صحابہؓ بھی

مارے غم کے دیوانہ کی طرح ہو گئے۔ تب خدا تعالیٰ نے حضرت ابو بکر صدیقؓ کو کھڑا کر کے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا اور اسلام کو نابود ہوتے ہوتے تھام لیا اور اس وعدہ کو پورا کیا جو فرمایا تھا

وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِيْ ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا۔

یعنی خوف کے بعد پھر ہم اُن کے پَیر جما دیں گے۔ ایسا ہی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وقت میں ہوا جب کہ حضرت موسیٰؑ مصر اور کنعان کی راہ میں پہلے اس سے جو بنی اسرائیل کو وعدہ کے موافق منزل مقصود تک پہنچاویں فوت ہو گئے اور بنی اسرائیل میں اُن کے مرنے سے ایک بڑا ماتم برپا ہوا۔ جیسا کہ توریت میں لکھا ہے کہ بنی اسرائیل اس بے وقت موت کے صدمہ سے اور حضرت موسیٰؑ کی ناگہانی جدائی سے چالیس دن تک روتے رہے۔ ایسا ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کیساتھ معاملہ ہوا اور صلیب کے واقعہ کے وقت تمام حواری تتر بتر ہو گئے اور ایک ان میں سے مرتد بھی ہو گیا۔

سو اے عزیزو! جب کہ قدیم سے سنّت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلا وے۔ سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے۔ اس لئے تم میری اس بات سے جو مَیں نے تمہارے پاس بیان کی ہے غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔ اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک میں نہ جاؤں۔ لیکن میں جاؤں گا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی۔ جیسا کہ براہین احمدیہ میں وعدہ ہے۔ اور وہ وعدہ میری ذات کی نسبت نہیں ہے بلکہ تمہاری نسبت وعدہ ہے جیسا کہ خدا فرماتا ہے کہ مَیں اس جماعت کو جو تیرے پَیرو ہیں قیامت تک غلبہ دوں گا۔ سو ضرور ہے کہ تم پر میری جدائی کا دن آوے تا بعد اس کے وہ دن آوے جو دائمی وعدہ کا دن ہے۔ وہ ہمارا خدا وعدوں کا سچا اور وفادار اور صادق خدا ہے وہ سب کچھ تمہیں دکھلائے گا جس کا اس نے وعدہ فرمایا ہے۔ اگرچہ یہ دن دنیا کے آخری دن ہیں اور بہت بلائیں ہیں جن کے نزول کا وقت ہے پر ضرور ہے کہ یہ دنیا قائم رہے جب تک وہ تمام باتیں پوری نہ ہو جائیں جن کی خدا نے خبر دی۔ مَیں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور مَیں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں۔ اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہونگے۔ سو تم خدا کی قدرتِ ثانی کے انتظار میں اکٹھے ہو کر دُعا کرتے رہو۔ اور چاہیئے کہ ہر ایک صالحین کی جماعت ہر ایک ملک میں اکٹھے ہو کر دُعا میں لگے رہیں تا دوسری قدرت آسمان سے نازل ہو اور تمہیں دکھا دے کہ تمہارا خدا ایسا قادر خدا ہے۔''

(الوصیت صفحہ 8' الحکم 10/ جنوری 1906 صفحہ 7-8)

دین واحد پر جمع کرنے کی وصیت:

''الوصیت'' میں حضورؑ نے جماعت کو یہ وصیت بھی فرمائی کہ:

''خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام رُوحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیا۔ ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دینِ واحد پر جمع کرے۔ یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کے لئے مَیں دنیا میں بھیجا گیا۔ سو تم اس مقصد کی پیروی کرو۔ مگر نرمی اور اخلاق اور دعاؤں پر زور دینے سے۔''

(الوصیت صفحہ 8 'الحکم 10/ جنوری 1906 صفحہ 8 کالم 1)

بہشتی مقبرہ کا قیام:

آنحضرت ﷺ نے مسیح محمدی کے متعلق پیش گوئی فرمائی تھی

''يُحَدِّثُهُمْ بِدَرَجَاتِهِمْ فِي الْجَنَّةِ''

(صحیح مسلم جلد 2 مصری صفحہ 515' بدر 31/ جنوری 1907 صفحہ 1)

یعنی وہ اپنی جماعت کے لوگوں کو ان کے جنت میں درجات کے بارے میں اطلاع دے گا۔ اس پیش گوئی میں مخبر صادق ﷺ نے نہایت لطیف پیرایہ میں ایک بہشتی مقبرہ کی طرف اشارہ فرمایا تھا جو مسیح موعودؑ کے زمانہ میں مقدر تھا۔ چنانچہ عین اس خبر کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو 1898 کے قریب ایک کشف ہوا جس کی تفصیل آپ کے الفاظ میں یہ تھی

''مجھے ایک جگہ دکھلا دی گئی کہ یہ تیری قبر کی جگہ ہوگی

(اس کشف کے بارے میں 1898 کی تعیین کا اندازہ حضورؑ کے خط مطبوعہ مکتوب احمدیہ جلد پنجم نمبر چہارم صفحہ 86 سے کیا گیا ہے)۔

ایک فرشتہ مَیں نے دیکھا کہ وہ زمین کو ناپ رہا ہے۔ تب ایک مقام پر اس نے پہنچ کر مجھے کہا کہ یہ تیری قبر کی جگہ ہے پھر ایک جگہ مجھے ایک قبر دکھلائی گئی کہ وہ چاندی سے زیادہ چمکتی تھی اور اس کی تمام مٹی چاندی کی تھی۔ تب مجھے کہا گیا کہ وہ ان

برگزیدہ جماعت کے لوگوں کی قبریں ہیں جو بہشتی ہیں۔''

(الوصیت)

حضورؑ نے نواب محمد علی خاں صاحبؓ کے نام 6/اگست 1898 کو ایک مکتوب میں تحریر فرمایا کہ۔

''میرے دل میں یہ خیال ہے کہ اپنے اور اپنی جماعت کے لئے خاص طور پر ایک قبرستان بنایا جائے جس طرح مدینہ میں بنایا گیا تھا۔ بقول شیخ سعدیؒ کہ ''بداں رابہ نیکاں بخشد کریم'' یہ بھی ایک وسیلہ مغفرت ہوتا ہے جس کو شریعت میں معتبر سمجھا گیا ہے۔ اس قبرستان کی فکر میں ہوں کہ کہاں بنایا جائے۔ امید ہے کہ خداتعالیٰ کوئی جگہ میسر کردے گا اور اس کے اردگرد ایک دیوار چاہئے۔''

(مکتوبات احمدیہ جلد پنجم صفحہ86)

اس لحاظ سے آپ 1898 سے ایک خاص قبرستان کی بنیاد کے لئے کوشاں تھے مگر چونکہ موقعہ کی عمدہ زمینیں بہت قیمت سے ملتی تھیں اس لئے یہ غرض مدت دراز تک معرض التواء میں رہی۔ (الوصیت) بالآخر اللہ تعالیٰ کی مصلحتوں کے ماتحت اس کا قیام دسمبر 1905 کے آخر میں عمل میں آیا جس کا فوری موجب حضرت مولوی عبدالکریم صاحبؓ کا انتقال اور خود حضورؑ کے قرب وصال کے الہامات تھے۔

بہشتی مقبرہ اور اس میں دفن ہونے کی شرائط کا اعلان:

حضورؑ نے اپنی ملکیتی زمین الٰہی حکم کی تعمیل میں مقبرہ کے لئے وقف فرما دی اور رسالہ الوصیت میں اس میں دفن ہونے والوں کے لئے مندرجہ ذیل شرائط کا اعلان فرمایا۔

''چونکہ اس قبرستان کے لئے بڑی بھاری بشارتیں مجھے ملی ہیں اور نہ صرف خدا نے یہ فرمایا کہ یہ مقبرہ بہشتی ہے بلکہ یہ بھی فرمایا کہ اُنْزِلَ فِیْھَا کُلُّ رَحْمَۃٍ یعنی ہر ایک قسم کی رحمت اس قبرستان میں اتاری گئی ہے اور کسی قسم کی رحمت نہیں جو اس قبرستان والوں کو اس سے حصّہ نہیں۔

(بعد میں یہ اعتراض کیا گیا کہ اس نوع کا قبرستان رسول خداؐ کے زمانہ میں کیوں نہ بنایا گیا؟ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے مئی 1926 میں اس کا مفصل جواب دیا۔ ملاحظہ ہو الفضل 8/جون 1926 صفحہ 5-6)

اس لئے خدا نے میرا دل اپنی وحی خفی سے اس طرف مائل کیا کہ ایسے قبرستان کے لئے ایسے شرائط لگا دیئے جائیں کہ وہی لوگ اس میں داخل ہو سکیں جو اپنے صدق اور کامل راستبازی کی وجہ سے ان شرائط کے پابند ہوں۔ سو وہ تین شرطیں ہیں اور سب کو بجا لانا ہوگا۔

1۔ اس قبرستان کی زمین موجودہ بطور چندہ کے مَیں نے اپنی طرف سے دی ہے لیکن اس احاطہ کی تکمیل کے لئے کسی قدر اور زمین خریدی جائے گی جس کی قیمت اندازاً ہزار روپیہ ہوگی۔ اور اس کے خوشنما کرنے کے لئے کچھ درخت لگائے جائیں گے اور ایک کنوآں لگایا جائے گا اور اس قبرستان سے شمالی طرف بہت پانی ٹھہرا رہتا ہے جو گذرگاہ ہے اس لئے وہاں ایک پُل تیار کیا جائے گا اور ان متفرق مصارف کے لئے دو ہزار روپیہ درکار ہوگا۔ سو کُل یہ تین ہزار روپیہ ہوا جو اس تمام کام کی تکمیل کے لئے خرچ ہوگا۔ سو پہلی شرط یہ ہے کہ ہر ایک شخص جو اس قبرستان میں مدفون ہونا چاہتا ہے وہ اپنی حیثیت کے لحاظ سے ان مصارف کے لئے چندہ داخل کرے اور یہ چندہ محض انہی لوگوں سے طلب کیا گیا ہے نہ دوسروں سے۔ بالفعل یہ چندہ اخویم مکرم مولوی نورالدین صاحب کے پاس آنا چاہیئے۔ لیکن اگر خداتعالیٰ نے چاہا تو یہ سلسلہ ہم سب کی موت کے بعد بھی جاری رہے گا۔ اس صورت میں ایک انجمن چاہیئے کہ آمدنی کا روپیہ جو وقتاً فوقتاً جمع ہوتا رہے گا اعلائے کلمہء اسلام اور اشاعتِ توحید میں جس طرح مناسب سمجھیں خرچ کریں۔

2۔ دوسری شرط یہ ہے کہ تمام جماعت میں سے اس قبرستان میں وہی مدفون ہوگا جو یہ وصیّت کرے جو اس کی موت کے بعد دسواں حصہ اس کے تمام ترکہ کا حسب ہدایت اس سلسلہ کے اشاعتِ اسلام اور تبلیغ احکامِ قرآن میں خرچ ہوگا اور ہر ایک صادق کامل الایمان کو اختیار ہوگا کہ اپنی وصیت میں اس سے بھی زیادہ لکھ دے لیکن اس سے کم نہیں ہوگا۔ اور یہ مالی آمدنی ایک بادیانت اور اہل علم انجمن کے سپرد رہے گی۔ اور وہ باہمی مشورہ سے ترقیِ اسلام اور اشاعتِ علمِ قرآن و کتبِ دینیہ اور اس سلسلہ کے واعظوں کے لئے حسب ہدایت مذکورہ بالا خرچ کریں گے۔ اور خداتعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ اس سلسلہ کو ترقی دے گا۔ اس لئے اُمید کی جاتی ہے کہ اشاعتِ اسلام کے لئے ایسے مال بھی بہت اکٹھے ہو جائیں گے۔ اور ہر ایک امر جو مصالح اشاعتِ اسلام میں داخل ہے جس کی اب تفصیل کرنا قبل از وقت ہے وہ تمام امور ان اموال سے انجام پذیر ہوں گے۔ اور جب ایک گروہ جو متکفّل اس کام کا ہے فوت ہو جائے گا تو وہ لوگ جو اُن کے جانشین ہوں گے ان کا بھی یہی فرض ہوگا کہ ان تمام خدمات کو حسب ہدایت سلسلہ احمدیہ بجا لاویں۔ ان اموال میں سے ان

یتیموں اور مسکینوں اور نو مسلموں کا بھی حق ہوگا جو کافی طور پر وجوہ معاش نہیں رکھتے اور سلسلہ احمدیہ میں داخل ہیں۔ اور جائز ہوگا کہ ان اموال کو بطور تجارت ترقی دی جائے۔

یہ مت خیال کرو کہ یہ صرف دُور از قیاس باتیں ہیں بلکہ یہ اس قادر کا ارادہ ہے جو زمین و آسمان کا بادشاہ ہے۔ مجھے اس بات کا غم نہیں کہ یہ اموال جمع کیونکر ہوں گے اور ایسی جماعت کیوں کر پیدا ہوگی جو ایمانداری کے جوش سے یہ مردانہ کام دکھلائے۔ بلکہ مجھے یہ فکر ہے کہ ہمارے زمانہ کے بعد وہ لوگ جن کے سپرد ایسے مال کئے جائیں وہ کثرت مال کو دیکھ کر ٹھوکر نہ کھاویں اور دنیا سے پیار نہ کریں۔ سو مَیں دعا کرتا ہوں کہ ایسے امین ہمیشہ اس سلسلہ کو ہاتھ آتے رہیں جو خدا کے لئے کام کریں۔ ہاں جائز ہوگا کہ جن کا کچھ گذارہ نہ ہو ان کو بطور مدد خرچ اس میں سے دیا جائے۔

3۔ تیسری شرط یہ ہے کہ اس قبرستان میں دفن ہونے والا متقی ہو اور محرّمات سے پرہیز کرتا اور کوئی شرک اور بدعت کا کام نہ کرتا ہو۔ سچّا اور صاف مسلمان ہو۔

4۔ ہر ایک صالح جو اس کی کوئی بھی جائیداد نہیں اور کوئی مالی خدمت نہیں کر سکتا اگر یہ ثابت ہو کہ وہ دین کے لئے اپنی زندگی وقف رکھتا تھا اور صالح تھا تو وہ اس قبرستان میں دفن ہو سکتا ہے۔''

(الوصیت صفحہ 16-18' الحکم 10/ جنوری 1906 صفحہ 10-11)

الوصیت میں حضورؑ نے یہ بھی لکھا کہ

''میری نسبت اور میرے اہل وعیال کی نسبت خدا نے استثناء رکھا ہے باقی ہر ایک مرد ہو یا عورت ان کو ان شرائط کی پابندی لازم ہوگی اور شکایت کرنے والا منافق ہوگا۔''

(الوصیت 16/17 و الحکم 10/17/ جنوری 1906 صفحہ 11 کالم 2)

نیز تحریر فرمایا

''یہ انتظام منافقوں پر بہت گراں گزرے گا اور اس سے ان کی پردہ دری ہوگی اور بعد موت وہ مرد ہوں یا عورت اس قبرستان میں ہرگز دفن نہ ہوں گے۔''

مقبرہ کی غرض:

''الوصیت'' میں حضورؑ نے اس مقبرہ کی غرض یہ لکھی کہ

''خدا تعالیٰ کا ارادہ ہے کہ ایسے کامل الایمان ایک ہی جگہ دفن ہوں تا آئندہ کی نسلیں ایک ہی جگہ ان کو دیکھ کر اپنا ایمان تازہ کریں اور تا ان کے کارنامے یعنی جو خدا کے لئے انہوں نے دینی کام کئے ہمیشہ کے لئے قوم پر ظاہر ہوں۔''

(الوصیت صفحہ 19' الحکم 10/ جنوری 1906 صفحہ 10-11)

نظامِ نو کی بنیاد:

تحریک الوصیت دراصل دنیا کے نظام نو کی بنیاد ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعودؑ کے نائب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے 1942 میں اس کی وضاحت میں فرمایا تھا

''جب وصیّت کا نظام مکمل ہوگا تو صرف تبلیغ ہی اس سے نہ ہوگی بلکہ اسلام کے منشاء کے ماتحت ہر فردِ بشر کی ضرورت کو اس سے پورا کیا جائے گا اور دُکھ درد اور تنگی کو دنیا سے انشاء اللہ مٹا دیا جائے گا۔ یتیم بھیک نہ مانگے گا۔ بیوہ لوگوں کے آگے ہاتھ نہ پھیلائے گی۔ بے سامان پریشان نہ پھرے گا۔ کیونکہ وصیّت بچوں کی ماں ہوگی جوانوں کی باپ ہوگی۔ عورتوں کا سہاگ ہوگی اور جبر کے بغیر محبت اور دلی خوشی کے ساتھ بھائی بھائی کی اس کے ذریعہ سے مدد کرے گا اور اس کا دینا بے بدلہ نہ ہوگا بلکہ ہر دینے والا خدا تعالیٰ سے بہتر بدلہ پائے گا۔ نہ امیر گھاٹے میں رہے گا نہ غریب۔ نہ قوم قوم سے لڑے گی۔ بلکہ اس کا احسان سب دنیا پر وسیع ہوگا۔''

(نظام نو تقریر حضرت خلیفة المسیح الثانی ایدہ اللّٰہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 27/ دسمبر 1942 صفحہ 112-113)

صدر انجمن احمدیہ کی بنیاد:

''بہشتی مقبرہ'' کی آمد کی حفاظت' اسے فروغ دینے اور خرچ کرنے کے لئے حضورؑ نے ایک انجمن بنائی جس کا نام ''انجمن کارپردازان مصالح بہشتی مقبرہ'' تجویز فرمایا اور اس سلسلہ میں بعض خاص ہدایات دے کر الوصیت کے ساتھ بطور ضمیمہ درج کر کے لکھا کہ

''یہ ضروری ہوگا کہ مقام اس انجمن کا ہمیشہ قادیان رہے۔ کیونکہ خدا نے اس مقام کو برکت دی ہے۔''

یہ انجمن کوئی دنیوی یا جمہوری طرز کی کوئی انجمن نہیں تھی بلکہ ان اموال کی حفاظت اور توسیع اور اشاعت اسلام کی غرض سے بنائی گئی تھی جو نظام الوصیت کے نتیجہ میں جماعت کو عطا ہونے والے تھے۔ خواجہ کمال الدین صاحب نے مشورہ دیا کہ بہشتی مقبرہ والی انجمن کو قانونی وسعت دے کر دوسرے جماعتی اداروں (مثلاً ریویو آف ریلیجنز اور مدرسہ تعلیم الاسلام وغیرہ) کو بھی اس کے ساتھ شامل کر دیا جائے۔ اور اس کا نام صدر انجمن احمدیہ رکھا جائے۔ جماعتی تنظیم کے اعتبار سے یہ ایک معقول

تجویز تھی اس لئے حضورؑ نے اسے قبول بھی فرمالیا اور 31 جنوری 1906 تک اس کے قواعد وضوابط تجویز کر لئے گئے جو 10 فروری 1906 کی ''الحکم'' اور 16 فروری 1906 کے ''بدر'' میں جماعت کی اطلاع کے لئے شائع بھی کردئے گئے۔اس طرح اصل ''انجمن کارپرداز مصالح قبرستان'' میں ہی دوسرے تمام جماعتی ادارے مدغم کر کے موجودہ صدرانجمن احمدیہ کی بنیاد پڑی۔اور قواعد وضوابط کے مطابق پہلی وصیت بابا محمد حسن صاحب اوجلوی کی منظور کی گئی۔

(الحکم 10/اگست 1906 صفحہ 11)

انجمن کا نظم و نسق:

صدرانجمن احمدیہ کے زیرِ انتظام چار مجالس انتظامیہ قواعد میں شامل کی گئیں۔مجلس اشاعت اسلام۔مجلس کارپرداز مصالح قبرستان۔مجلس تعلیم۔مجلس انتظام امور متفرقہ۔

مجلس معتمدین کے ارکان:

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مجلس معتمدین کے مندرجہ ذیل عہدیدار ارکان نامزد فرمائے۔

1۔حضرت حکیم مولوی نورالدین صاحب بھیروی (پریذیڈنٹ)
2۔مولوی محمد علی صاحب ایم۔اے،ایل۔ایل۔بی (سیکرٹری)
3۔خواجہ کمال الدین صاحب وکیل چیف کورٹ پنجاب (قانونی مشیر)
4۔حضرت صاحبزادہ مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب (رکن)
5۔مولوی سید محمد احسن صاحب امروہی (رکن)
6۔خان صاحب نواب محمد علی خاں صاحب رئیس مالیر کوٹلہ (رکن)
7۔سیٹھ عبدالرحمن صاحب مدراس (رکن)
8۔مولوی غلام حسن صاحب سب رجسٹرار پشاور (رکن)
9۔میر حامد شاہ صاحب سپرنٹنڈنٹ عدالت ضلع سیالکوٹ (رکن)
10۔شیخ رحمت اللہ صاحب مالک انگلش ویرہاؤس لاہور (رکن)
11۔ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب اسسٹنٹ سرجن لاہور (رکن)
12۔ڈاکٹر خلیفہ رشیدالدین صاحب اسسٹنٹ سرجن (رکن)
13۔ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب اسسٹنٹ سرجن (رکن)
14۔ڈاکٹر محمد اسمٰعیل صاحب اسسٹنٹ سرجن (رکن)۔

(بدر 23/فروری 1906 صفحہ 6-7)

جماعت کا انتظامیہ ادارہ:

الختصر ''صدرانجمن احمدیہ'' جماعت کا محض انتظامیہ ادارہ تھا جس کے ذمہ بہشتی مقبرہ اور دوسرے صیغوں کے اموال کی حفاظت کا کام کیا گیا۔چنانچہ صدرانجمن احمدیہ کے پہلے جنرل سیکرٹری مولوی محمد علی صاحب نے انجمن کی پہلی سالانہ رپورٹ میں یہ بات واضح کرتے ہوئے لکھا تھا

''اس مجلس کے چودہ ممبر ہیں جن کو حضرت صاحبؑ نے خود مقرر فرمایا اور ان کے امیر یعنی میر مجلس اپنی فراست سے اس عظیم الشان انسان کو قرار دیا جو علم الٰہی میں آپ کے بعد آپ کا خلیفہ ہونے والا تھا اور جو اس وقت ہم سب کے امیر اور مقتدر ہیں۔اس مجلس کے سپرد حضرت اقدسؑ نے اس سلسلہ کے کل انتظامی کاروبار کو کیا۔''

(سالانہ رپورٹ ''صدر انجمن احمدیہ'' 07-1908 صفحہ 2)

(تاریخ احمدیت جلد 2 صفحات 435-442)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ
اور نظامِ وصیت

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ نے وصیت کی اہمیت کا اظہار اپنے مبارک عمل سے فرمایا۔آپ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات پر پروانوں کی طرح قربان ہوتے تھے۔دین کے لئے آپؓ کا سب کچھ ہی قربان تھا۔آپؓ کی اس کیفیت کا بیان حضرت مسیح موعودؑ کے مندرجہ ذیل شعر سے بخوبی واضح ہوتا ہے:

چہ خوش بودے اگر ہر یک زِ اُمت نوردیں بودے
ہمیں بودے اگر ہر دل پُر از نُورِ یقیں بُودے

جب وصیت کے بارے میں حضور علیہ السلام نے اعلان فرمایا تو حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ اس مبارک تحریک میں شامل ہوئے۔آپ کا اسمِ گرامی ریکارڈ میں زیرِ وصیت نمبر 109 درج ہے۔آپؓ نے اپنی زرعی زمین جو بھیرہ میں تھی مقبرہ بہشتی کی وصایا کے ماتحت صدرانجمن احمدیہ کو ہبہ کردیں۔

(مرقاۃ الیقین فی حیات نور الدین)

(آپؓ کے مبارک دور میں نظامِ وصیت وسعت پذیر ہوا اور 492 نئے مخلصین کو اس مبارک نظام میں شمولیت کی توفیق ملی۔)

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم
وعلی عبدہ المسیح الموعود
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھوالناصر

لندن
10-10-03

پیارے محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ یوایس اے

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے یہ جان کر خوشی ہوئی ہے کہ جماعت احمدیہ امریکہ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیش کردہ ''نظام وصیت'' کو سو سال پورے ہونے پر ماہ جنوری 2005ء میں رسالہ ''النور'' کا خاص ایڈیشن شائع کرنے کی سعادت حاصل ہو رہی ہے۔ الحمدللہ علیٰ ذالک۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی اشاعت ہر لحاظ سے بابرکت بنائے۔ اور بہتوں کے لئے ازدیاد علم و عرفان کا موجب ہو۔ اللہ اُن سب کو دنیا و آخرت کی حسنات سے نوازے اور بہترین اجر عطا فرمائے جنہوں نے اس رسالے کی تیاری و طباعت اور اشاعت وغیرہ میں کسی رنگ میں خدمت کی سعادت پائی ہے۔ آمین۔

اللہ تعالیٰ نے جہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو یہ تاکید فرمائی کہ جماعت کو بتادو کہ نیکیوں پر قائم رہے وہاں ساتھ یہ بھی بتایا کہ میرا قرب پانے، نیکیوں پر قائم رہنے اور اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے اور انجام بخیر کے لئے ایک اہم ذریعہ نظام وصیت ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

''تمہیں خوشخبری ہو کہ قرب پانے کا میدان خالی ہے۔ ہر ایک قوم دنیا سے پیار کر رہی ہے اور وہ بات جس سے خدا راضی ہو اس کی طرف دنیا کو توجہ نہیں۔ وہ لوگ جو پورے زور سے اس دروازے میں داخل ہونا چاہتے ہیں ان کے لئے موقع ہے کہ اپنے جوہر دکھلائیں اور خدا سے خاص انعام پائیں''۔

(رسالہ الوصیت۔ روحانی خزائن جلد 20۔ صفحہ 308۔309۔ لندن ایڈیشن)

پس یہ وہ نظام ہے جو اس زمانے میں خدا تعالیٰ کا قرب پانے کی یقین دہانی کرانے والا نظام ہے اور یہ وہ نظام ہے جو دین کی خاطر قربانیاں کرنے والی جماعت کا نظام ہے۔ پس ہر احمدی کو ان باتوں کو پڑھنے اور سننے کے بعد کس قدر فکر اور کوشش سے اس نظام میں شامل ہونا چاہئے۔ بعض لوگ کہہ دیتے ہیں کہ ہماری نیکی کے معیار یہاں تک نہیں پہنچے کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس معیار کی شرائط کو پورا کرسکیں۔ تو انہیں بھی ذہن نشین رہے کہ یہ نظام ایک ایسا انقلابی نظام ہے

کہ اگر نیک نیتی سے اس میں شامل ہوا جائے اور شامل ہونے کے بعد جیسا کہ آپ نے فرمایا اپنے اندر بہتری کی کوشش کی جائے تو اس نظام کی برکت سے روحانی تبدیلی کی سالوں کی مسافت دنوں میں اور دنوں کی گھنٹوں میں طے ہو جاتی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے متعدد جگہوں پر اس نظام میں شامل ہونے والوں کو خوشخبریاں دی ہیں اور جماعت پر حسن ظن فرمایا ہے کہ ایسے مومنین ہمیشہ ملتے رہیں گے جو اللہ کی خاطر مالی قربانیاں پیش کریں گے اور روحانیت میں ان کا قدم آگے بڑھتا رہے گا۔ مگر افسوس سے یہ بات کہنی پڑتی ہے کہ جس رفتار سے جماعت کے افراد کو عہد باندھتے ہوئے اس نظام میں شامل ہونا چاہئے تھے اس رفتار سے جماعت ابھی اس طرف رخ نہیں کر رہی۔

سو میرا پیغام آپ سب کے لئے یہ ہے کہ خدا کے مسیح نے جو اپنی جماعت کے افراد پر حسن ظن فرمایا ہے اس کی لاج رکھیں اور اپنی اور آئندہ نسلوں کی زندگیوں کو پاک کرنے کے لئے اس بابرکت نظام میں شامل ہوں تا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی توقعات پر پورا اترتے ہوئے آپ ان دعاؤں کے وارث ٹھہریں جو آپ نے اس بابرکت نظام میں شامل ہونے والوں کے لئے کی ہیں۔ اللہ آپ سب کو اس کی توفیق دے۔ آمین۔

والسلام

خاکسار

مرزا مسرور احمد

خلیفة المسیح الخامس

وصیت کرو

عطاء المجیب راشد

(امام ومشنری انچارج یو۔کے)

وصیت ہے اک آسمانی نظام
یہ جنت کے پانے کا ہے انتظام
چلے آؤ اس کی طرف دوستو!
ندا دے رہا ہے امامِ ہُمام
وصیت کرو تم وصیت کرو
ہر اک کو یہی اب نصیحت کرو

یہ ہے قربِ مولیٰ کا اک راستہ
ہے غفران و رحمت کا یہ واسطہ
عمل کو ملے اس کے دم سے جلا
دلوں میں اترتا ہے نورِ خدا
وصیت کرو تم وصیت کرو
ہر اک کو یہی اب نصیحت کرو

مسیحِ زماں کو بشارت ملی
وحی سے عطا یہ نشانی ہوئی
خدا کا ہے کیسا یہ فضل و کرم
کلید اس کی جنت کی ہاتھ آگئی
وصیت کرو تم وصیت کرو
ہر اک کو یہی اب نصیحت کرو

نہ گھبرائیں اس کی شرائط سے ہم
مٹادے گا مولیٰ سبھی ہمّ و غم
نہائیں گے ہم برکتوں میں سدا
شب و روز برسے گا ابرِ کرم
وصیت کرو تم وصیت کرو
ہر اک کو یہی اب نصیحت کرو

وصیّت کرو ہاں وصیّت کرو

وصیت ہے امرِ خدائے جلیل
وصیّت ہے جنّت کی بہتر سبیل
وصیّت ہے پاکیزگی کی دلیل
اُٹھو اُٹھ کے حاصل یہ نعمت کرو۔ وصیّت کرو ہاں وصیّت کرو

وصیّت تو جنّت کی دہلیز ہے
مسیحِ محمدؐ کی تجویز ہے
یہ وحیِ خفی سب کی سب نیز ہے
خدا و نبی کی اطاعت کرو۔وصیّت کرو ہاں وصیّت کرو

وصیّت ہے خُلدِ بریں کی سَنَد
بناتی ہے ایمان کو مُستنَد
نہ غفلت ازیں مومنے مے کُنَد
حصولِ سعادت بہ ہمت کرو۔وصیّت کرو ہاں وصیّت کرو

وصیّت ہے ترکہ کا۔آمد کا عُشر
پئے دینِ اسلام و حق دینا عُشر
جو سوچو تو کچھ بھی نہیں ہوتا عُشر
سبھی مل کے پیارو اشاعت کرو۔وصیّت کرو ہاں وصیّت کرو

(روزنامہ الفضل ربوہ 29 مارچ 1958' مرسلہ مجلس کارپرداز)

فہرست موصیان و موصیات
از ابتداء تا 26/مئی 1908

مکرم ومحترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت قادیان کی ہدایت پر مکرم مولانا برھان احمد صاحب ناظر نشر و اشاعت قادیان نے ہماری درخواست پر ان موصیان و موصیات کی فہرست عنایت فرمادی ہے .ہم ان کے اور ان کے رفقائے عمل کے بے حد ممنون ہیں۔ جزاھم اللّٰہ احسن الجزاء۔ یہ معلومات اعلان وصیت 20/دسمبر 1905سے لیکرحضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال 26/مئی1908تک نظام وصیت میں منسلک ہونے والے موصیان/ موصیات کے اسماء و کوائف پر مشتمل ہیںاوریہ خوش نصیب ہستیاں تا زندگی جماعت احمدیہ مبائعین سے منسلک رہیں۔ ان فدائیان اسلام کے اسوہ حسنہ کو اختیار کرکے ثواب دارین حاصل کرنے کی تحریک اور ان کے لئے دعا کی تحریک کے ساتھ ان کے مبارک اسماء و کوائف ذیل میں درج کئے جاتے ہیں:

نام موصی/موصیہ	ولدیت	پتہ	نمبر وصیت	تاریخ
مکرم محمد حسن صاحبؓ	مکرم کرم دین صاحب ارائیں	ضلع گورداسپور حال قادیان	1	9-3-1906
مکرم مولوی غلام محمد صاحبؓ		امرتسر	2	9-3-1906
مکرم عنایت اللہ صاحبؓ	مکرم محمد حسین صاحب	سندھواں گوجرانوالہ	4	23-7-1907
مکرم احمد حسین صاحبؓ	مکرم غلام حسین صاحب	فرید آباد دہلی	5	19-4-1907
مکرم معراج الدین صاحبؓ عمر		لاہور	6	17-2-1906
مکرم محمد حسین صاحبؓ	مکرم صوبے خان صاحب	تلونڈی عنایت خان سیالکوٹ	7	12-2--1906
مکرم فتح محمد دین صاحبؓ	مکرم محکم الدین صاحب	مرادریاست کپورتھلہ	8	25-2-1907
مکرم بابو شاہ دین صاحبؓ		ساہووالہ سیالکوٹ	9	3-2-1906
مکرم غلام نبی صاحبؓ	مکرم چانن شاہ صاحب	ہوشیار پور	10	2-3-1907
مکرم خداداد صاحبؓ مع زوجہ کرم بی بی صاحبہؓ	مکرم پہلوان خان صاحب	قادیان	☆13	26-2-1906
مکرم غلام محمد صاحبؓ	مکرم امیر بخش صاحب	قلعہ صوبہ سنگھ پسرور	14	18-12-1906
مکرم عبداللہ خان صاحبؓ	مکرم چوہدری غلام حسن صاحب	بہلول پور لائل پور	15	17-2-1906
مکرم فضل الدین صاحبؓ	مکرم اللہ دین صاحب	نون کھاریاں گجرات	16	14-2-1906
مکرم گلاب خان صاحبؓ	مکرم ثراب خان صاحب	کرولی ضلع نیساپوری	17	16-2-1907
مکرم عبدالغنی صاحبؓ افسر فراش خانہ		ریاست پٹیالہ	18	28-1-1906
مکرم کریم بخش صاحبؓ	مکرم ستھا صاحب	رائے پور نابھہ	19	14-2-1907
مکرم احمد الدین صاحبؓ زرگر	مکرم محمد عارف صاحب زرگر	قادیان	21	28-1-1907

نام موصی رموصیہ	ولدیت	پتہ	نمبر وصیت	تاریخ
مکرم فتح دین صاحبؓ	مکرم پیر بخش صاحب	دھرم کوٹ بگہ	22	16-10-1906
مکرم بابو غلام محمد صاحبؓ	مکرم میاں خدا بخش صاحب	لاہور	24	2-4-1907
مکرم محمد علی صاحبؓ	مکرم فضل الدین صاحب	جلال پور جٹاں گجرات	25	23-2-1907
مکرم عبدالسمیع صاحبؓ	مکرم عبدالرحمن صاحب	سہرہ میرٹھ	26	15-1-1907
مکرم شیخ مولا بخش صاحبؓ مع زوجہ برکت بی بیؓ	مکرم سلطان بخش صاحب	لاہور	☆27	2-4-1907
مکرم غلام نبی صاحبؓ بھٹی		کھوتیاں چکوال	28	27-1-1906
مکرم فیاض علی صاحبؓ	مکرم رسول بخش صاحب	میرٹھ حال کپورتھلہ	29	16-5-1906
مکرم مُفتی گلزار محمد صاحبؓ	مکرم مُفتی محمد بخش صاحب شیخ	بٹالہ	31	20-1-1906
مکرم نُور احمد صاحبؓ عرف حافظ	مکرم قادر بخش صاحب	لدھیانہ	36	20-1-1906
مکرمہ آمنہ بی بی صاحبہؓ	زوجہ عبداللہ خان صاحب	بہلول پور لائل پور	39	22-2-1907
مکرم محمد عجب خان صاحبؓ	مکرم شریف خان صاحب	زیدہ پشاور	44	14-1-1906
مکرم غلام احمد صاحبؓ	مکرم محمد بخش صاحب	کوٹلی سیالکوٹ	45	24-2-1906
مکرم اسماعیل صاحبؓ	مکرم غلام احمد صاحب	بڈھال سیالکوٹ	46	2-4-1906
مکرمہ راج بی بی صاحبہؓ	مکرم اسماعیل صاحب	بڈھال سیالکوٹ	47	12-3-1907
مکرم اللہ دتہ صاحبؓ	مکرم قاسم دادراوان صاحب	جموں ریاست	48	20-2-1906
مکرمہ مریم بی بی صاحبہؓ	زوجہ میاں اللہ دتہ صاحب	جموں ریاست	49	20-2-1906
مکرم شیر محمد صاحبؓ	مکرم نقو صاحب	فلور جالندھر	51	22-2-1907
مکرم سلطان حامد صاحبؓ	مکرم صلاح الدین صاحب	قتال پور ملتان	52	1-1-1907
مکرم عطا محمد صاحبؓ	مکرم حافظ غلام محمد صاحب	لاہور موتی بازار	53	18-3-1906
مکرم الٰہی بخش صاحبؓ	مکرم فضل الدین صاحب	سمبڑیال سیالکوٹ	54	8-3-1906
مکرم میر غلام حسین صاحبؓ	مکرم نقو ارائیں صاحب	شہر سیالکوٹ	55	16-10-1906
مکرم مولوی شیر علی صاحبؓ	مکرم نظام الدین صاحب	شاہ پور حال قادیان	56	9-3-1906
مکرمہ بیگم بی بی صاحبہؓ	زوجہ مکرم شیر علی صاحب	شاہ پور حال قادیان	57	12-3-1906
مکرم جمال الدین صاحبؓ	مکرم محمد سلطان صاحب	گوجرانوالہ	58	28-2-1906
مکرم احمد صاحبؓ	مکرم باغ علی صاحب	دھرم کوٹ رندھاوا بٹالہ	64	درج نہیں ہے
مکرم مستری محمد موسیٰ صاحبؓ	مکرم کریم بخش صاحب	جہایالاہور	65	1-1-1906
مکرم محمد شادی خان صاحبؓ	مکرم صوبہ خان صاحب کشمیری ڈار	قادیان	66	7-1-1906
مکرم سید ناصر نواب صاحبؓ		دہلی حال قادیان	68	7-1-1907
مکرم حکیم فضل الٰہی صاحبؓ		لاہور	69	6-1-1906

نام موصی/موصیہ	ولدیت	پتہ	وصیت نمبر	تاریخ
مکرم فاطمہ بیگم صاحبہؓ	زوجہ مکرم محمد علی صاحب	قادیان	70	درج نہیں ہے
مکرم حافظ محمد اسحاق صاحبؓ	مکرم چراغ دین صاحب	بھیرہ شاہ پور حال حیدر آباد	71	22-9-1906
مکرم سکندر علی صاحبؓ	مکرم چوہدری دل دار صاحب	قادیان	73	23-3-1907
مکرم امیر الدین صاحبؓ	مکرم نور الدین صاحب	گجرات	74	درج نہیں ہے
مکرم ذوالفقار علی خان صاحبؓ	مکرم عبد الغنی صاحب	قادیان	75	9-8-1907
مکرم محمد دین صاحبؓ کباب فروش	مکرم علم دین صاحب	لاہور	76	26-03-1906
مکرم عبد الرحیم صاحبؓ	مکرم چراغ دین صاحب	مالیر کوٹلہ	77	13-3-1906
مکرمہ کبریٰ صاحبہؓ	زوجہ سکندر علی صاحب	لکھن کلاس بھینی بانگر	78	29-3-1906
مکرم مولوی عظیم اللہ صاحبؓ	مکرم احمد خان صاحب	ریاست نابھہ	79	25-3-1906
مکرم محمد الدین صاحبؓ	مکرم عزیز الدین صاحب	گوجر چک گوجرانوالہ	82	2-4-1907
مکرم حسن موسیٰ خان صاحبؓ	مکرم حاجی موسیٰ خان صاحب	پرتھ آسٹریلیا	84	13-3-1906
مکرم احمد نور صاحبؓ	مکرم اللہ نور صاحب	قادیان	85	3-4-1906
مکرمہ سردار بیگم صاحبہؓ	زوجہ مکرم محمد حسین صاحب	تلونڈی عنایت خان سیالکوٹ	86	13-3-1907
مکرم محبوب عالم صاحبؓ	مکرم غلام قادر صاحب	انار کلی لاہور	88	2-4-1906
مکرم عبد اللہ صاحبؓ	مکرم رحیم بخش صاحب	کوٹلی لوہاراں ضلع سیالکوٹ	90	12-4-1906
مکرم لعل دین صاحبؓ	مکرم محمود صاحب	فتال پور ضلع ملتان	91	5-3-1906
مکرم احمد دین صاحبؓ	مکرم سلطان بخش صاحب کشمیری	لاہور	92	13-7-1907
مکرم جمال الدین صاحبؓ	مکرم محمد صدیق صاحب	سیکھواں ضلع گورداسپور	94	1-3-1906
مکرم امام الدین صاحبؓ	مکرم محمد صدیق صاحب	سیکھواں ضلع گورداسپور	95	12-5-1906
مکرم خیر الدین صاحبؓ	مکرم محمد صدیق صاحب	سیکھواں ضلع گورداسپور	96	12-5-1906
مکرم بابا شاہ دین صاحبؓ	مکرم شیخ احمد صاحب	ساہووالہ سیالکوٹ	97	12-5-1906
مکرم حاجی صاحبؓ	مکرم بوٹا صاحب	کوٹلی ہرنارائن رام سیالکوٹ	101	8-4-1906
مکرم فضل محمد صاحبؓ	مکرم سندھی صاحب	ہرسیاں ضلع گورداسپور	102	21-5-1906
مکرم محمد حافظ صاحبؓ ڈپٹی انسپکٹر		کوتوالی سری نگر کشمیر	103	درج نہیں ہے
مکرم ہلان وچھہ صاحبؓ		گوجرانوالہ	104	درج نہیں ہے
مکرم عبد اللہ صاحبؓ کرل	مکرم مراد صاحب	چک نمبر 278 یوسف والہ	105	30-5-1906
مکرم مولوی محمد علی صاحبؓ	مکرم فتح الدین صاحب	قادیان	106	6-6-1907
مکرم عبد العزیز صاحبؓ	مکرم نبی بخش صاحب	ایمن آباد ضلع گوجرانوالہ	108	8-6-1906
مکرم حضرت حکیم مولانا نور الدین خلیفۃ المسیح الاوّلؓ	مکرم حافظ غلام رسول صاحب	قادیان	109	11-6-1906
مکرم فضل دین صاحبؓ	مکرم غلام محمود صاحب	خوشاب ضلع شاہ پور	110	31-5-1906
مکرم میاں نبی بخش رفوگر صاحبؓ	مکرم رحیم بخش صاحب	امرتسر کٹڑہ اہلووالیہ	111	18-5-1906

نام موصی رموصیہ	ولدیت	پتہ	وصیت نمبر	تاریخ
مکرم غلام قادر صاحبؓ	مکرم قمر الدین صاحب	سیالکوٹ	112	30-6-1906
مکرمہ نعمت بی بی صاحبہؓ	زوجہ مکرم سید احمد نور کابلی	قادیان	113	7-1907
مکرم صاحب نور صاحبؓ	مکرم اللہ نور صاحب	قادیان	114	5-7-1906
مکرمہ خیال بی بی صاحبہؓ	مکرم محمد نور افغانی صاحب	قادیان	115	5-7-1906
مکرم ڈاکٹر عباد اللہ صاحبؓ	مکرم امیر الدین صاحب	امرتسر	116	23-7-1906
مکرم عبد العزیز صاحبؓ	مکرم امام دین صاحب	اوجلہ	118	4-5-1906
مکرم منظور احمد صاحبؓ	مکرم احمد جان صاحب	قادیان	119	23-6-1906
مکرمہ قمری خان صاحبہؓ	زوجہ مکرم منشی اللہ خان صاحب	قادیان	120	23-1-1906
مکرمہ محمدی بیگم صاحبہؓ	زوجہ مکرم پیر منظور احمد صاحب	قادیان	121	23-1-1906
مکرم چوہدری حاکم علی صاحبؓ	مکرم چوہدری ودھاوا صاحب	چک پنیار ضلع گجرات	122	27-8-1906
مکرمہ مہرو صاحبہؓ	زوجہ مکرم صدر الدین صاحب	سیکھواں ضلع گورداسپور	124	24-8-1906
مکرمہ غونا صاحبہؓ	زوجہ مکرم مدد خان صاحب	قادیان	125	16-9-1906
مکرم کریم بخش صاحبؓ	مکرم امام بخش صاحب	قادیان	126	23-9-1906
مکرم اللہ بخش صاحبؓ	مکرم قادر بخش صاحب	ملتان	127	3-10-1906
مکرم مدد خان صاحبؓ	مکرم فتح خان صاحب	قادیان	129	25-9-1906
مکرمہ قمر النساء صاحبہؓ	زوجہ مکرم قدرت اللہ صاحب	قادیان	130	25-9-1906
مکرمہ علیم النساء صاحبہؓ	زوجہ مکرم ڈاکٹر بشارت احمد صاحب	امرتسر	131	28-7-1907
مکرم شیخ غلام احمد صاحبؓ		قادیان	132	25-12-1907
مکرم صفیہ بیگم صاحبہؓ	زوجہ مکرم شیخ غلام احمد واعظ صاحب	قادیان	133	27-9-1906
مکرم عبد القادر صاحبؓ	مکرم لکھن بٹ صاحب	سجووالی ڈاکخانہ بلاپور	134	29-9-1906
مکرم خان نواب محمد علی خان صاحبؓ	مکرم غلام محمد خان صاحب	ریاست مالیر کوٹلہ	137	6-9-1906
مکرمہ امۃ الحمید بیگم صاحبہؓ	مکرم بہاول خان جاگیردار	مالیر کوٹلہ	138	15-10-1906
مکرم عمر الدین صاحبؓ	مکرم امیر بخش صاحب	کلاس والہ تحصیل پسرور	141	22-10-1906
مکرم عبد اللہ صاحبؓ عرف میراں بخش	مکرم فضل الدین صاحب	سیالکوٹ	142	19-10-1906
مکرم بہاول شاہ صاحبؓ	مکرم سید سبزواری صاحب	پکھووال بٹالہ	143	22-10-1906
مکرم حسن محمد صاحبؓ	مکرم ملک امیر بخش صاحب	سمبڑیال ضلع سیالکوٹ	144	10-10-1906
مکرم اللہ دتہ صاحبؓ	مکرم طالع مند صاحب	میانوالی تحصیل رعیہ	145	12-1906
مکرم قطب الدین صاحبؓ مع اہلیہ حاکم بی بیؓ	مکرم غلام حسن صاحب	قادیان	146☆	درج نہیں ہے
مکرمہ فاطمہ صاحبہؓ	زوجہ مکرم حکیم فضل دین صاحب	بھیرہ ضلع شاہ پور	147	15-11-1906
مکرم غلام رسول صاحبؓ	مکرم چوہدری غلام محمد صاحب	گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ	148	12-11-1906
مکرم شیخ عبد الرحمن صاحبؓ	مکرم گوراں دتہ صاحب	قادیان	149	22-11-1906
مکرم میر ناصر شاہ صاحبؓ مع زوجگانؓ	مکرم فضل شاہ صاحب	قادیان	150☆	21-11-1906

نام موصی/موصیہ	ولدیت	پتہ	وصیت نمبر	تاریخ
مکرم جیون خان صاحبؓ	مکرم بلند خان صاحب	لنگڑوعہ جالندھر	151	15-11-1906
مکرم غلام قادر خان صاحبؓ	مکرم خیرو خان صاحب	لنگڑوعہ جالندھر	152	15-11-1906
مکرم طفیل احمد صاحبؓ	مکرم منے نور محمد صاحب	مرادآباد	153	13-2-1907
مکرم جلال الدین صاحبؓ	مکرم محمد الیاس صاحب	تحصیل قصور ضلع لاہور	155	1-1-1907
مکرمہ فاطمہ بی بی صاحبہؓ	زوجہ مکرم غلام سرور صاحب	تلونڈی عنایت خان سیالکوٹ	156	19-12-1907
مکرم ڈاکٹر غلام غوث صاحبؓ	مکرم نبی بخش صاحب	سبی تحصیل سمرالہ	157	7-12-1906
مکرم محمد الدین صاحبؓ	مکرم نورالدین صاحب	پنڈی رام پور ضلع گجرات	158	23-10-1906
مکرم عطاء محمد صاحبؓ	مکرم حافظ محمد حیات صاحب	چنیوٹ ضلع جھنگ	160	درج نہیں ہے
مکرمہ فتح بانو صاحبہؓ	زوجہ مکرم قطب الدین صاحب	قادیان	161	11-1-1907
مکرم کرم الٰہی صاحبؓ	مکرم اللہ دین صاحب	لاہور	163	1-1-1907
مکرم عبدالرحمٰن صاحبؓ	مکرم محمد مہوش خان صاحب	جھنگ	165	31-1-1907
مکرم شیخ عبدالرحمٰن صاحبؓ	مکرم وسوندھا سنگھ	قادیان	166	11-2-1907
مکرم احمد علی صاحبؓ	مکرم حافظ فتح الدین صاحب	مرادریاست کپورتھلہ	167	11-02-1907
مکرمہ غلام فاطمہ صاحبہؓ زوجہ مکرم ماسٹر عبدالرحمٰن صاحبؓ	حضرت خلیفہ نورالدین صاحبؓ	جموں کشمیر حال قادیان	168	11-2-1907
مکرم دولت خان صاحبؓ	مکرم سودے خان صاحب	نند اچوڑ ضلع ہوشیارپور	169	23-7-1907
مکرم اللہ بخش صاحبؓ	مکرم غلام قادر صاحب	کریم پور ضلع جالندھر	172	8-2-1907
مکرم محمد الدین صاحبؓ	مکرم خدابخش صاحب	کریم پور ضلع جالندھر	173	15-2-1907
مکرم حکیم غلام محمد صاحبؓ	مکرم شیخ برکت علی صاحب	راہوں	174	15-10-1907
مکرم مرزا عباس علی صاحبؓ	مکرم شیر خان صاحب	جہلم	175	19-10-1907
مکرم محمد زمان صاحبؓ	مکرم میاں محمد شاہ صاحب	اورنگ آباد اٹک	176	1-1-1907
مکرمہ عصمت بیگم صاحبہؓ	زوجہ مکرم حکیم محمد زمان صاحب	اورنگ آباد اٹک	178	1-3-1907
مکرمہ حیات نور صاحبہؓ	زوجہ مکرم محمد اسماعیل صاحب	بڈھال ضلع سیالکوٹ	179	31-3-1907
مکرمہ بیگم بی بی صاحبہؓ	زوجہ مکرم محمد الدین صاحب	سیّدوالا حال قادیان	181	12-9-1907
مکرمہ کبریٰ صاحبہؓ	مکرم سید کرامت حسین صاحب	امرتسر حال پنڈی کھیت	183	28-7-1907
مکرمہ فاطمہ سکینہ صاحبہؓ	مکرم سید کرامت حسین صاحب	امرتسر حال پنڈی کھیت	184	28-7-1907
مکرمہ کنیز فاطمہ صاحبہؓ	زوجہ مکرم سید کرامت حسین صاحب	امرتسر حال پنڈی کھیت	185	28-7-1907
مکرم رحیم بخش صاحبؓ	مکرم عبداللہ صاحب	فتوکے ضلع سیالکوٹ	189	20-3-1907
مکرم عبدالستار اعوان صاحبؓ	مکرم دین دار صاحب	علاقہ کابلی حال قادیان	191	6صفر المصفر
مکرمہ عبداللہ افغان صاحبؓ	مکرم عبدالغفار صاحب	علاقہ کابلی حال قادیان	192	6صفر المصفر
مکرم سید غلام محمد افغان صاحبؓ	مکرم دین محمد صاحب	علاقہ کابلی حال قادیان	193	6صفر المصفر
مکرم سلیمان صاحبؓ	مکرم عمر صاحب	میانوالی ضلع جالندھر	194	28-6-1907

نام موصی/موصیہ	ولدیت	پتہ	وصیت نمبر	تاریخ
مکرم نظام احمدی صاحبؓ	مکرم جمعہ خان صاحب	گولیکی ضلع گجرات	196	14-3-1907
مکرم امام الدین صاحبؓ	مکرم مولوی بدرالدین صاحب	گولیکی ضلع گجرات	197	10-3-1907
مکرمہ مریم بی بی صاحبہؓ	زوجہ مکرم امام الدین صاحب	گولیکی ضلع گجرات	198	16-3-1907
مکرم اللہ رکھا صاحبؓ	مکرم جان صاحب	شاہدرہ	200	24-3-1907
مکرم غلام نبی صاحبؓ	مکرم حاجی فضل الدین صاحب	کھوتیاں ضلع جہلم	201	29-3-1907
مکرم ماموں صاحبؓ	مکرم جیوناں	چونڈہ پٹیالہ	202	19-3-1907
مکرم غلام سرور صاحبؓ	مکرم صوبے خان صاحب	تلونڈی عنایت خان سیالکوٹ	205	30-3-1907
مکرم فضل کریم صاحبؓ	مکرم شیخ عطا محمد صاحب	کھوسن کلاں	206	12-4-1907
مکرمہ تاجا کرل صاحبؓ	مکرم سرشتہ صاحب	یوسف والہ چک' لائل پور	210	8-4-1907
مکرمہ خاتون صاحبہؓ	زوجہ مکرم تاجا کرل صاحب	یوسف والہ چک' لائل پور	211	8-4-1907
مکرمہ کامیاں صاحبہؓ	زوجہ مکرم عبداللہ صاحب	یوسف والہ چک' لائل پور	212	8-4-1907
مکرم عبداللہ صاحبؓ	مکرم مراد کھرل صاحب	ٹھٹھہ شرکا حال لائکپور	213	12-4-1907
مکرم امام الدین صاحبؓ	مکرم منشی نظام الدین صاحب	پکا گڈا ضلع سیالکوٹ	214	10-4-1907
مکرم شاہ محمد صاحبؓ	مکرم محمد یار صاحب	پٹیالہ تحصیل کھاریاں	215	10-4-1907
مکرمہ عائشہ بی بی صاحبہؓ	زوجہ مکرم محمد سعید صاحب	سمبڑیال ڈسکہ	219	9-4-1907
مکرم حافظ فضل احمد صاحبؓ	مکرم نور صاحب	ڈنگہ ضلع گجرات	220	13-7-1907
مکرمہ مائی تاجی صاحبہؓ	مکرم کریم بخش صاحب	قادیان	221	8-4-1907
مکرم عبداللہ صاحبؓ	مکرم فضل الدین صاحب	ڈنگہ گجرات	222	13-4-1907
مکرم عبداللہ صاحبؓ	مکرم کریم بخش صاحب	سنور ریاست پٹیالہ	224	3-3-1907
مکرمہ سردار بیگم صاحبہؓ زوجہ مکرم ماسٹر فقیر اللہ	کمال الدین صاحب	قادیان	225	5ربیع الاول 1325ھ
مکرم فیروز الدین نمبردار صاحبؓ	مکرم منگو صاحب	گوید ضلع سیالکوٹ	230	14-3-1906
مکرم ماسٹر فقیر اللہ صاحبؓ	مکرم امام بخش شیخ صاحب	قادیان	231	درج نہیں ہے
مکرم احمد علی گوجر صاحبؓ	مکرم نبی بخش گوجر صاحب	کریم پور ضلع جالندھر	232	18-4-1907
مکرم مولوی غلام نبی صاحبؓ	مکرم محکم الدین صاحب	قادیان	233	30-4-1907
مکرم امام الدین صاحبؓ پٹواری	مکرم کلیم الدین صاحب	ضلع رسولہ سنگھ	234	3-5-1907
مکرم عبدالخالق صاحبؓ	مکرم محمد حسن صاحب	قادیان	235	8-5-1907
مکرم شیخ رحیم بخش صاحبؓ	مکرم میراں بخش صاحب	گجرات حال جموں	236	30-4-1907
مکرم غلام دستگیر صاحبؓ	مکرم علی محمد شاہ صاحب	راہوں ضلع جالندھر	238	23-5-1907
مکرم علی محمد شاہ صاحبؓ	مکرم غلام محمد شاہ صاحب	راہوں ضلع جالندھر	239	23-5-1907
مکرمہ سکینہ بیگم صاحبہؓ	مکرم غلام قادر صاحب	راہوں ضلع جالندھر	240	23-5-1907
مکرمہ اولیاء بیگم صاحبہؓ	مولوی محمد علی صاحب	راہوں ضلع جالندھر	241	23-5-1907

نام موصی رموصیہ	ولدیت	پتہ	وصیت نمبر	تاریخ
مکرم محمد حسین صاحبؓ	مکرم محکم الدین صاحب	چنیوٹ ضلع جھنگ	243	10-5-1907
مکرم حاجی رحمت اللہ صاحبؓ	مکرم چوہڑ صاحب	راہوں ضلع جالندھر	253	29-6-1907
مکرم بہاول شاہ صاحبؓ	مکرم شیر محمد صاحب	لکھووال ضلع انبالہ	254	1-1-1907
مکرم محمد الدین صاحبؓ	مکرم گوہر صاحب	ٹکرالی ضلع گجرات	255	28-8-1907
مکرم محمد عارف صاحبؓ	مکرم میاں عادل صاحب	قادیان	256	8-7-1907
مکرم آصفہ بی بی صاحبہؓ	زوجہ مکرم چوہدری غلام حسین صاحب	علی آباد ضلع لائل پور	259	1-10-1907
مکرم دین محمد لوہار صاحبؓ	مکرم امام الدین صاحب	قادیان	260	25-9-1907
مکرم نعمت اللہ خان صاحبؓ	مکرم رمضان صاحب	قادیان	261	8-8-1907
مکرم شیخ عبدالعزیز صاحبؓ	مکرم شیخ عبدالکریم صاحب	سامانہ	263	30-8-1907
مکرم محمد الدین صاحبؓ	مکرم مردم خان صاحب	گولیکی گجرات	264	21-8-1907
مکرم امام الدین صاحبؓ	مکرم حسن محمد شاہ صاحب	جسوکے گجرات	265	23-8-1907
مکرم عبداللہ بیگ صاحبؓ پروفیسر	مکرم ولی بیگ صاحب	قادیان	266	19-9-1907
مکرم حافظ نور محمد صاحبؓ	مکرم میاں مراد علی صاحب	فیض اللہ چک	267	4-9-1907
مکرم حافظ تصور حسین صاحبؓ	مکرم علی حسین دہلوی صاحب	قادیان	268	26-9-1907
مکرم فیاض حسین صاحبؓ	مکرم تصور حسین صاحب	قادیان	269	26-9-1907
مکرم حکیم غلام محمد صاحبؓ	مکرم شیخ برکت علی صاحب	راہوں	274	2-11-1907
مکرم انوار حسین خان صاحبؓ	مکرم فضل حسین صاحب	شاہ آباد	277	14-12-1907
مکرم چوہدری غلام احمد خان صاحبؓ	مکرم گامن خان صاحب	کریام ضلع جالندھر	278	14-12-1907
مکرم محمد امیر خان صاحبؓ	مکرم جوہڑ خان صاحب	ریاست پٹیالہ	279	4-1-1908
مکرم عزیز الرحمٰن صاحبؓ	مکرم حبیب الرحمٰن صاحب	قادیان	280	17-12-1907
مکرمہ محمدی بیگم صاحبہؓ	زوجہ مکرم عزیز الرحمٰن صاحب	قادیان	281	8-1-1908
مکرمہ عائشہ بانو صاحبہؓ	مکرم عزیز الرحمٰن صاحب	قادیان	282	12-1-1908
مکرم ماسٹر عبدالرحیم صاحبؓ	مکرم سلیمان صاحب	قادیان	283	12-1-1908
مکرمہ صغریٰ بیگم صاحبہؓ	مکرم منشی صوفی احمد جان صاحب	قادیان	285	17-2-1908
مکرم ابوبکر یوسف صاحبؓ	مکرم محمد صحال یوسف صاحب	جدہ	290	درج نہیں ہے
مکرمہ برکت بی بی صاحبہؓ	زوجہ مکرم عبدالغنی صاحب	کنجاہ ضلع گجرات	292	17-4-1908
مکرمہ فاطمہ بی بی صاحبہؓ	زوجہ مکرم احمد دین صاحب	قادیان	293	3-5-1907
مکرم نور محمد صاحبؓ	مکرم سیدا قوم ڈوگر	قادیان	298	درج نہیں ہے
مکرمہ غوثاں صاحبہؓ	مکرم قادر بخش قوم ڈورگر	قادیان	299	درج نہیں ہے
مکرمہ حلیمہ صاحبہؓ	زوجہ مکرم عبداللہ خان صاحب	موسیٰ کھیڑہ ضلع حصار	301	7-7-1907
مکرم محمد سرور شاہ خدا بخش صاحبؓ	مکرم سید محمد حسن شاہ صاحب	قادیان	303	7-1-1908
مکرم میاں ابراہیم خواجہ صاحبؓ	مکرم محمد اسمٰعیل صاحب	لائکپور	309	11-12-1907

☆ شوہر اور زوجہ دونوں کے نام ایک ہی وصیت نمبر کے تحت درج ہیں۔

وصیت کرنا دین کو دنیا پر مقدم کرنے کے عہد کو پورا کرنا ہے

وصیت کرنا تو اپنی مرضی پر ہے اور یہ اخلاص کے پرکھنے کا معیار ہے

خطبہ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ

﴿فرمودہ 4 مئی 1928ء﴾

تشہد،تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

ایک سال کے قریب ہوا میں نے اپنی جماعت کے دوستوں کو اس امر کی طرف توجہ دلائی تھی کہ

وصیت کا معاملہ

نہایت اہم معاملہ ہے۔حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسے ایسی خصوصیت بخشی ہے اور اللہ تعالیٰ کے خاص الہامات کے ماتحت اسے قائم کیا ہے کہ کوئی مومن اس کی اہمیت اور عظمت کا اندازہ نہیں کرسکتا۔حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا قائم کردہ سارا نظام ہی آسمانی اور خدائی اور الہامی نظام ہے مگر وصیت کا نظام ایسا نظام ہے جو خدا تعالیٰ کے خاص الہام کے ماتحت قائم کیا گیا ہے۔اور

وصیت کا مسئلہ

دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا ایک عملی ثبوت ہے۔دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد ایک اقرار تھا۔اس کے متعلق مومن کیا کرتا۔کئی لوگ تو اس اقرار کو پورا کرنے کے لئے بڑی بڑی قربانیاں کرتے اور کئی یہ اقرار کرکے خاموش ہوجاتے۔پھر کئی ایسے ہوتے جو چاہتے کہ

دین کو دنیا پر مقدم

کریں مگر اس کے لئے راہ نہ پاتے اور انہیں معلوم نہ ہوتا کہ کیا کریں؟ پھر بیسیوں تھے جنہوں نے اس اقرار کو پورا کیا اور بیسیوں ایسے تھے جو حیران تھے کہ کیا کریں؟ پھر جو اقرار کو پورا کرنے کی کوشش کررہے تھے وہ نہیں جانتے تھے کہ ان کا اقرار پورا ہوتا ہے یا نہیں۔ان کی مثال حضرت عائشہ صدیقہؓ کی سی تھی جو کہ اپنے ایک بھانجے پر جب ناراض ہوئیں تو انہوں نے قسم کھائی اور کہا میں اس سے نہ ملوں گی اور اگر ملوں تو کچھ صدقہ دوں گی اس صدقہ کی انہوں نے تعیین نہ کی تھی۔آخر صحابہؓ کے دخل دینے اور بھانجے کے معافی مانگ لینے پر انہوں نے اسے معاف کردیا اور اپنے ہاں آنے کی اجازت دے دی اور اس کے لئے خاص طور پر صدقہ کرتیں مگر باوجود اس کے حسرت کے ساتھ کہتیں معلوم نہیں میں نے جو اقرار کیا تھا وہ پورا ہوا ہے یا نہیں۔میں نے صدقہ کی تعیین کیوں نہ کردی۔

تو بہت سے لوگ حیران تھے کہ انہوں نے دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا جو اقرار کیا ہے وہ پورا ہوا ہے یا نہیں تب

خدا تعالیٰ کی رحمت

جوش میں آئی اور اس نے حضرت مسیح موعودؑ کے ذریعہ بتایا کہ جو لوگ یہ معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ ان کا اقرار پورا ہوا یا نہیں اس کے لئے یہ وصیت کا طریق ہے اس پر عمل کرنے سے وہ اپنے اقرار کو پورا کرسکتے ہیں کیونکہ

وصیت میں شرط

ہے کہ ”خدا تعالیٰ کا ارادہ ہے کہ ایسے کامل الایمان ایک ہی جگہ دفن ہوں تا آئندہ نسلیں ایک ہی جگہ ان کو دیکھ کر اپنا ایمان تازہ کریں“ (الوصیت ص 21)

پس یہ کس طرح ہوسکتا ہے کہ کوئی شخص حضرت مسیح موعودؑ کے بیان فرمودہ طریق پر وصیت کرے اور اس پر قائم رہے مگر کامل الایمان نہ ہو۔تو وہ لوگ جن کے دل میں عدم اطمینان تھا اور وہ اس وجہ سے بے چین تھے کہ خبر نہیں ان کا اقرار پورا ہوا ہے یا نہیں ان کے لئے حضرت مسیح موعودؑ نے خدا تعالیٰ کے الہام کے ماتحت یہ رکھ دیا کہ وہ وصیت کریں۔چنانچہ آپ تحریر فرماتے ہیں:

”میں دُعا کرتا ہوں کہ خدا اس میں برکت دے اور اسی کو بہشتی مقبرہ بنادے۔اور یہ اس جماعت کے پاک دل لوگوں کی خواب گاہ ہو جنہوں نے درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم کرلیا۔اور دنیا کی محبت چھوڑ دی۔اور خدا کے لئے ہوگئے۔اور

پاک تبدیلی اپنے اندر پیدا کرلی۔ اور رسول اللہ ﷺ کے اصحاب کی طرح وفاداری اور صدق کا نمونہ دکھلایا۔"

(الوصیت ص 17)

ان الفاظ سے ظاہر ہے کہ وصیت کرنا اور اس پر قائم رہ کر

بہشتی مقبرہ میں دفن ہونا

دین کو دنیا پر مقدم کرنے کے اقرار کو پورا کرنا ہے۔ اس وصیت کے متعلق حضرت مسیح موعودؑ نے حد بندی کردی ہے۔ اور وہ یہ کہ زیادہ سے زیادہ 1/3 حصہ کی وصیت کی جائے اور کم از کم 1/10 حصہ کی۔ یہ تو مرنے کے بعد کے متعلق ہے اور زندگی میں یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں انسان اس حد تک خرچ کرسکتا ہے کہ وہ رشتہ دار جو اس کے ذریعہ پل رہے ہوں انہیں دوسروں کے آگے ہاتھ نہ پھیلانا پڑے۔ اس شرط کے ماتحت خواہ وہ اپنا نصف مال دے دے یا تین چوتھائی دے دے مگر اتنا دے کہ جن لوگوں کی پرورش اس کے ذمہ ہے وہ دوسروں کے محتاج نہ ہو جائیں۔

غرض حضرت مسیح موعودؑ نے یہ ایک ذریعہ رکھا ہے دین کو دنیا پر مقدم کرنے کے عہد کو پورا کرنے کا۔ جس وقت آپ نے یہ طریق بیان کیا اسی وقت یہ بھی لکھ دیا تھا کہ "ممکن ہے کہ بعض آدمی جن پر بدگمانی کا مادہ غالب ہو وہ اس کارروائی میں ہمیں اعتراضوں کا نشانہ بنادیں۔ اور اس انتظام کو اغراض نفسانیہ پر مبنی سمجھیں یا اس کو بدعت قرار دیں۔ لیکن یاد رہے کہ خدا تعالیٰ کے کام میں وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔" (الوصیت ص 27)

چنانچہ مخالفین نے اس پر ہنسی اور تمسخر کیا اور کہا پاک پٹن کے بہشتی دروازہ کی طرح یہ بہشتی مقبرہ بنایا گیا ہے حالانکہ اس دروازہ اور بہشتی مقبرہ میں بہت فرق ہے۔ اپنے مال کی وصیت کرنا علامت ہے نیکی اور تقویٰ کی۔

دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا اقرار

چاہتا تھا کہ اس کا کوئی ظاہری ثبوت ہو اس کی علامت وصیت رکھی گئی اور یہ دائمی قربانی ہے۔ یعنی جب تک انسان زندہ رہتا ہے اسے یہ قربانی کرنی پڑتی ہے مگر دروازہ سے گذر جانا تو معمولی بات ہے اس کے لئے کوئی قربانی نہیں کرنی پڑتی۔

تو وصیت معیار ہے مومنوں کے ایمان کو پرکھنے کا مگر باوجود اس پر حضرت مسیح موعودؑ کے زور دینے کے بہت سے لوگ ہیں جو ابھی تک اس کی عظمت سے واقف نہیں ہیں۔ اور جس طرح قاعدہ ہے کہ جب کوئی نیا نظام قائم ہوتا ہے اور نیا مسئلہ جاری ہوتا ہے تو اکثر لوگ اس کے سمجھنے میں کوتاہی کرتے ہیں اسی طرح بہت سے لوگوں نے

وصیت کے معاملہ کی حقیقت

کو بھی نہ سمجھا بلکہ انہوں نے بھی نہ سمجھا جن کے سپرد اس کا نظام کیا گیا تھا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ایسی ایسی وصیتیں کی گئیں کہ ایک شخص کی ماہوار آمدنی تو کئی سو کی تھی مگر اس کا مکان بہت معمولی حیثیت کا تھا اس نے مکان کی وصیت کردی اور لکھ دیا کہ اس کا 1/10 حصہ وصیت میں دیتا ہوں۔ حالانکہ اگر اندازہ لگایا جاتا تو مکان کا جو حصہ وصیت میں دیا گیا وہ اتنی مالیت کا بھی نہیں تھا کہ ماہوار آمدنی کا بتیسواں (32) حصہ ہی بن سکتا۔ میں نے اس کی اصلاح کی' میں نے کہا

مقبرہ بہشتی کی غرض

یہ ہے کہ اس میں ایسے لوگوں کو جمع کیا جائے جو دین کو دنیا پر مقدم کرنے والے ہوں مگر کون خیال کرسکتا ہے کہ ایک شخص جو دو تین چار سو روپیہ ماہوار کماتا ہے مگر باپ دادا سے ورثہ میں آئے ہوئے معمولی مکان کے دسویں حصہ کی وصیت کردیتا ہے تو یہ اس کے لئے بہت بڑی قربانی ہے اور وہ ایسے مخلصوں میں شامل ہو جاتا ہے جو دین کو دنیا پر مقدم کرنے والے ہوں گے اور جن کے متعلق

آئندہ نسلوں کا فرض

ہوگا کہ خاص طور پر دعا کریں۔ اگر ایسے آدمی کو کوئی مخلص اور دین کو دنیا پر مقدم کرنے والا سمجھتا ہے تو وہ جھوٹا نہیں تو میں اسے بیوقوف ضرور کہوں گا اور سمجھا جائے گا کہ اس کے دماغ میں نقص پیدا ہوگیا ہے۔ کیونکہ حضرت مسیح موعودؑ نے تو وصیت کے نظام کو اس لئے قائم کیا ہے تا مخلصوں کی جماعت کو ایک جگہ اکٹھا کیا جائے مگر ان مخلصوں میں ایسے شخص کو شامل کیا جاتا ہے جو ہر مہینہ اپنے لباس یا کھانے یا اپنی بیوی بچوں کے لباس یا کھانے پر جتنا صرف کرتا ہے اتنا یا اس سے بھی کم چندہ دے دیتا ہے یہ کامل الایمان ہونے کی علامت نہیں ہے۔ اور حضرت مسیح موعودؑ کے زمانہ کی ایسی وصیتیں نکلی ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ ماہوار آمدنی کو چھوڑ کر مکان کی وصیت کرنے کا طریق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی منشاء کے مطابق نہ تھا۔ مثلاً ایک شخص وصیت کرتا ہے جس کا معمولی مکان تھا اس نے اپنی وصیت میں لکھا کہ

"اس وقت میری کوئی جائداد نہیں ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ کا ملازم ہوں میری تنخواہ چار روپے ہے اس کا دسواں حصہ صدر انجمن احمدیہ کی خدمت میں ادا کرتا رہوں گا۔ یا اگر آئندہ میری کوئی اور جائداد یا تنخواہ بڑھ جائے تو اس کے متعلق بھی میری یہی وصیت ہے اور میرا ایک مکان ریاست مالیر کوٹلہ میں

ہے وہ خاص میری ملکیت ہے اس میں اور کسی کا کوئی حصہ اور نہ حق ہے اس کے آٹھویں حصہ کی بھی انجمن احمدیہ مالک ہے۔''

چونکہ مکان آمد پیدا کرنے والا نہ تھا اس لئے اسے وصیت کے لحاظ سے جائیداد نہ قرار دیا گیا۔ تو وصیت کے لئے دسواں حصہ سے مراد اسی آمد کا دسواں حصہ ہے جس پر گزارہ ہو۔ ایک زمیندار ہے اگر وہ اپنی زمین کا دسواں حصہ وصیت میں دے دیتا ہے تو وہ وصیت کا حق ادا کر دیتا ہے کیونکہ اس کے گزارہ کا ذریعہ زمین ہی ہے۔ مگر ایک ملازم جو تین چار سو ماہوار تنخواہ پاتا ہے یا ایک تاجر جسے تجارت کی آمدنی ہے وہ اگر وصیت میں جدی مکان کا کچھ حصہ دے کر پچاس یا ساٹھ یا سو روپیہ دے دیتا ہے تو وہ وصیت کے منشاء کو پورا نہیں کرتا۔ وصیت کے لحاظ سے وہ جائداد والا نہ تھا۔ اس کی آمدنی تھی اسے آمد سے وصیت کا حصہ دینا چاہئے تھا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تو

ترکہ کا لفظ

رکھا ہے۔ یعنی وصیت کرنے والے کے ''تمام ترکہ'' سے مقررہ حصہ وصیت میں لیا جائے۔ پھر کیا اگر کوئی شخص صرف دھوتی اور کرتا چھوڑ مرے تو اسی کو اس کا ترکہ قرار دیا جائے گا اور پھر اس کا دسواں حصہ لے کر سمجھ لیا جائے گا کہ اس نے وصیت کا حق ادا کر دیا۔ پس جب کپڑوں کا ایک جوڑا بھی ترکہ کہلا سکتا ہے تو پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو یہ فرمایا ہے کہ

''ہر ایک صالح جس کی کوئی بھی جائیداد نہیں اور کوئی مالی خدمت نہیں کر سکتا۔ اگر یہ ثابت ہو کہ وہ دین کے لئے اپنی زندگی وقف رکھتا تھا اور صالح تھا۔ تو وہ اس قبرستان میں دفن ہو سکتا ہے''۔

(الوصیت ص 20)

اس کا کیا مطلب ہوا؟ کیا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منشاء جائداد نہ ہونے سے یہ تھا کہ ایسا شخص جو ننگا پھرتا ہوا سے بغیر وصیت کے دفن کیا جائے۔ دنیا کے ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک چلے جاؤ کوئی ایسا انسان نظر نہ آئے گا جو اپنے پاس کچھ بھی نہ رکھتا ہو۔ اپنے اردگرد رسی ہی لپیٹے ہوئے ہوگا یا کیلے کے پتے ہی باندھے ہوئے ہوگا وہی اس کا ترکہ اور جائداد ہوگی۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ کہنا کہ جس کی جائداد نہ ہو اس کا تقویٰ اور خدمتِ دین دیکھی جائے گی بے معنی کلام ہو جاتا ہے۔ کیونکہ یہ کبھی خیال میں بھی نہیں آ سکتا کہ ایک شخص دین کی بڑی خدمت کرنے والا، بڑا متقی ہو مگر

مادر زاد ننگا

رہتا ہو۔ اگر اس کے پاس لنگوٹی ہوگی تو وہی اس کا ترکہ ہوگا کیونکہ جو چیز انسان مرنے کے بعد قبر میں نہیں لے جاتا اور پیچھے چھوڑ جاتا ہے وہ اس کا ترکہ ہے۔ پس اس طرح کوئی انسان ایسا نظر نہیں آتا جس کی کوئی جائداد نہ ہو۔ کوئی اگر لنگوٹی باندھے رہتا ہوگا تو اسے بھی مرنے کے بعد کفن پہنا دیا جائے گا اور اس کی لنگوٹی قبر سے باہر رہ جائے گی یا اگر اس کی پھٹی پرانی جوتی ہوگی اور وہ قبر سے باہر رہے گی تو وہ اس کا ترکہ ہوگا۔ پس یہ ناممکن ہے کہ کوئی ایسا انسان ملے جس کی ترکہ کے لحاظ سے کوئی جائداد نہ ہو۔ اور جب حضرت مسیح موعودؑ نے یہ لکھا ہے کہ جس کی جائداد نہ ہو اس کے مقبرہ بہشتی میں دفن ہونے کا اور طریق ہے تو اس سے معلوم ہوا کہ آمدنی کا نہ ہونا ہے۔ یعنی جس کے گزارے کی کوئی معین صورت نہ ہو وہ بغیر جائداد کے وصیت کر سکتا ہے۔

تھوڑے دن ہوئے مجھے رپورٹ پہنچی تھی کہ کسی شخص نے لکھا ہے وصیت کی اس تشریح کے ماتحت بہت سے لوگوں کو ابتلاء آ رہا ہے۔ مگر میرے نزدیک یہ صحیح نہیں ہے کیونکہ جتنی وصیتیں اس تشریح کے بعد کی گئی ہیں اتنی پہلے کبھی نہیں کی گئیں۔ اگر ابتلاء کا یہی ثبوت ہے تو میں کہوں گا کہ ایسا ابتلاء روز روز آئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

بعد از خدا بعشق محمد مخمرم

گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم

کہ خدا تعالیٰ کے بعد اگر محمد ﷺ کی محبت کفر ہے تو خدا کی قسم میں بڑا کافر ہوں۔

پس اگر جماعت کے ابتلاء کا یہی ثبوت ہے کہ بہت لوگ صحیح طریق پر وصیتیں کرنے لگ گئے ہیں اور جنہوں نے پہلے 1/10 حصہ کی وصیت کی ہوئی تھی ان میں سے 1/4 اور 1/3 تک کی وصیتیں کر رہے ہیں تو ایسا ابتلاء روز روز آئے۔ ہاں ایسا شخص یہ کہہ سکتا ہے کہ اسے ابتلاء آیا ہے۔ مگر ابتلاء تو تب کہا جائے جب اس بارے میں

کسی قسم کا جبر

کیا جائے لیکن کون کہہ سکتا ہے کہ وصیت کے کرانے کیلئے جبر کیا جاتا ہے۔ یہ ایک نیکی ہے جو کر سکتے ہیں کریں۔ اگر کوئی کہے کہ میں ظہر یا عصر کی چار رکعت فرض نہیں پڑھ سکتا دو پڑھوں گا تو ہم اسے کہیں گے کہ نماز پڑھنا چاہتے ہو تو چار ہی پڑھو اس میں فائدہ ہے۔ یہ نہیں کہا جا سکتا کہ چلو تم دو یا ایک ہی رکعت پڑھ لو کیونکہ یہ کسی کو

نمازی بنانے کے لئے کافی نہیں۔ نمازی کیلئے ضروری ہے کہ چار ہی پڑھے اسے کوئی ابتلاء نہیں کہہ سکتا۔ اسی طرح وصیت کے بارے میں احمدی کیلئے ابتلاء کی دو ہی صورتیں ہوسکتی ہیں، تیسری کوئی نہیں۔ یا تو یہ کہ ایک احمدی کو مجبور کیا جائے کہ وہ ضرور وصیت کرے۔ تب کمزور لوگ کہہ سکتے ہیں کہ ہماری آمدنی اتنی نہیں کہ ہم وصیت کر سکیں۔ مگر وصیت کرنا تو اپنی مرضی پر ہے اور یہ اخلاص کے پرکھنے کا معیار ہے

ایمان کا معیار

نہیں ہے۔ ایمان کے لئے یہ کافی ہے کہ کوئی کہے میں خدا کو وحدہٗ لاشریک مانتا ہوں، محمد ﷺ پر ایمان لاتا ہوں کہ وہ خدا کے سچے نبی ہیں اور اپنے زمانہ کے مامور اور مرسل حضرت مسیح موعودؑ کو مانتا ہوں۔ جو شخص یہ اقرار کرتا ہے اسے کوئی

اسلام اور احمدیت

سے نکال نہیں سکتا۔ اس کے اگر اعمال خراب ہوں تو اسے خدا تعالیٰ پکڑے گا مگر کسی کے اختیار میں یہ نہیں ہے کہ اسے اسلام سے نکال دے۔ ہاں اگر وہ ان امور کا، جن پر اسلام کی بنیاد ہے، انکار کرے گا تو خود اسلام سے نکل جائے گا۔

البتہ مقررہ نظام

سے آدمی کو نکالا جاتا ہے اگر وہ ایسا کام کرے جس سے تفرقہ پیدا ہوتا ہو۔ کوئی فتنہ برپا ہوتا ہو تو اسے جماعت سے علیحدہ کیا جاتا ہے۔ مگر احمدیت سے نہیں نکالا جاتا۔ اور جماعت سے نکالنے میں اور احمدیت سے علیحدہ کرنے میں فرق ہے۔ اس کی مثال ایسی ہی ہے کہ جب کسی کا بیٹا نافرمان ہو جائے تو اسے عاق کر دیا جاتا ہے مگر یہ نہیں کہا جاتا کہ وہ بیٹا ہی نہیں رہا۔ وہ نطفہ تو اسی کا ہوتا ہے ہاں مل کر کام نہ کرنے کی وجہ سے اسے علیحدہ کر دیا جاتا ہے۔ اسی طرح جسے جماعت سے نکالا جاتا ہے اسے احمدیت سے نہیں نکالا جاتا جب تک کہ وہ اپنے آپ کو احمدی کہتا ہے۔ تو

وصیت کے متعلق

اگر مجبور کیا جاتا ہو تب کوئی کہہ سکتا ہے کہ یہ ٹھوکر کا باعث ہے یا جو روپیہ وصیت کا آتا ہو وہ کسی ایک شخص کی جائداد بن رہا ہو۔ میرے لئے یا میرے بیوی بچوں پر خرچ ہوتا ہو تو کوئی کہہ سکتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تو اس روپیہ کو

دین کی اشاعت

کے لئے خرچ کرنے کو کہا ہے مگر ایسا نہیں ہوتا۔ پس اگر یہ روپیہ دین کیلئے لیا جاتا ہے اور دین پر خرچ کیا جاتا ہے تو پھر یہ کہنے سے کہ وصیت خاص لوگوں کے لئے ہے اور ان لوگوں کیلئے ہے جو خاص قربانی کر کے خاص درجہ حاصل کریں تو اس میں ابتلاء کی کون سی بات ہے۔ یہ ایسی ہی بات ہے کہ گورنمنٹ ایف۔اے میں اس طالبِ علم کو داخل کرتی ہے جو انٹرنس پاس ہو۔ اب کوئی انٹرنس تو پاس نہ کرے اور کہے گورنمنٹ مجھے ایف۔اے میں داخل نہیں ہونے دیتی اور مجھ پر بڑا ظلم کرتی ہے تو یہ ظلم کس طرح ہؤا۔ جب تک ایف۔اے میں داخل ہونے کی شرط نہ پوری کی جائے اس وقت تک داخلے کی اجازت کس طرح مل جائے؟

پس ابتلاء کی کوئی بات نہیں جس شخص نے یہ بات لکھی ہے اسے ابتلاء آیا ہو تو خبر نہیں لیکن اوروں کو نہیں آیا بلکہ وصایا میں بہت زیادہ ترقی ہوئی ہے۔

اس وقت میں پھر دوستوں کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ اگر ان میں سے کوئی یہ چاہتا ہے کہ وہ کون سا کام کرے اسے پتہ لگ جائے کہ وہ دین کو دنیا پر مقدم کر رہا ہے تو وہ علاوہ اور اصلاح کے اپنے مال سے کم از کم 1/10 حصہ کی اور زیادہ سے زیادہ 1/3 حصہ کی وصیت کرے۔ اگر اس کا گزارہ تنخواہ پر ہو تو تنخواہ کے حصہ کی کرے اور اگر جائداد کی آمدنی پر ہے تو اس کی کرے۔ اس کے بعد وہ خدا تعالیٰ کے حضور انہی لوگوں میں رکھا جائے گا جو ایفائے عہد کرتے ہیں۔

(خطباتِ محمود صفحات، 370-376)

(آپ کے عہد مبارک میں نظامِ وصیت کو وسعت ملی اور 17,294 نئے مخلصین شامل ہوئے۔ الحمدللہ)

ارشاد حضرت مصلح موعودؓ

نظامِ وصیت اصلاحِ نفس کا ذریعہ ھے

''۔۔۔وصیت ایمان کی آزمائش کا ذریعہ ہے اور وہ اس کے ذریعہ دیکھنا چاہتا ہے کہ کون سچا مومن ہے اور کون نہیں۔ ہماری جماعت اس وقت لاکھوں کی تعداد میں ہے۔ مگر وصیت کرنے والے صرف دو تین ہزار ہیں۔ حالانکہ وصیت ایسی چیز ہے جو یقینی طور پر خدا کا مقرب ہونا ظاہر کرتی ہے۔ اس میں کچھ شبہ نہیں کہ اگر کسی شخص میں کچھ کمزوریاں بھی پائی جاتی ہوں تو جب وہ وصیت کرے تو اللہ تعالیٰ اپنے اس وعدہ کے مطابق کہ بہشتی مقبرہ میں صرف جنتی ہی مدفون ہونگے اس کے اعمال کو درست کر دیتا ہے۔ پس وصیت اِصلاحِ نفس کا زبردست ذریعہ ہے کیونکہ جو بھی وصیت کرے گا اگر وہ ایک وقت میں جنتی نہیں تو بھی وہ جنتی بنا دیا جائے گا۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 26/اگست 1932)

امریکن قوم سے متعلق

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ

کا ایک پرشوکت بیان

شروع جنوری 1956 کا واقعہ ہے کہ حضور کی خدمت میں یہ اطلاع پہنچی کہ سندھ کے بعض احمدیوں کو ریل میں سفر کرتے ہوئے بعض آدمی ملے جنہوں نے اُن پر متعدد سوالات کئے۔ جن کی وجہ سے انہیں وہم ہؤا کہ وہ سی آئی ڈی کے آدمی ہیں۔ حضورؓ نے بیس جنوری 1956 کے خطبہ جمعہ میں اس واقعہ کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا کہ:۔

''جہاں تک گورنمنٹ کی مدد کا سوال ہے اخبارات میں پاکستان کے بعض وزراء کی تقریریں چھپی ہیں کہ حکومتِ امریکہ نے حکومتِ پاکستان کو اتنی مدد دی ہے۔ ہمیں مدد دینے کے متعلق نہ تو کبھی گورنمنٹ نے اعلان کیا ہے اور نہ گورنمنٹ کے رسل و رسائل کے ذرائع نے کبھی اعلان کیا ہے کہ گورنمنٹ نے اس قدر مدد احمدیوں کو دی ہے۔ لیکن جہاں تک پاکستان کو مدد ملنے کا سوال ہے اس کے متعلق خود پاکستان کے وزراء نے اعلانات کئے ہیں جو اخبارات میں بھی چھپ چکے ہیں بلکہ گورنر جنرل نے بھی کہا ہے کہ حکومتِ امریکہ نے حکومتِ پاکستان کو اس قدر مدد دی ہے۔ پس جہاں تک گورنمنٹ امریکہ کا تعلق ہے وہ ہم سے ایسی ہی جدا ہے جیسے دوسرے ممالک کی غیر مسلم حکومتیں جدا ہیں۔ اور جہاں تک امریکن لوگوں کا سوال ہے ان کی اکثریت اب بھی عیسائی ہے مگر اب خدا تعالیٰ کے فضل سے ان میں سے ایک بڑی جماعت پیدا ہو چکی ہے جو اسلام لے آئی ہے اور خدا تعالیٰ کے فضل سے وہ روز بروز بڑھ رہی ہے۔ اس کے اندر اسلام کی خدمت کا بڑا جوش پایا جاتا ہے اور ہم امید رکھتے ہیں کہ ترقی کرتے کرتے جب ان کی تعداد ایک خاص حد تک پہنچ جائے گی تو ہزاروں اور لاکھوں ڈالر کا سوال ہی پیدا نہ ہوگا بلکہ ان کا چندہ اربوں ڈالر تک پہنچ جائے گا جیسا کہ میں نے ابھی بتایا ہے **امریکہ کے انچارج مبلغ خلیل احمد ناصر صاحب نے مجھ سے بیان کیا تھا کہ ہماری جماعت کا چندہ چالیس ہزار ڈالر سالانہ تک پہنچ گیا ہے۔ یہ رقم بہت بڑی ہے لیکن ہم اسے کچھ بھی نہیں سمجھتے بلکہ ہم تو امید رکھتے ہیں کہ وہاں کے مبلغ ہمیں یہ اطلاع دینگے کہ امریکہ کی جماعت کا چندہ چالیس ہزار ڈالر سالانہ نہیں، چالیس لاکھ ڈالر سالانہ نہیں، چالیس کروڑ ڈالر سالانہ نہیں، چالیس ارب ڈالر سالانہ نہیں بلکہ چالیس کھرب سالانہ ہے۔ یعنی پاکستان کی موجودہ سالانہ آمدن سے بھی دس ہزار گنا زیادہ ہے۔ اس وقت ہم سمجھیں گے کہ امریکہ آج اسلام کے قریب ہؤا ہے۔ جب امریکہ اپنا کلیجہ نکال کر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کردے گا۔ تب ہم سمجھیں گے کہ امریکہ آج اسلام لایا ہے تھوڑے بہت روپے کو ہم کچھ نہیں سمجھتے۔ یہ روپیہ کیا ہے۔ امریکہ کے لحاظ سے تو یہ اس کے ہاتھ کی میل ہے بلکہ اسکے ہاتھ کی میل بھی نہیں۔ جس دن امریکہ اربوں ارب روپیہ بطور چندہ اسلام کی اشاعت کے لئے دے گا۔ جس دن امریکہ میں لاکھوں مسجدیں بن جائیں گی۔ جس دن امریکہ میں لاکھوں میناروں میں اذان دی جائے گی۔ جس دن امریکہ میں لاکھوں امام پانچ وقت کی نماز پڑھایا کریں گے۔ اس دن ہم سمجھیں گے کہ آج امریکہ اپنی جگہ سے ہلا ہے۔**

پس دوستوں کو یاد رکھنا چاہیئے کہ اگر ان پر کوئی شخص اس قسم کا سوال کرے تو اسے ہنس کر یہ جواب دیا کریں کہ میاں تم کون ہو پوچھنے والے یہ تو ایسی بات ہے جس کا گورنمنٹ کو بھی علم ہے۔ سارے منی آرڈر اس کی معرفت سے آتے ہیں اور بینکوں پر اس کو تسلّط ہے۔ معلوم ہوتا ہے تمہیں کوئی دھوکہ لگ گیا ہے یا تم سے کسی افسر نے مذاق کیا ہے کہ احمدیوں کو امریکہ سے امداد ملتی ہے ورنہ اسے کیا ضرورت تھی کہ وہ یہ بات تمہارے ذریعہ دریافت کرتا۔ وہ تو بڑی آسانی سے ڈاک خانوں سے اس بات کے متعلق معلومات حاصل کرسکتا تھا۔ یا بینکوں سے اس بات کا علم لے سکتا تھا۔ بھلا گورنمنٹ سے یہ باتیں چھپ سکتی ہیں۔ ڈاک کا محکمہ گورنمنٹ کے ماتحت ہے۔ اس لئے ڈاک خانوں کی معرفت جو روپیہ ملتا ہے گورنمنٹ کے افسران کو اس کا علم ہوتا ہے۔ ہاں بعض اوقات گورنمنٹیں مصلحتاً کہہ دیا کرتی ہیں کہ فلاں بات کے

متعلق پتہ نہیں۔حالانکہ انہیں اس کا علم ہوتا ہے۔

پس ایسی باتیں بعض لوگ برسبیلِ تذکرہ کر دیا کرتے ہیں۔اس لئے یہ خیال کر لینا کہ ایسی باتیں کرنے والا ضرور گورنمنٹ کا جاسوس ہے فضول بات ہے۔اگر کوئی شخص اس قسم کی باتیں کرتا ہے تو مومن کو چاہیئے کہ بجائے اس کے کہ وہم کرے کہ وہ گورنمنٹ کا آدمی ہے، وہ خدا تعالیٰ سے استغفار کرے۔ہاں اگر وہ مرکز کو خبر دے دیتا ہے تو اسمیں کوئی حرج نہیں۔

دراصل یہ باتیں ایسی ہیں کہ ان کیلئے گورنمنٹ کوسی آئی ڈی مقرر کرنے کی ضرورت نہیں۔اگر کسی کو کسی بیرونی ملک کی معرفت روپیہ آتا ہے تو حکومت کو اس کا علم ہوتا ہے۔کیونکہ وہ روپیہ اسی کے محکمہ کے ذریعہ آتا ہے پھر یہ بات بھی قابلِ غور ہے کہ اس وقت دنیا کی سب سے زیادہ عقلمند قوم امریکہ ہے اور اس کا حکومتی مذہب عیسائیت ہے۔اب وہ کون پاگل حکومت ہوگی جو اپنے مذہب کے خلاف دوسروں کو روپیہ دے۔ہم تو حکومتِ امریکہ کے مذہب عیسائیت کے خلاف لڑتے ہیں اور ان کے عقائد کو باطل قرار دیتے ہیں۔یہ تو ایسی ہی بات ہے کہ جیسے حضرت مسیح علیہ السلام کو یہود نے کہا تمہیں ''بعل'' سکھاتا ہے۔(بعل ایک بت کا نام تھا جس سے یہودی لوگ عقیدت رکھتے تھے۔)

تو مسیح علیہ السلام نے جواب دیا کہ اے نادانو! میں بعل کے خلاف تعلیم دیتا ہوں پھر وہ مجھے اپنے خلاف باتیں کیوں سکھاتا ہے کیا کوئی دوسرے کو اپنے مذہب کے خلاف باتیں سکھاتا ہے۔پھر تم میرے متعلق یہ خیال کیسے کر سکتے ہو کہ بعل مجھے سکھاتا ہے جب کہ میں اس کے خلاف تعلیم دیتا ہوں۔اب دیکھو یہ کتنی موٹی دلیل ہے۔اسی طرح ہم بھی کہتے ہیں مگر کیا امریکہ کی عقل ماری گئی ہے کہ وہ ہمیں روپیہ دے حالانکہ ہم اس کے مذہب کے خلاف تبلیغ کر رہے ہیں اور وہ دن دور نہیں جب ہم اس کے مذہب کو توڑ کر رکھ دیں گے۔وہ دن دور نہیں جب احمدیت کے ذریعہ امریکہ میں عیسائیت پاش پاش ہو جائے گی اور اسلام قائم ہو جائے گا۔وہ دن دور نہیں جب مسیح کو امریکہ کے تخت سے اتار دیا جائے گا اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تخت پر بٹھا دیا جائے گا۔جب وہ زمانہ آجائے گا حکومتِ امریکہ بے شک ہمیں امداد دے گی اور نہ صرف ہمیں حکومتِ امریکہ امداد دے گی بلکہ وہ ہمارے آگے ہاتھ جوڑے گی کہ خدا کے لئے ہم سے مدد لو اور ہمیں ثواب سے محروم نہ رکھو مگر آج وہ ہمیں مدد نہیں دے سکتی۔''

(روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ 8/ فروری 1956 صفحہ4,3)

بہشتی مقبرہ

عبد الحمید خان شوقؔ

اے بہشتی مقبرہ اے ارضِ نیک نام
سو رہے ہیں تجھ میں لاکھوں دین کے مخلص غلام

تیرا دامن تھام کے اُترے ہیں تیرے دیس میں
دولتِ تسکین و راحت پا گئے عالی مقام

شوکتِ اسلام اور دیں کی ترقی کے لئے
کر گئے قربان اپنی دولتِ دنیا تمام

زندگی میں رات دن یادِ خدا میں گامزن
موت پر۔ قدوسیوں میں تا ابد محوِ خرام

یہ گراں مایہ خزانہ یہ جواہر تاب ناک
جن سے روشن ہے جبینِ ملّتِ خیرالانام

تو درخشاں کیوں نہ ہو جُوں چشمۂ آبِ بقا
دفن ہیں تجھ میں مسیحؑ پاک کے رخشاں غلام

صبح ہو کہ شام ہو تیری زیارت کے لئے
آ رہے ہیں۔ جا رہے ہیں زائرینِ خوش کلام

شب کو پچھلے پہر جب یادوں میں کھو جاتا ہوں شوقؔ
وہ چلے آتے ہیں ازراہِ کرم بالائے بام

امریکہ میں نظام

''الوصیت''

کے نفاذ کی پُر زور تحریک

حضرت مصلح موعودؓ نے 1956 میں ریاستہائے متحدہ امریکہ کے احمدیوں کے نام انگریزی میں ایک اہم پیغام ارسال فرمایا جس میں حضور نے نظامِ وصیت کے عظیم الشان مقصد پر روشنی ڈالی اور اسے امریکہ میں بھی جاری کرنے کی پُر زور تحریک فرمائی۔ اس پیغام کا اردو ترجمہ درج ذیل ہے:۔

میرے عزیز امریکن بھائیو!

جیسا کہ آپ سب کو معلوم ہوگا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السّلام نے اپنی وفات سے دو سال قبل وصیت کے طور پر ضروری ہدایات اس دستاویز کی شکل میں شائع فرمادی تھیں جو''الوصیت'' کے نام سے موسوم ہے۔ یہ دستاویز بہت اہم ہے۔ ہر احمدی کو چاہیئے کہ وہ اس کا ضرور مطالعہ کرے۔ میں سمجھتا ہوں کہ آپ سب نے اس کا انگریزی ترجمہ بغور مطالعہ کرلیا ہوگا۔ اگر اس کا انگریزی ترجمہ آپ لوگوں کو بآسانی دستیاب نہ ہوسکتا ہوتو میں برادر خلیل احمد ناصؔر کو ہدایت کرتا ہوں کہ وہ اپنے ساتھیوں کی مدد سے ''الوصیت'' کا جلد از جلد ترجمہ کرکے آپ سب میں اسے تقسیم کرادیں۔ مجھے یقین ہے کہ اس دستاویز کا مطالعہ کرنے کے بعد آپ میں سے ہر ایک میں یہ شدید خواہش پیدا ہوگی کہ وہ بھی اس عظیم الشان تحریک میں، جو اس میں بیان کی گئی ہے اور جو اسلام اور احمدیت کی ترقی کیلئے نہایت درجہ اہمیت کی حامل ہے، شامل ہونے کی سعادت حاصل کرے۔

اس دستاویز کا مطالعہ کرنے پر آپ لوگوں کو معلوم ہوگا کہ اس میں جو سکیم بیان کی گئی ہے۔ اس کے مطابق جماعت کے ہر اس فرد سے جو اس میں حصہ لینا چاہتا ہے یہ مطالبہ کیا جاتا ہے کہ وہ اپنی جائیداد کے دسویں حصہ یا جائیداد کی قیمت کے دسویں حصہ کے برابر نقد رقم بحق صدر انجمن احمدیہ وصیت کرے یا اگر اس کی کوئی قابلِ ذکر جائیداد نہ ہو تو وہ اپنی زندگی میں اپنی ہفتہ وار یا ماہوار آمد کا دسواں حصہ اشاعت اسلام اور انسانی فلاح و بہبود کی خاطر صدر انجمن احمدیہ کو ادا کرتا رہے یہ ضروری ہے کہ اس تحریر میں جو جائیداد کی وصیت کے طور پر لکھی جائے یا جس کے ذریعہ چندہ وصیت کی ادائیگی کا وعدہ کیا جائے۔ یہ امر بالصراحت مذکور ہو کہ جائیداد کی وصیت یا چندہ وصیت کی ادائیگی ان میں سے جو بھی صورت ہو ہر قسم کی شرائط اور پابندیوں سے آزاد ہوگی۔ اور موصی یا اس کے وارث یا اس کے مقرر کردہ منصرم وصیت کردہ جائیداد یا آمدنی کے مصرف یا خرچ پر کوئی اعتراض نہ کرسکیں گے۔ صدر انجمنِ احمدیہ یا کوئی اور بااختیار ادارہ جو اس سلسلہ میں قائم کیا جائے اس تحریک کے اغراض و مقاصد کے تحت جائیداد یا وصول شدہ چندہ جات کو خرچ کرنے کا پوری طرح مجاز ہوگا۔

بتمام وکمال اور بغور مطالعہ کرنے کے بعد اس دستاویز کا عظیم الشان مقصد اور اس کی اغراض آپ لوگوں کو معلوم ہوجائیں گی، تاہم میں برادر خلیل احمد ناصؔر کو ہدایت کرتا ہوں کہ وہ اس بات کا انتظام کریں کہ آپ کے مختلف مراکز میں سلسلہ کے نمائندے ''الوصیت'' کا مقصد اور اس کی اغراض تفصیل کے ساتھ آپ لوگوں کو سمجھادیں۔ ''الوصیت'' کے منشاء کے مطابق ریاست ہائے متحدہ امریکہ کی جماعت احمدیہ جتنی جلدی ممکن ہوسکا کسی مرکزی علاقے میں ایک موزوں قطعہء زمین خریدنے کا انتظام کرے گی۔ یہ قطعہء زمین قبرستان کے طور پر ان لوگوں کے لئے مخصوص ہوگا جو''الوصیت'' میں بیان کردہ شرائط اور قواعد کے مطابق، جو امام جماعت احمدیہ اور صدر انجمن اور تحریک جدید کی طرف سے نافذ ہوں، وصیت کریں گے۔ **مجھے یقین ہے کہ ریاست ہائے متحدہ میں ایک دفعہ جاری ہونے کے بعد یہ سکیم انشاءاللہ تقویت حاصل کرے گی۔ اور رفتہ رفتہ تمہارے ہزار نہیں بلکہ لاکھوں ہم وطن اس میں شامل ہوجائیں گے اور اس طرح ان لوگوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا چلا جائے گا جو اپنی مساعی اور آمدنیوں اور جائیدادوں کا ایک معقول حصّہ ''الوصیت'' کے اغراض ومقاصد کے لئے وقف کریں گے۔**

جوں جوں ایسے مخلص اور فدائی احمدیوں کی تعداد بڑھے گی، اس امر کی ضرورت محسوس ہوگی کہ ملک کے مختلف حصوں میں ایسے ہی قبرستان قائم کئے جائیں ۔ چنانچہ حسبِ ضرورت مختلف اوقات میں ایسے قبرستانوں کا قیام عمل میں آتا رہے گا۔ ایسی وصیت کردہ جائیداد سے، اس کی فروخت یا چندہ جات سے جو آمدنی ہو اس کو حسبِ ذیل طریق پر خرچ کیا جائے۔

(الف) اس آمدنی کا نصف حصہ مرکزی اداروں کو چلانے اور دنیا بھر میں اشاعتِ اسلام کا کام کرنے کے لئے صدر انجمن احمدیہ کو ارسال کیا جائے گا۔اس میں امریکہ بھی شامل ہوگا۔ کیونکہ امریکہ میں ابھی لمبے عرصہ تک اسلام کے خادموں کی ضرورت محسوس ہوتی رہے گی جو خاص طور پر مرکز کے تربیت یافتہ ہوں۔ وہ مرکزی ادارے جن کے ذمہ اشاعتِ اسلام کا کام ہے صدر انجمن احمدیہ اور تحریکِ جدید ہیں۔ دنیا کے مختلف حصوں میں تبلیغِ اسلام کی غرض سے مذکورہ بالا آمدنی کا جو حصہ مرکز میں ارسال کیا جائے گا اسے امام جماعتِ احمدیہ کی ان ہدایات کے مطابق جو وقتاً فوقتاً جاری کریں گے ان دونوں اداروں میں تقسیم کیا جائے گا۔

(ب) آمدنی کے باقی نصف حصہ میں سے تین چوتھائی رقم ریاست ہائے متحدہ میں تبلیغِ اسلام پر خرچ کی جائے گی ۔ باقی کی چوتھائی رقم ہمارے غریب اور نادار بھائیوں کی فلاح و بہبود کے لئے وقف ہوگی ۔ جہاں کہیں بھی ایسے بھائی ہونگے اُن پر یہ رقم خرچ کی جائے گی۔ اور اس ضمن میں انکی تعلیم و تربیت کے انتظام کو مقدم رکھا جائے گا۔ جونہی جماعت کے نمائندوں کی طرف سے مجھے یہ اطلاع ملے گی کہ آپ لوگوں میں سے ایک خاصی تعداد ایسے احباب کی ہے جو''الوصیت'' کی بیان کردہ تحریک میں شامل ہونا چاہتے ہیں' میں ایک کمیٹی قائم کرنے کا انتظام کرونگا۔ اس کے قیام کا مقصد یہ ہوگا کہ اس سکیم کے تحت اولین قبرستان کیلئے جگہ منتخب کی جائے اور اس سکیم پر عمل درآمد کیلئے ضروری اور ابتدائی انتظامات کئے جائیں اور اس امر کا اہتمام کیا جائے کہ اس اسکیم اور اس کے مقاصد کو موثر طریق پر ہمیشہ کیلئے جاری رکھا جائے۔ ہر وہ شخص جو وصیت کرے گا یا اس اسکیم کے قواعد کے بموجب کم سے کم شرح کے مطابق چندہ دینے کا وعدہ کرے گا وہ اس شرط پر کہ اس کی وصیت پوری ہو جائے یا حسبِ قواعد چندہ جات کی ادائیگی عمل میں آجائے۔ دونوں صورتوں میں اس بات کا حقدار ہوگا کہ ایسے قبرستانوں میں سے کسی ایک قبرستان میں دفن کیا جائے جو ریاست ہائے امریکہ متحدہ میں اس غرض کے لئے قائم ہو جائیں گے ۔ اور اس صورت میں کہ اس کی موت ہندوستان میں واقع ہو تو وہ قادیان کے قبرستان میں یا اگر پاکستان میں ہو تو ربوہ کے قبرستان میں دفن ہو سکے گا۔لیکن یہ ضروری ہوگا کہ اس کی نعش ان قبرستانوں میں سے کسی ایک قبرستان تک پہنچانے کے اخراجات اس کے ترکہ یا جائیداد سے پورے کئے جائیں۔ اور اس کی راہ میں کوئی قانونی یا کوئی اور رکاوٹ حائل نہ ہو۔ وصیت یا چندہ جات کے وعدہ کے ضمن میں جو تحریر لکھی جائے گی اس میں یہ صراحت کی جائے گی کہ اس شرط کے پورے نہ ہو سکنے کا یہ مطلب نہ ہوگا کہ وصیت کو ناجائز یا خلاف قاعدہ قرار دیا جا سکے گا یا اس کی جائز یا قانونی حیثیت پر کوئی حرف آسکے گا یا ادا کردہ چندوں کے بارے میں کسی مطالبہ یا دعویٰ کا جواز پیدا ہو سکے گا۔

صدر انجمن ایسے تمام اشخاص کے نام جنہوں نے اس اسکیم میں شامل ہونے کے بعد اس کی تمام شرائط کو پورا کر دیا ہوگا، قادیان یا ربوہ کے قبرستانوں میں مناسب جگہ پر کندہ کرانے کا انتظام کرے گی۔ نیز ان کے نام ایک ریکارڈ کی شکل میں بھی محفوظ رکھے جائیں گے جن کی نقول بڑے بڑے احمدیہ مراکز میں بھی رکھی جائیں گی۔ تا کہ احمدیوں کی آنے والی نسلوں کو اپنے ان وفات یافتہ بھائیوں کی روحوں کے واسطے دعا کی تحریک ہوتی رہے جنہوں نے اپنے آپ کو اور اپنے اموال کو اسلام اور انسانیت کی خدمت کیلئے وقف کیا۔ یہ امر بہت ضروری ہے کہ اس بارے میں پوری احتیاط کی جائے اور اس تمام اسکیم پر عمل درآمد کے وقت ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے رائج الوقت قوانین کو پوری طرح ملحوظ رکھا جائے۔ تا اس بناء پر کسی وقت بھی کوئی اعتراض پیدا ہو کر اس اسکیم یا اسکے مقاصد کو ناکام نہ بنا سکے۔

جیسا کہ ''الوصیت'' میں بیان کیا گیا ہے کہ وصیت کی اس اسکیم کے فوائد اَور رنگ میں بھی ظاہر ہوں گے۔ اور بالآخر یہ انسانیت کے کمزور طبقوں کو اٹھانے اور انسانی فلاح و بہبود اور خوش حالی کو ترقی دینے کا ذریعہ ثابت ہوگی۔ کوئی نظام بھی جس کی بنیاد جبر و اکراہ پر ہو اس مقصد میں کامیابی حاصل نہیں کر سکتا۔ الوصیت میں جو اسکیم پیش کی گئی ہے خالصۃً طوعی اور رضا کارانہ ہے اور خدمتِ اسلام کے ایک اجر کا درجہ رکھتی ہے۔ اس لحاظ سے جو اخلاقی اور روحانی فوائد اس تحریک کے ساتھ وابستہ ہوں گے تمام دوسرے نظام ان سے محروم ہیں۔

رفتہ رفتہ ایک ملک کے بعد دوسرا ملک اس تحریک کو اپنانے کے لئے آگے آتا رہے گا اور اس طرح ان لوگوں کی طرف سے جو اس اسکیم کے ذریعہ روحانی، اخلاقی اور مادی فوائد سے متمتع ہوں گے دنیا میں خدا کا نام بلند ہوتا رہے گا۔

اس تحریک پر پاکستان اور ہندوستان میں پہلے سے عمل ہو رہا ہے۔ میری خواہش

ہے اور میں اس کے لئے دعا بھی کرتا ہوں کہ تحریک کو اپنانے والے ممالک میں سے امریکہ تیسرا ملک ثابت ہو۔ اور اس طرح وہ وسیع سے وسیع تر پیمانے پر انسانیت کی فلاح و بہبود اور اسکی ترقی کی بنیادیں استوار کرنے میں حصّہ لے۔ آمین۔

برادران! ہم کمزور اور ناتواں ہیں۔ لیکن ہمارا خدا طاقت ور اور ہمہ قوت ہے۔ ہمارے بس میں کچھ نہیں مگر وہ سب کچھ کرسکتا ہے یقین رکھو کہ اسکی مدد تمہاری طرف دوڑی آرہی ہے۔ بلا شبہ وہ خود تمہارے دروازے پر کھڑا ہے اور اندر داخل ہونا چاہتا ہے۔ پس اٹھو اور اپنے دروازے کھول دو تا کہ وہ اندر آجائے۔ جب وہ تمہارے گھروں میں داخل ہو جائے گا اور تمہارے دلوں میں سما جائے گا تو زندگی تمہارے لئے منور ہو جائے گی۔ اور دنیا میں تم اسی طرح عزت دیئے جاؤ گے جس طرح آسمانوں میں اس کو عزت اور عظمت حاصل ہے۔ خدا تمہارے ساتھ ہو۔ آمین۔

سیدنا حضرت مصلح موعودؓ نے یہ خصوصی پیغام چوہدری خلیل احمد صاحب ناصؔر انچارج امریکہ مشن کو ارسال فرمایا اور اس مبارک تحریک کو عملی جامہ پہنانے کے لئے بذریعہ مکتوب حسب ذیل ہدایات دیں:۔

RABWAH"
10-1-56

مکرمی خلیل احمد ناصؔر!

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہٗ

ایک مضمون ارسال ہے۔ اس کو فوراً شائع کروائیں۔ اور پھر اس کے مطابق جو جو لوگ وصیتیں کریں ان کے نام اور جائیداد کی تفصیل مرکز کو بھجوائیں۔ ایک مقبرہ کمیٹی قائم کریں جو زمین خریدے اور اس مقبرے کو بہت خوبصورت بنایا جائے۔ باغ وغیرہ لگایا جائے۔ میرے مضمون ''نظام نو'' کا انگریزی ترجمہ بھی جلد شائع کیا جائے۔ اس میں تمام تفصیلات اس مضمون کی میں نے بیان کی ہیں۔

وہاں کے لوگوں میں قادیان کی محبت اور قادیان کو واپس لینے کا جذبہ بھی پیدا کریں۔ جن لوگوں کو خدا توفیق دے وہ ایسا انتظام کریں کہ ان کی وفات کے بعد قادیان ان کی نعش لے جائی جاسکے تو اس کا بہت اچھا اثر ہوگا۔''

☆☆☆

حضرت مصلح موعودؓ نے امریکہ کے بعد اگلے سال انڈونیشیا کی احمدیہ جماعتوں کو بھی نظامِ وصیت کی ترویج کی طرف توجہ دلائی جس کے خوشکن اثرات رونما ہونے شروع ہوگئے۔ جس پر حضور نے 29/جون 1956 کے خطبہ جمعہ میں ارشاد فرمایا:۔

''حضرت مسیح موعودؑ نے وصیت کا نظام جاری فرمایا تو اللہ تعالیٰ نے اس میں ایسی برکت رکھ دی کہ باوجود اس کے کہ انجمن کے کام ایسے ہیں جو دلوں میں جوش پیدا کرنے والے نہیں۔ پھر بھی صدر انجمن احمدیہ کا بجٹ تحریکِ جدید کے بجٹ سے ہمیشہ بڑھا رہتا ہے۔ کیونکہ وصیت ان کے پاس ہے اس سال کا بجٹ بھی تحریکِ جدید کے بجٹ سے دو تین لاکھ زیادہ ہے حالانکہ تحریک کے پاس اتنی بڑی جائیداد ہے کہ اگر وہ جرمنی میں ہوتی تو ڈیڑھ دو کروڑ روپیہ سالانہ انکی آمد ہوتی مگر اتنی بڑی جائیداد اور بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام کرنے کی جوش دلانے والی صورت کے باوجود محض وصیت کے طفیل صدر انجمن احمدیہ کا بجٹ تحریکِ جدید سے بڑھا رہتا ہے۔ اس لئے اب وصیت کا نظام میں نے امریکہ اور انڈونیشیا میں بھی جاری کر دیا ہے اور وہاں سے اطلاعات آرہی ہیں کہ لوگ بڑے شوق سے اس میں حصہ لے رہے ہیں۔۔۔ میں نے سمجھا کہ چونکہ یہ خدا تعالیٰ کا قائم کردہ ایک نظام ہے اگر اس نظام کو بیرونی ملکوں میں بھی جاری کر دیا جائے تو وہاں کے مبلغوں کے لئے اور مسجدوں کی تعمیر کے لئے بہت بڑی سہولت پیدا ہو جائے گی۔''

(روزنامہ الفضل ربوہ 10/ جولائی 1956)

(عزیزہ فاروقی، آسٹن)

ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ

نظامِ وصیت تربیت کا ذریعہ ھے

''نظام وصیت صرف 1/10 مالی قربانی کا نام نہیں۔ یہ نظام ہے زمین کی پستیوں سے اُٹھا کر آسمانی رفعتوں تک پہنچانے کا اور جہاں اس نظام میں مالی قربانی کی اُمید رکھی جاتی ہے وہاں پر دوسرے پہلو نمایاں بھرپور اسلامی زندگی جو ہر لحاظ سے منور ہو اور حسین ہو اور محمد ﷺ کی روحانی قوت قدسیہ کے نتیجہ میں رفعتوں کی طرف لے جانیوالی ہو اور خدا تعالیٰ کے پیار کو حاصل کرنے والی ہو۔''

(نظامِ وصیت صفحہ 4)

خطبہ جمعہ فرمودہ حضرت خلیفة المسیح الثالثؒ

☆☆☆

ارشادات سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ

آپؓ فرماتے ہیں:

(1) ''تیسرے وصیّت کا مسئلہ ہے۔ یہ خدا نے ہمارے لئے ایک نہایت ہی اہم چیز رکھی ہے اور اس ذریعہ سے جنّت کو ہمارے قریب کر دیا ہے۔ پس وہ لوگ جن کے دل میں ایمان اور اخلاص تو ہے مگر وصیّت کے بارہ میں سُستی دکھلاتے ہیں۔ مَیں انہیں توجّہ دلاتا ہوں کہ وہ وصیت کی طرف جلدی بڑھیں۔ انہی سستیوں کی وجہ سے دیکھا جاتا ہے کہ بعض بڑے بڑے مخلص فوت ہو جاتے ہیں ان کو آجکل کرتے کرتے موت آجاتی ہے پھر دل کُڑھتا ہے اور حسرت پیدا ہوتی ہے کہ کاش یہ بھی مخلصین کے ساتھ دفن کئے جاتے مگر دفن نہیں کئے جا سکتے۔ سب کے دل اُن کی موت پر محسوس کر رہے ہوتے ہیں کہ وہ مخلص تھے اور اس قابل تھے کہ دوسرے مخلصین کے ساتھ دفن کئے جاتے مگر ان کی ذرا سی غفلت اور ذرا سی سُستی اس میں حائل ہو جاتی ہے۔ پھر بیسیوں ہماری جماعت میں ایسے لوگ موجود ہیں جو دسویں حصّہ سے زیادہ چندہ دیتے ہیں مگر وہ وصیّت نہیں کرتے۔ ایسے دوستوں کو بھی چاہیئے کہ وصیت کر دیں۔ بلکہ ایسے دوستوں کے لئے تو کوئی مشکل ہے ہی نہیں۔ پھر کئی ایسے ہیں جو پانچ پیسے یا چھ پیسے فی روپیہ چندہ دے رہے ہوتے ہیں اور صرف دمڑی یا دھیلا انہیں وصیت سے محروم کر رہا ہوتا ہے۔ غرض تھوڑے تھوڑے پیسوں کے فرق کی وجہ سے ہماری جماعت کے ہزاروں ہزار آدمی وصیت سے محروم ہیں اور جنت کے قریب ہوتے ہوئے اس میں داخل نہیں ہوتے۔

پھر بعض لوگ مرض الموت میں وصیت کرتے ہیں۔ حالانکہ یہ وصیت منظور نہیں ہوتی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اُسے ناپسند فرمایا ہے۔ وصیت وہی ہے جو حیات اور زندگی میں کی جائے اور غیر مشتبہ ہو۔ پس دوستوں کو چاہیئے کہ جو وصیت کے برابر چندہ دیتے ہیں اور ایسے سینکڑوں آدمی ہیں وہ حساب لگا کر وصیت کر دیں بعض اگر غور کریں گے تو انہیں معلوم ہوگا کہ صرف ایک پیسہ زیادہ چندہ دینے سے اُن کے لئے جنت کا وعدہ ہو جاتا ہے۔ پس جس قدر ہو سکے دوستوں کو چاہیئے کہ وہ وصیت کریں۔ اور مَیں یقین رکھتا ہوں کہ وصیت کرنے سے ایمانی ترقی ضرور ہوتی ہے جب اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ اس زمین میں متقی کو دفن کرے گا تو جو شخص وصیّت کرتا ہے اُسے متقی بنا بھی دیتا ہے۔''

(الفضل یکم ستمبر 1932)

وصیّت جلدی کرو

(2) ''غرض جیسا کہ میں نے بتایا ہے وصیّت حاوی ہے اس تمام نظام پر جو اسلام نے قائم کیا ہے بعض لوگ غلطی سے یہ خیال کرتے ہیں کہ وصیّت کا مال صرف لفظی اشاعت اسلام کے لئے ہے مگر یہ بات درست نہیں۔ وصیّت لفظی اشاعت اور عملی اشاعت دونوں کے لئے ہے۔ جس طرح اس میں تبلیغ شامل ہے اُسی طرح اس میں اُس نئے نظام کی تکمیل بھی شامل ہے جس کے ماتحت ہر فردِ بشر کی باعزّت روٹی کا سامان مہیّا کیا جائے گا۔ جب وصیّت کا نظام مکمل ہوگا تو صرف تبلیغ ہی اس سے نہ ہوگی بلکہ اسلام کے منشاء کے ماتحت ہر فردِ بشر کی ضرورت کو اس سے پورا کیا جائے گا اور دُکھ درد اور تنگی کو دنیا سے انشاء اللہ مٹا دیا جائے گا۔ یتیم بھیک نہ مانگے گا۔ بیوہ لوگوں کے آگے ہاتھ نہ پھیلائے گی۔ بے سامان پریشان نہ پھرے گا۔ کیونکہ وصیّت بچوں کی ماں ہوگی جوانوں کا باپ ہوگی۔ عورتوں کا سہاگ ہوگی اور جبر کے بغیر محبت اور دلی خوشی کے ساتھ بھائی بھائی کی اس کے ذریعہ سے مدد کرے گا اور اس کا دینا بے بدلہ نہ ہوگا بلکہ ہر دینے والا خدا تعالیٰ سے بہتر بدلہ پائے گا۔ نہ امیر گھاٹے میں رہے گا نہ غریب۔ نہ قوم قوم سے لڑے گی۔ بلکہ اس کا احسان سب دنیا پر وسیع ہوگا۔

پس اے دوستو! دنیا کا نیا نظام نہ مسٹر چرچل بنا سکتے ہیں نہ مسٹر روزویلٹ بنا سکتے ہیں۔ یہ اٹلانٹک چارٹر کے دعوے سب ڈھکو سلے ہیں اور اس میں کئی نقائص کئی

عیوب اور کئی خامیاں ہیں۔ نئے نظام وہی لاتے ہیں جو خدا تعالیٰ کی طرف سے مبعوث کئے جاتے ہیں۔ جن کے دلوں میں نہ امیر کی دشمنی ہوتی ہے نہ غریب کی بے جا محبت ہوتی ہے جو نہ مشرقی ہوتے ہیں نہ مغربی۔ وہ خدا تعالیٰ کے پیغامبر ہوتے ہیں اور وہی تعلیم پیش کرتے ہیں جو امن قائم کرنے کا حقیقی ذریعہ ہوتی ہے۔ پس آج وہی تعلیم امن قائم کرے گی جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ آئی ہے اور جس کی بنیاد الوصیّت کے ذریعہ 1905 میں رکھ دی گئی ہے۔

پس تمام دوستوں کو اس کی اہمیت سمجھنی چاہئے اور ان دلائل کو اچھی طرح یاد رکھ لینا چاہئے جو میں نے پیش کئے ہیں۔ کیونکہ قریباً ہر جگہ ایسے لوگ مل جاتے ہیں جو بالشوزم کے مدّاح ہوتے ہیں۔ مَیں نے اس تحریک کی خوبیاں بھی بتا دی ہیں اور اس کی خامیاں بھی بتا دی ہیں۔ اسی طرح دوسری تحریکات کی خوبیاں اور خامیاں بھی بتا دی ہیں۔ پس ان پر غور کرو اور تعلیم یافتہ طبقہ سے ان کو ملحوظ رکھ کر گفتگو کرو۔ مَیں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ یہ دلائل ایسے ہیں جن کا کوئی جواب ان تحریکات کے مؤیّدین کے پاس نہیں۔

دنیا میں اگر امن قائم ہو سکتا ہے تو اسی ذریعہ سے جس کو آج مَیں نے بیان کیا ہے۔ اسی طرح آج سے بیس سال پہلے 1924 میں امن عامہ کے قیام کے متعلق خدا تعالیٰ نے میرے ذریعہ کتاب ''احمدیّت'' میں ایک ایسا عظیم الشان انکشاف کیا کہ مَیں یقیناً کہہ سکتا ہوں کہ ایسا عظیم الشان اظہار گزشتہ تیرہ سو سال میں پہلے مفسّرین میں سے کسی نے نہیں کیا اور یقیناً وہ ایسی تعلیم ہے کہ گو اس قسم کا دعویٰ کرنا میری عادت کے خلاف ہے مگر میں یقینی طور پر کہہ سکتا ہوں کہ اس قسم کا انکشاف سوائے نبیوں اور اُن کے خلیفوں کے آج تک کبھی کسی نے نہیں کیا۔ اگر کیا ہو تو لاؤ مجھے اس کی نظیر دکھاؤ۔

پس اے دوستو! جنہوں نے وصیّت کی ہوئی ہے سمجھ لو کہ آپ لوگوں میں سے جس جس نے اپنی اپنی جگہ وصیّت کی ہے اس نے نظامِ نَو کی بنیاد رکھ دی ہے۔ اس نظامِ نَو کی جو اس کی اور اس کے خاندان کی حفاظت کا بنیادی پتھر ہے اور جس جس نے تحریک جدید میں حصّہ لیا ہے۔ اگر وہ اپنی ناداری کی وجہ سے حصّہ نہیں لے سکا۔ تو وہ اس تحریک کی کامیابی کے لئے مسلسل دعائیں کرتا ہے اس نے وصیّت کے نظام کو وسیع کرنے کی بنیاد رکھ دی ہے۔

پس اے دوستو! دنیا کا نیا نظام' دین کو مٹا کر بنایا جا رہا ہے تم تحریکِ جدید اور وصیّت کے ذریعہ سے اس سے بہتر نظام' دین کو قائم رکھتے ہوئے تیار کرو۔ مگر جلدی کرو کہ دوڑ میں جو آگے نکل جائے وہی جیتتا ہے۔ پس تم جلد سے جلد وصیتیں کرو تا کہ جلد سے جلد نظامِ نَو کی تعمیر ہو۔ اور وہ مبارک دن آ جائے جبکہ چاروں طرف اسلام اور احمدیّت کا جھنڈا لہرانے لگے۔ اس کے ساتھ ہی مَیں ان سب دوستوں کو مبارکباد دیتا ہوں جنہیں وصیتیں کرنے کی توفیق حاصل ہوئی اور مَیں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو بھی جو ابھی تک نظام میں شامل نہیں ہوئے توفیق دے کہ وہ بھی اس میں حصہ لے کر دینی اور دنیوی برکات سے مالا مال ہو سکیں اور دنیا اس نظام سے ایسے رنگ میں فائدہ اُٹھائے کہ آخر اسے یہ تسلیم کرنا پڑے کہ قادیان کی وہ بستی جسے کوردیہہ کہا جاتا تھا جسے جہالت کی بستی کہا جاتا تھا اس میں سے وہ نور نکلا جس نے ساری دنیا کی تاریکیوں کو دُور کر دیا۔ جس نے ساری دنیا کی جہالت کو دُور کر دیا۔ جس نے ساری دنیا کے دکھوں اور دردوں کو دُور کر دیا اور جس نے ہر امیر و غریب کو' ہر چھوٹے اور بڑے کو محبت اور پیار اور الفتِ باہمی سے رہنے کی توفیق عطا فرما دی۔''

(''نظامِ نَو'' صفحہ 110 تا 112 ایڈیشن دوم)

(3)''اس وقت میرے نزدیک کم سے کم تحریک یہی ہونی چاہئے کہ جماعت کا ہر فرد وصیّت کر دے۔ دنیا میں ہر چیز کے مظاہرے کا ایک وقت ہوتا ہے۔ ہمارے ہاتھ سے قادیان نکل جانے کی وجہ سے دشمن کی نظریں اس وقت خاص طور پر اس امر پر لگی ہوئی ہیں کہ بہشتی مقبرہ ان کے ہاتھوں سے نکل گیا ہے جس کے لئے یہ لوگ وصیّت کرتے ہیں اس اعتراض کو ردّ کرنے کا ہمارے پاس ایک ہی ذریعہ ہے کہ ہر احمدی وصیّت کر دے اور دنیا کو بتا دے کہ ہمیں خدا تعالیٰ کے وعدوں پر جو ایمان اور یقین حاصل ہے وہ قادیان کے ہمارے ہاتھ سے نکلنے یا نہ نکلنے سے وابستہ نہیں بلکہ ہم ہر حالت میں اپنے ایمان پر قائم رہنے والے ہیں یہ کم سے کم مظاہرۂ ایمان ہے جس کی اس وقت تم سے امید کی جاتی ہے پس جو شخص ساڑھے سولہ فیصدی بھی نہیں دے سکتا مَیں سمجھتا ہوں اس کے لئے کم از کم اس قدر ایمان کا مظاہرہ کرنا ضروری ہے کہ وصیت کر دے اور کوشش کرے کہ ہماری جماعت میں کوئی ایک فرد بھی ایسا نہ رہے جس نے وصیّت نہ کی ہو۔''

(الفضل 5/ جون 1948)

حصّۂ وصیّت کی ادائیگی

(4) ایک صاحب نے سوال کیا کہ اگر ایک شخص جس نے آمدنی کے متعلق وصیّت کی ہوئی ہو اپنی آمدنی سے ماہوار حصّہ ادا کرتا ہے اور باقی رقم میں سے کوئی جائیداد بناوے تو کیا اس جائیداد میں سے بھی حصّۂ وصیّت ادا کرنا چاہئے؟ فرمایا۔

''ہاں ادا کرنا چاہیئے۔ وصیّت اصل میں وفات کے بعد جو کچھ ہو اس میں سے ادا ہونی چاہیئے۔''

سائل:۔اس طرح دو دفعہ حصّہ وصیّت ادا کرنا پڑا۔ایک دفعہ ماہوار آمدنی میں سے پھر دوسری دفعہ اسی آمدنی سے جس میں سے حصّہ وصیّت ادا ہو چکا ہے جو جائیداد بنائی گئی ہے اس میں سے۔فرمایا:

''انسان اپنی آمدنی سے روپیہ بچا کر جو جائیداد بناتا ہے اگر جائیداد کی بجائے کسی اَور کام پر لگائے تو اس طرح جو آمدنی ہوگی اس سے حصّہ وصیّت ادا کرے گا۔ پھر جب وہ جائیداد پر روپیہ خرچ کرتا ہے تو اس میں سے حصّہ کیوں نہ دے یہ تو جائیداد ہے جو پیدا کی گئی۔اگر کسی شخص کے پاس دس گھماؤں زمین ہو۔اور وہ ایک گھماؤں وصیّت میں دینے کے بعد باقی زمین کی آمدنی سے کچھ روپیہ جمع کرتا ہے جو اس کی وفات کے بعد معلوم ہو تو اس سے بھی حصّہ وصیّت ادا ہونا چاہیئے۔''

(5) ''وصیّت کی معافی کا حق مجھے بھی حاصل نہیں۔ یہ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بنایا ہوا قانون ہے اور الٰہی حکم سے ہی تھا۔مَیں ان چندوں کو معاف کر سکتا ہوں اور کر دیتا ہوں جو میری طرف سے مقرر کیے جائیں یا بڑھائے جائیں۔''

(15/3/1938)

(6) ''وصیت کے متعلق میرے خیالات بہت سخت ہیں اس کے متعلق پہلے جو کچھ ہوتا رہا ہے اس پر عمل کیا جاوے مگر میرے نزدیک وصیّت مرض الموت کی درست نہیں۔ کیونکہ اس وقت انسان خواہ کسی ایمان کا ہو موت کو قریب سمجھ کر مال کی قربانی کرنے کے لئے تیار ہوتا ہے۔

دوئم۔اس سے یہ نقص ہوتا ہے کہ ایک شخص جو اڑھائی تین سو روپیہ تنخواہ پاتا رہتا ہے اور دین کی خدمت سے غافل۔اور اس کی جائیدا کوئی نہیں ہوتی وہ ایسے وقت میں وصیّت کے اصل مفہوم کے خلاف عمل کر کے وصیّت کنندوں میں داخل ہو جاتا ہے۔ میرے نزدیک یہ بھی ضروری ہے کہ ایک شخص کا گزارہ اس کی جائیداد پر ہے یا اس کی تنخواہ پر۔اگر اصل چیز اس کی تنخواہ ہے تو اس پر وصیّت ہونی چاہیئے۔ ورنہ ایک ہنسی بن جاوے گی۔اسی طرح میرے نزدیک یہ دیکھنا ضروری ہے کہ وہ شخص ظاہر طور پر کسی حکمِ شریعت کو توڑتا تو نہیں۔ظاہر کی شرط اس لئے ہے کہ دل کا حال خدا جانتا ہے۔پس میرے نزدیک جو ڈاڑھی بھی منڈواتا ہے اس کی بھی وصیّت جائز نہیں کیونکہ شعارِ اسلام کی ہتک کرنے والا ہے۔''

(منقول از اخبار الفضل نمبر40جلد7۔مجریہ8/دسمبر1919)

بہشتی مقبرہ

عبد المنان ناھید

وہ کیفِ عشق سے مخمور مقبرہ کی فضا
زمیں سے تا بفلک نور مقبرہ کی فضا

حسیں قطاروں میں ہیں محوِ خواب زیرِ زمیں
خدا کے بندے وہ زندہ دلانِ عرش نشیں

مسیحؑ پاک کے انصار چاند کے ہالے
نیازِ عشق کی راتوں میں جاگنے والے

مئے وصال سے مدہوش ہوگئے آخر
خدا کے بندے خدا میں ہی کھو گئے آخر

یہ مقبرہ ہے کہ آرام گاہِ اہلِ جنوں
ملا ہے سیرتِ سیماب کو پیامِ سکوں

یہاں خدا کی رضا کے غلام رہتے ہیں
یہ لوگ جن کو فرشتے سلام کہتے ہیں

مری نظر میں ہے جنت نشاں یہاں کی زمیں
خدا گواہ بہشتی ہیں ان گھروں میں مکیں

خوشا نصیب کہ منزل کو پاگئے ناہیدؔ
خدا کے پاک مسیحاؑ کے پاکباز مرید

نظامِ وصیت

اور قرآنی معارف کے حصول کے متعلق

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کا ایک کشف

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ پر اللہ تعالیٰ نے کشفاً یہ ظاہر فرمایا کہ موصیان کے ذریعہ ہی اب قرآنی انوار تمام عالم میں پھیلیں گے۔ آپؒ اپنے ایک خطبہ جمعہ میں اس کشف کا ذکر فرماتے ہیں کہ:

ایک دن جب میری آنکھ کھلی تو میں بہت دعاؤں میں مصروف تھا۔ اس وقت عالم بیداری میں میں نے دیکھا کہ جس طرح بجلی چمکتی ہے اور زمین کو ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک روشن کر دیتی ہے اسی طرح ایک نور ظاہر ہوا اور اس نے زمین کو ایک کنارے سے لے کر دوسرے کنارے تک ڈھانپ لیا۔ پھر میں نے دیکھا کہ اس نور کا ایک حصہ جیسے جمع ہو رہا ہے۔ پھر اس نے الفاظ کا جامہ پہنا اور ایک پُر شوکت آواز فضا میں گونجی جو اس نور سے ہی بنی ہوئی تھی اور وہ یہ تھی:

"بُشْریٰ لَکُمْ" (یعنی تمہارے لئے خوشخبری ہے)

یہ ایک بڑی بشارت تھی، لیکن اس کا ظاہر کرنا ضروری نہ تھا۔ ہاں دل میں ایک خلش تھی اور خواہش تھی کہ جس نور کو میں نے زمین کو ڈھانپتے ہوئے دیکھا ہے، جس نے ایک سرے سے دوسرے سرے تک زمین کو منور کر دیا ہے اس کی تعبیر بھی اللہ تعالیٰ اپنی طرف سے مجھے سمجھائے۔ چنانچہ وہ ہمارا خدا جو بڑا ہی فضل کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے اس نے خود اس کی تعبیر اس طرح سمجھائی کہ گزشتہ پیر کے دن **میں ظہر کی نماز پڑھ رہا تھا اور تیسری رکعت کے قیام میں تھا تو مجھے ایسا معلوم ہوا کہ کسی غیبی طاقت نے مجھے اپنے تصرّف میں لے لیا ہے اور اس وقت مجھے یہ تفہیم ہوئی کہ جو نور میں نے اس دن دیکھا تھا وہ قرآن کا نور ہے جو تعلیم القرآن کی سکیم اور عارضی وقف کی سکیم کے ماتحت دنیا میں پھیلایا جا رہا ہے۔**

(خطبہ جمعہ فرمودہ 5/اگست 1966)

آگے حضور فرماتے ہیں:

پھر میں اس طرف بھی متوجہ ہوا کہ عارضی وقف کی تحریک جو قرآن کریم سیکھنے سکھانے کے متعلق جاری کی گئی ہے۔ اس کا تعلق نظامِ وصیت کے ساتھ بڑا گہرا ہے۔ چنانچہ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے رسالہ "الوصیۃ" کو مزید غور سے پڑھا تو مجھے معلوم ہوا کہ واقع میں اس تحریک کا موصی صاحبان کے ساتھ گہرا تعلق ہے۔ اس وقت میں تفصیل میں نہیں جانا چاہتا۔ صرف ایک بات آپ دوستوں کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے رسالہ "الوصیۃ" کے شروع میں ہی ایک عبارت لکھی ہے اور حقیقتاً وہ عبارت اس نظام میں منسلک ہونے والے موصی صاحبان ہی کی کیفیت بتا رہی ہے کہ تمہیں وصیت کر کے اس قسم کا انسان بننا پڑے گا۔ حضورؑ فرماتے ہیں:

"خدا کی رضا کو تم کسی طرح پا ہی نہیں سکتے جب تک تم اپنی رضا چھوڑ کر، اپنی لذّات چھوڑ کر، اپنی عزت چھوڑ کر، اپنا مال چھوڑ کر، اپنی جان چھوڑ کر اس کی راہ میں وہ تلخی نہ اٹھاؤ جو موت کا نظارہ تمہارے سامنے پیش کرتی ہے۔ لیکن اگر تم تلخی اٹھا لو گے (یعنی اس نظام وصیت میں شامل ہو جاؤ گے اور اس کے تقاضوں کو پورا کرنے والے ہو گے) تو ایک پیارے بچے کی طرح خدا کی گود میں آ جاؤ گے اور تم ان راستبازوں کے وارث کئے جاؤ گے جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں اور ہر ایک نعمت کے دروازے تم پر کھولے جائیں گے۔ لیکن تھوڑے ہیں جو ایسے ہیں۔" (الوصیۃ)

"ہر ایک نعمت کے دروازے تم پر کھولے جائیں گے" دراصل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک الہام کا ترجمہ ہی ہے جو بہشتی مقبرہ کے متعلق اللہ تعالیٰ نے آپ پر نازل کیا تھا۔

حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"چونکہ اس قبرستان کے لئے بڑی بھاری بشارتیں مجھے ملی ہیں اور نہ صرف خدا نے یہ فرمایا کہ یہ مقبرہ بہشتی ہے بلکہ یہ بھی فرمایا انزل فیھا کل رحمۃ۔ یعنی ہر ایک قسم کی رحمت اس قبرستان میں اتاری گئی ہے اور کسی قسم کی رحمت نہیں جو اس قبرستان والوں کو اس سے حصہ نہیں"

(الوصیۃ خطبہ جمعہ فرمودہ 5/اگست 1966)

اسی طرح موصی کی عظمت شان بیان کرتے ہوئے حضور رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

''پس اللہ تعالیٰ نے ان دو وحیوں کے ذریعہ ہمیں اس طرف متوجہ کیا کہ موصی حقیقتاً وہی ہوتا ہے کہ جس پر اللہ تعالیٰ کی تمام نعمتیں، اس کے فضل اس کی رحمت اور اس کے احسان کی وجہ سے اس لئے نازل ہوتی ہیں کہ اس شخص نے اپنی گردن کلیۃً قرآن کریم کے جُوا کے نیچے رکھی ہوئی ہوتی ہے۔ اپنے پر وہ ایک موت وارد کرتا ہے اور خدا میں ہو کر ایک نئی زندگی پاتا ہے اور اس وحی کی زندہ تصویر ہوتا ہے کہ ''اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْاٰن''۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 5/اگست 1966)
(از مضمون مکرم صمد احمد غوری استاد جامعہ احمدیہ قادیان بحوالہ ہفت روزہ بدر قادیان 21-28/دسمبر 2004)

(آپ کے مبارک دور میں نظامِ وصیت ترقی کی جانب بڑھتا گیا اور آپ کے عہد میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے 7,104 نئے مخلصین کو اس نظام میں شمولیت کی توفیق ملی۔ الحمدللہ۔)

قیام مقبرہ ہائے موصیان

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے مبارک دور میں جماعت کو بہت عالمی ترقی ملی اور اس کے ساتھ نظامِ وصیت کو خاصی وسعت نصیب ہوئی اور خدا کے فضل سے آپ کے مبارک عہد میں 10,293 نئے مخلصین اس نظام میں شامل ہوگئے۔ اس کے ساتھ جماعت ہائے عالم کے موصیان کی کثرت اور قوانین ممالک کے فرق کے باعث تدفینِ موصیان کے مسائل سامنے آئے چنانچہ حضور رحمہ اللہ کے ارشاد کی تکمیل میں مقبرہ ہائے موصیان کا قیام عمل میں آیا۔ اس جگہ یہ بیان کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ دنیا بھر میں بہشتی مقبرے صرف دو ہیں یعنی بہشتی مقبرہ قادیان اور بہشتی مقبرہ ربوہ۔ باقی تمام ممالک میں مقبرہ ہائے موصیان ہیں جو اس وقت تک مندرجہ ذیل ممالک میں قائم ہو چکے ہیں:

1۔ سویڈن 2۔ نائیجیریا 3۔ آسٹریلیا
4۔ انڈونیشیاء 5۔ یو۔کے 6۔ یو۔ایس۔اے
7۔ سیرالیون 8۔کینیڈا 9۔ ناروے
10۔ ماریشس 11۔کینیا 12۔ غانا

امریکہ میں مقبرہ ہائے موصیاں بالٹی مور، نیو جرسی، شکاگو، لاس انجلیس اور سان ہوزے میں قائم کئے جا چکے ہیں نیز دیگر جماعتوں میں کوشش ہو رہی ہے اور حسبِ ضرورت عنقریب مزید مقبرے قائم کئے جائیں گے۔

(مرزا کلیم احمد سیکرٹری وصایا یو۔ایس۔اے)

نظامِ وصیّت

عبد السلام صاحب اختر ایم اے

خُدا گواہ ہے کہ منشاء ہے یہ وصیّت کا
بِنائے فطرتِ انسان اُستوار رہے

سوئے حبیب پُر افشاں رہے خیال ونظر
ضمیرِ آدمِ خاکی سدا بہار رہے

نگاہ۔روکشِ انوارِ صد تجلّی ہو
دل ایک آئینہ حسنِ روئے یار رہے

وہی ہو کعبۂ دل۔ جانِ منزلِ مقصود
چمن میں خواہ خزاں آئے یا بہار رہے

نظامِ حُسنِ وصیّت کا مُدّعا یہ ہے
کہ زندگی میں خُدائی بھی آشکار رہے

فقط طلسم فریبِ حیات ہی نہ رہے
کُچھ عافیت کا تصوّر بھی برقرار رہے

درِحبیب پہ جُھکتے رہیں غریب و امیر
متاعِ زیست کی بُنیاد پائدار رہے

نظامِ وصیّت

مرزا عبد الصمد احمد
مجلس کار پرداز۔ ربوہ

مرزا عبد الصمد احمد سیکرٹری کار پرداز نے ہمیں بہشتی مقبرہ ربوہ کی تصاویر اور خاص طور پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے مقبرہ کی تصویر اور دیگر ضروری معلومات مہیا کر کے احسان فرمایا ہے۔ جزاہ اللّٰہ احسن الجزاء۔ ان کی طرف سے وصیت سے متعلق مضمون بھی موصول ہوا ہے جو ہدیہ قارئین کیا جاتا ہے۔

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دسمبر 1905 میں نظامِ وصیت کی بنیاد رکھی جس کو قائم ہوئے آج تقریباً 99 سال کا عرصہ ہوگیا ہے۔ اب جبکہ ایک سال بعد ہم اس نظام کی دُوسری صدی میں داخل ہونگے۔ نظامِ وصیت کی اس دُوسری صدی کے استقبال کے لئے ہمیں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس نے اس رنگ میں بیدار کیا۔ فرمایا:

''آج 99 سال پُورے ہونے کے بعد بھی تقریباً 1905 سے لے کر آج تک صرف 38,000 کے قریب احمدیوں نے وصیت کی ہے۔ اور اگلے سال انشاء اللہ تعالیٰ وصیت کے نظام کو قائم ہوئے 100 سال ہو جائیں گے۔ میری یہ خواہش ہے اور میں تحریک کرنا چاہتا ہوں کہ اس آسمانی نظام میں اپنی زندگیوں کو پاک کرنے کے لئے، اپنی نسلوں کی زندگیوں کو پاک کرنے کے لئے شامل ہوں۔ آگے آئیں اور کم از کم 15,000 اس ایک سال میں نئی وصایا ہو جائیں۔ تاکہ کم از کم 50,000 وصایا تو ایسی ہوں کہ ہم کہہ سکیں کہ۔۔۔انہوں نے خدا کے مسیح کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے قربانیوں کے اعلیٰ معیار قائم کئے۔''

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی آواز پر لبیک کہنا ہم میں سے ہر ایک کا فرض ہے۔ پس جماعت امریکہ کے افراد سے درخواست ہے کہ وہ آگے آئیں اور جس حد تک ممکن ہو اس بابرکت نظام میں شامل ہوں۔ کیونکہ یہ وہ میدان ہے جو اس میدان میں داخل ہوتا ہے وہ خدا کی محبت پاتا ہے، اُس کی رضا پاتا ہے، اُس کا قرب حاصل کرتا ہے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام رسالہ الوصیت میں فرماتے ہیں:

''تمہیں خوشخبری ہو کہ قرب پانے کا میدان خالی ہے۔ ہر ایک قوم دُنیا سے پیار کر رہی ہے اور وہ بات جس سے خدا راضی ہو اس کی طرف دنیا کو توجہ نہیں۔ وہ لوگ جو پورے زور سے اس دروازہ میں داخل ہونا چاہتے ہیں اُن کے لئے موقعہ ہے کہ اپنے جوہر دکھلائیں اور خدا سے خاص انعام پاویں۔''

(رسالہ الوصیت صفحہ 9)

نیز اسی طرح فرمایا:

''خدا کی رضا کو تم کسی طرح پا ہی نہیں سکتے جب تک تم اپنی رضا چھوڑ کر اپنی لذات چھوڑ کر اپنی عزت چھوڑ کر اپنا مال چھوڑ کر اپنی جان چھوڑ کر اس کی راہ میں وہ تلخی نہ اٹھاؤ جو موت کا نظارہ تمہارے سامنے پیش کرتی ہے۔ لیکن اگر تم تلخی اٹھا لو گے تو ایک پیارے بچّے کی طرح خدا کی گود میں آجاؤ گے اور تم راستبازوں کے وارث کئے جاؤ گے جو تم سے پہلے گذر چکے ہیں۔ اور ہر ایک نعمت کے دروازے تم پر کھولے جائیں گے۔''

(رسالہ الوصیت صفحہ7)

پس آئیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے خدا کی خاطر اپنی قربانیوں کو انتہا تک پہنچائیں۔ اور پھر خدا کا قرب حاصل کرنے کی کوشش میں لگے رہیں تا ہمیں بھی وہ گود نصیب ہو جو ماموزِ زمانہ نے اس نظام میں شامل ہونے والوں کے لئے بشارت دی۔ تا ہم بھی عملی طور پر ان راستبازوں کے وارث ہو جائیں جن کے بارہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے صحابہ ان ستاروں کی مانند ہیں کہ تم ان میں سے کسی کی بھی پیروی کرلو گے تو ہدایت پالو گے۔ تا ہم پر بھی ہر نعمت کے دروازے کھل جائیں اور ہم خدا تعالیٰ کی نعمتوں کو سمیٹنے والے ہوں۔ بُنیادی طور پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نظامِ وصیت میں شامل ہونے والوں کے لئے تین شرطیں رکھی ہیں

''1۔ پہلی شرط یہ کہ ہر ایک شخص جو اس قبرستان میں مدفون ہونا چاہتا ہے وہ اپنی

حیثیت کے لحاظ سے ان مصارف کے لئے چندہ داخل کرے۔

2۔تمام جماعت میں سے اس قبرستان میں وہی مدفون ہوگا جو یہ وصیت کرے کہ اُس کی موت کے بعد دسواں حصہ اس کے تمام ترکہ کا حسب ہدایت اس سلسلہ کے اشاعت اسلام اور تبلیغ احکام قرآن میں خرچ ہوگا۔اور ہر ایک صادق کامل الایمان کو اختیار ہوگا کہ اپنی وصیت میں اس سے بھی زیادہ لکھ دے لیکن اس سے کم نہیں ہوگا۔

3۔اس قبرستان میں دفن ہونے والا متقی ہو اور محرمات سے پرہیز کرتا اور کوئی شرک اور بدعت کا کام نہ کرتا ہو۔سچا اور صاف مسلمان ہو۔''

آئیں اور اب اس نظام میں جلد سے جلد شامل ہوں کیونکہ خُدا کا مسیح خُود فرماتا ہے کہ

''اس کام میں سبقت دکھلانے والے راستبازوں میں شمار کئے جائیں گے اور ابد تک خدا کی ان پر رحمتیں ہونگی۔''

(رسالہ الوصیت صفحہ30)

نیز فرمایا

''اور یہ بھی ثابت کر دیں گے کہ کس طرح انہوں نے میرے حُکم کی تعمیل کی۔خدا کے نزدیک حقیقی مومن وہی ہیں اس کے دفتر میں سابقین اوّلین لکھے جائیں گے۔''

(رسالہ الوصیت ص31)

حضرت مصلح موعودؓ نے بھی ''نظامِ نو'' میں جلد سے جلد وصیت کرنے کی تحریک فرمائی۔فرمایا

''پس تُم جلد سے جلد وصیتیں کرو تا نظامِ نو کی تعمیر ہو۔۔۔اس کے ساتھ ہی میں اُن سب دوستوں کو مبارکباد دیتا ہوں جنہیں وصیت کرنے کی توفیق حاصل ہوئی۔اور میں دُعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو بھی جو ابھی تک اس نظام میں شامل نہیں ہوئے توفیق دے کہ وہ بھی اس نظام میں حصہ لے کر دینی و دنیوی برکات سے مالا مال ہوسکیں۔اور دُنیا اس نظام سے ایسے رنگ میں فائدہ اُٹھائے کہ آخر اُسے تسلیم کرنا پڑے کہ قادیان کی وہ بستی جسے ''کوردیہہ'' کہا جاتا تھا، جسے جہالت کی بستی کہا جاتا تھا اسی میں سے وہ نور نکلا جس نے ساری دنیا کی تاریکیوں کو دُور کر دیا۔جس نے ساری دُنیا کی جہالت کو دُور کر دیا۔جس نے ساری دنیا کے دُکھوں اور دردوں کو دُور کر دیا اور جس نے ہر امیر اور غریب کو ہر چھوٹے اور بڑے کو محبت اور پیار اُلفت باہمی سے رہنے کی توفیق عطاء فرمادی۔'' (نظامِ نَو)

اور آج سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس بھی ہمیں اسی طرف بُلا رہے ہیں کہ جلد سے جلد وصیتیں کرو اور اپنی اس خواہش کا بھی اظہار کر رہے ہیں کہ کم از کم نظامِ وصیت کی دوسری صدی میں داخل ہونے سے پہلے 15,000 افراد مزید اس بابرکت نظام میں شامل ہوجائیں۔نیز اس خواہش کا بھی اظہار فرمایا کہ آئندہ تین سال کے اندر اندر جب انشاء اللہ نظامِ خلافت کو قائم ہوئے 100 سال ہوجائیں گے دنیا کے ہر مُلک اور ہر جماعت کے چندہ دہندگان کے کم از کم 50 فیصد اس بابرکت نظام میں شامل ہوجائیں۔

اب جماعت کی ذمہ داری ہے جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ

''اس کام میں سبقت دکھلانے والے راستبازوں میں شمار کئے جائیں گے''

کہ اب وہ اپنے آپ کو سبقت لے جانے والوں میں شمار کریں تا صحیح معنوں میں مامور زمانہ کی آواز پر لبیک کہنے والے ہوں اور خلیفۃ المسیح کی خواہش کو پُورا کرنے والے ہوں اور کہیں ایسا نہ ہو کہ پھر حسرت ہی رہ جائے اور غفلت اور سُستی کی وجہ سے اس دُنیا سے جانے کا وقت آجائے مگر وصیت کی طرف توجہ نہ ہو۔جیسا کہ حضرت مُصلح موعودؓ نے فرمایا

''یہ خدا نے ہمارے لئے ایک نہایت اہم چیز رکھی ہے اور اس ذریعہ سے جنت کو ہمارے قریب کر دیا ہے۔پس وہ لوگ جن کے دل میں ایمان اور اخلاص تو ہے مگر وہ وصیت کے بارہ میں سُستی دکھلاتے ہیں، میں انہیں توجہ دلاتا ہوں کہ وہ وصیت کی طرف جلدی بڑھیں۔ان ہی سُستیوں کی وجہ سے دیکھا جاتا ہے کہ بعض بڑے بڑے مخلص فوت ہوجاتے ہیں۔ان کو آج کل کرتے کرتے موت آجاتی ہے پھر دل کُڑھتا ہے اور حسرت پیدا ہوتی ہے کہ کاش یہ بھی مخلصین کے ساتھ دفن کئے جاتے مگر دفن نہیں کئے جاسکتے۔سب کے دل ان کی موت پر محسوس کررہے ہوتے ہیں کہ وہ مخلصین تھے اور اس قابل تھے کہ دوسرے مخلصین کے ساتھ دفن کئے جاتے۔مگر ان کی ذرا سی غفلت اور ذرا سی سستی اس میں حائل ہوجاتی ہے۔''

(الفضل یکم ستمبر1932)

اللہ تعالیٰ آپ سب کا حامی و ناصر ہو اور رُوح القدس کے ساتھ آپ سب کی تائید و نصرت فرمائے۔اور غیر معمولی طور پر آپ سب کو سبقت لے جانے والوں میں سے بنائے تا آپ کے نیک نمونہ سے آپ کی نسلیں بلکہ آئندہ آنے والی تمام نسلیں اس بابرکت نظام میں شامل ہوں۔اور قربانی کا یہ اعلیٰ نمونہ آپ کے گھروں اور خاندانوں میں ہمیشہ قائم رہے۔

(آمین۔)

ابراھیمی پرندو۔آسمانی آواز سنو!!

دوست محمد شاھد۔مؤرّخ احمدیت

سال 1891 تاریخ احمدیّت میں ایک انقلابی سال تھا جبکہ سیّدنا حضرت مسیح موعودؑ کو منصبِ مہدویت پر فائز کرنے کے ساتھ ہی اللہ جلشانہٗ نے یہ انکشاف بھی فرمایا کہ ''جو شخص کعبہ کی بنیاد کو ایک حکمت الٰہی کا مسئلہ سمجھتا ہے وہ بڑا عقلمند ہے کیونکہ اس کو اسرار ملکوتی سے حصہ ہے''

(ازالہ اوہام صفحہ635)

کتاب اللہ سے پتہ چلتا ہے کہ خانہ کعبہ سے اقوام عالم کی وحدت اور امن عالم کا قیام وابستہ کیا گیا ہے ابوالانبیاء حضرت ابراہیم علیہ السلام کی از سرِ نو تعمیر کا یہی پس منظر تھا اور اسی غرض کے لئے جنابِ الٰہی نے روحانی پرندوں سے موانست اور انکی تربیت کا حکم دیا تا جس وقت بھی اس مقصد کی تکمیل کے لئے آواز بلند ہو اور مالی اور جانی قربانیوں کی تحریک اُن سے کی جائے وہ لبیک کہتے ہوئے ابراہیمِ وقت کے پاس حاضر ہو جائیں اسی لئے قرآن مجید میں طیورِ ابراہیم کے ذکر کے معًا بعد مالی جہاد کی برکات پر روشنی ڈالی گئی ہے۔(البقرۃ:262)

حضرت اقدس مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:۔

''وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰھٖمَ مُصَلًّی ط

(البقرۃ:126)

اس طرف اشارہ کرتی ہے کہ جب امتِ محمدیہ میں بہت فرقے ہو جائیں گے تب آخر زمانہ میں ایک ابراہیم پیدا ہوگا اور ان سب فرقوں میں وہ فرقہ نجات پائے گا کہ اُس ابراہیم کا پیرو ہوگا۔''

(اربعین نمبر3صفحہ32)

پھر فرمایا:

''ہم بھی تو اس کے دین اور اس کے گھر یعنی خانہ کعبہ کی حفاظت کے واسطے آئے ہیں''

(الحکم10/ مارچ1903صفحہ12)

جس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دعا کی تھی

'' رَبِّ اَرِنِیْ کَیْفَ تُحْیِ الْمَوْتٰی ط ''

(البقرۃ:261)

اسی طرح بالکل انہی الفاظ میں حضرت مہدی دوراں مسیح الزّماں علیہ السلام پر الہام بھی نازل ہوا

(تذکرہ طبع سوم صفحہ414-415)

چنانچہ آپ نے اشکبار آنکھوں اور درد بھرے دل کے ساتھ رب الکائنات کے حضور دعا کی ۔

اے خدا تیرے لئے ہر ذرّہ ہو میرا فدا
مجھ کو دکھلا دے بہارِ دیں کہ میں ہوں اشکبار

(براہینِ احمدیہ حصہ پنجم صفحہ126)

حیرت انگیز امر یہ ہے کہ یہ دعا آپ نے 1905 میں کی اور اسی سال کے آخر میں اللہ تعالیٰ کے حکم سے بہشتی مقبرہ کی بنیاد رکھی گئی جس سے خانہ کعبہ کی تعمیر کے مقاصد کو عالمی سطح پر بروئے کار لانے کے لئے نظام نو کی داغ بیل پڑی۔علم تعبیر الرویاء کی مستند کتاب ''تعطیر الانام'' (مولفہ علاّمہ شیخ العارفین حضرت عبدالغنی نابلسیؒ) میں حرفِ ''کاف'' کے زیرِ عنوان صاف لکھا ہے کہ

''(کعبۃ) ھی فی المنام خلیفۃ''

(جلد دوم صفحہ172مطبوعہ بیروت)

یعنی کہ خواب میں کعبہ دیکھنے کی تعبیر خلیفہ وقت ہے ربّ کریم کا تصرف ملاحظہ ہو کہ سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کو حدیث مصطفوی میں ''خلیفۃ اللہ'' سے موسوم کیا گیا ہے

(مسند احمد جلد5صفحہ402)

حضرت مصلح موعودؓ جنہوں نے لیکچر ''نظامِ نو'' میں الوصیت کی بین الاقوامی عظمت نمایاں فرمائی خلیفہ موعود تھے۔اور اب اس نظام نو سے وابستگی کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پوری شان وتمکنت کے ساتھ صدائے ربّانی بلند فرمائی ہے جس نے شمع خلافت کے پروانوں اور ابراہیمی پرندوں میں مافوق العادت قوت پرواز پیدا کردی ہے اور امیر المومنین کی آواز پر والہانہ طریق پر لبیک کہہ رہے ہیں۔

سیدنا محمود المصلح الموعودؓ جنہوں نے جلسہ سالانہ 1942ء پر ''الوصیت'' کی برکتوں سے مستقبل میں نظامِ نو کے معرض وجود میں آنے کا بصیرت افروز رنگ میں انکشاف فرمایا تھا آپ کی یہ دعائیں آج بھی ابراہیمی پرندوں کے حق میں قبول ہو رہی ہیں اور عرش پر دھوم مچی ہوئی ہے ۔

پرواز ہو تمہاری نہ افلاک سے بلند
پیدا ہو بازوؤں میں وہ قوت خدا کرے
ہر گام پر فرشتوں کا لشکر ہو ساتھ ساتھ
ہر ملک میں تمہاری حفاظت خدا کرے

مکرم زندہ محمود باجوہ نائب امیر جماعت احمدیہ یو ایس اے سے یہ معلوم کر کے میرا دل باغ باغ ہو گیا کہ نئی دنیا کے ایثار پیشہ مخلص اور قابل رشک احمدیوں نے اپنے امیر محترم کی زیر قیادت امسال ایک ہزار وصایا کا ٹارگٹ پیش نظر رکھ کر پر جوش جدوجہد کا آغاز کر دیا ہے۔ رب العرش ہر لحہ ان کی روح سے تائید خاص فرمائے۔

حضرت مسیح موعودؑ جن کے ذریعہ کعبۃ اللہ کی تعمیر کے مقاصد عالیہ کی تکمیل کے لئے ''نظام الوصیت'' کا الٰہی نظام جاری ہوا فرماتے ہیں ۔

زبذلِ مال در راہش کسے مفلس نمے گردد
خدا خود مے شود ناصر اگر ہمت شود پیدا
بمفت ایں اجر نصرت را دہندت اے اخی ورنہ
قضائے آسمان است ایں بہر حالت شود پیدا

یعنی خدا کی راہ میں خرچ کرنے سے کوئی مفلس نہیں ہو جایا کرتا اگر ہمت پیدا ہو جائے تو خدا خود ہی مددگار بن جاتا ہے۔ اے بھائی تجھے تو نصرت کا بدلہ مفت میں مل رہا ہے ورنہ یہ تو آسمانی فیصلہ ہے جو ضرور ہو کر رہے گا۔

حضرت مصلح موعود نوّر اللہ مرقدہ نے جلسہ سالانہ 1954 سے خطاب کرتے ہوئے نہایت پر شوکت الفاظ میں پیشگوئی فرمائی:۔

''کچھ عرصہ تک تمہارے بوجھ بڑھتے چلے جائیں گے۔ کچھ عرصہ تک تمہاری ناکامیاں ہر قسم کی شکلیں بنا بنا کر تمہارے سامنے آئیں گی لیکن پھر وہ وقت آئے گا جب آسمان کے فرشتے اتریں گے اور کہیں گے۔ بس ہم نے اُن کا دل جتنا دیکھنا تھا دیکھ لیا۔ جتنا امتحان لینا تھا لے لیا۔ ان کو فتح دے دی جائے۔ جاؤ ان کو فتح دے دو اور تم فاتحانہ طور پر اسلام کی خدمت کرنے والے اور اس کے نشان کو پھر دنیا میں بلند کرنے والے قرار پاؤ گے۔''

(الفضل 28/ اکتوبر 1955)

بطحا کی وادیوں سے جو نکلا تھا آفتاب
بڑھتا رہے وہ نور نبوت خدا کرے
قائم ہو پھر سے حکمِ محمدؐ جہان میں
ضائع نہ ہو تمہاری یہ محنت خدا کرے

نظامِ وصیت

صادق باجوہ۔میری لینڈ

بنا ہے امن و اماں کا ضامن مسرتوں کا پیام لایا
مسیحؑ دوراں کی برکتوں سے نیا جہاں میں نظام آیا
چھٹے اندھیرے، مٹی ہے ظلمت، کچھ ایسا ماہِ تمام آیا
اسی کے ہاتھوں جو تھا مقدر وہ "الوصیت" نظام آیا
اک انقلابِ عظیم کا ہے یہ پیش خیمہ بھی پیش رو بھی
مسیح و مہدیؑ کے معجزے سے یہ اقتصادی نظام آیا
پرویا سِلکِ محمدیؐ میں ' اساس جس کی بتائی تقویٰ
ملے معیشت مساویانہ خدا سے ایسا نظا م پایا
مکیں مطہّر، مکا ں منور ، بنا زمیں آسماں نیا ہے
رہِ سلوک و رہِ طریقت پہ چل کے ارفع مقام پایا
زمیں کی پستی سے رِفعتوں تک رسائی پائیں ستم کے مارے
نوشتہ ہوگا یہ پورا اک دنٔ سنیں گے گردش میں جام آیا
''مرے درختِ وجود کی ہیں جو سبز شاخیں وہ باثمر ہیں''
نویدِ فتح و ظفر مبارک کہ جن کا تقویٰ ہے کام آیا

ضمیمہ متعلّقہ رسالہ الوصیّۃ

رسالہ الوصیّۃ کے متعلق چند ضروری امر قابل اشاعت ہیں جو ذیل میں لکھے جاتے ہیں:۔

1. اوّل یہ کہ جب تک انجمن کارپرداز مصالح قبرستان اس امر کو شائع نہ کرے کہ قبرستان باعتبار لوازم ضروری کے من کل الوجوہ تیار ہوگیا ہے اُس وقت تک جائز نہ ہوگا کہ اس کی میّت جس نے رسالہ الوصیّۃ کے شرائط کی پابندی کی ہے قبرستان میں دفن کرنے کے لئے لائی جائے بلکہ پُل وغیرہ لوازم ضروریہ کا پہلے تیار ہوجانا ضروری ہوگا۔ اوراس وقت تک میّت ایک صندوق میں امانت کے طور پر کسی اور قبرستان میں رکھی جائے گی۔

2. ہرایک صاحب جو شرائط رسالہ الوصیّۃ کی پابندی کا اقرار کریں ضروری ہوگا کہ وہ ایسا اقرار کم سے کم دوگواہوں کی ثبتِ شہادت کے ساتھ اپنے زمانہ قائمی ہوش وحواس میں انجمن کے حوالہ کریں اور تصریح سے لکھیں کہ وہ اپنی کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کا دسواں حصّہ اشاعت اغراضِ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے بطور وصیّت یا وقف دیتے ہیں۔ اور ضروری ہوگا کہ وہ کم سے کم دواخباروں میں اسکو شائع کرادیں۔

3. انجمن کا یہ فرض ہوگا کہ قانونی اور شرعی طور پر وصیت کردہ مضمون کی نسبت اپنی پوری تسلّی کر کے وصیّت کنندہ کو ایک سرٹیفیکیٹ اپنے دستخط اور مُہر کے ساتھ دے دے۔ اور جب قواعد مذکورہ بالا کی رُو سے کوئی میّت اس قبرستان میں لائی جائے تو ضروری ہوگا کہ وہ سرٹیفیکیٹ انجمن کو دکھایا جائے اور انجمن کی ہدایت اور موقعہ نمائی سے وہ میّت اس موقعہ میں دفن کی جائے جو انجمن نے اُس کے لئے تجویز کیا ہے۔

4. اس قبرستان میں بجز کسی خاص صورت کے جو انجمن تجویز کرے نابالغ بچے دفن نہیں ہوں گے کیونکہ وہ بہشتی ہیں۔ اور نہ اس قبرستان میں اس میّت کا کوئی دوسرا عزیز دفن ہوگا جب تک وہ اپنے طور پر کل شرائط رسالہ الوصیت کو پورا نہ کرے۔

5. ہرایک میّت جو قادیان کی زمین میں فوت نہیں ہوئی اُن کو بجز صندوق قادیان میں لانا ناجائز ہوگا۔ اور نیز ضروری ہوگا کہ کم سے کم ایک ماہ پہلے اطلاع دیں تا کہ اگر انجمن کو اتفاقی موانع قبرستان کے متعلق پیش آگئے ہوں تو ان کو دُور کر کے اجازت دے۔

6. اگر کوئی صاحب خدانخواستہ طاعون کی مرض سے فوت ہوں جنھوں نے رسالہ الوصیۃ کے تمام شرائط پورے کر دیئے ہوں اُن کی نسبت یہ ضروری حکم ہے کہ وہ دو برس تک صندوق میں رکھ کر کسی علیحدہ مکان میں امانت کے طور پر دفن کئے جائیں۔ اور دو برس کے بعد ایسے موسم میں لائے جائیں کہ اُن کے فوت ہونے کے مقام اور قادیان میں طاعون نہ ہو۔

7. یاد رہے کہ صرف یہ کافی نہ ہوگا کہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کا دسواں حصہ دیا جاوے۔ بلکہ ضروری ہوگا کہ ایسا وصیت کرنے والا جہاں تک اس کے لئے ممکن ہے پابند احکامِ اسلام ہو اور تقوٰی اور طہارت کے امور میں کوشش کرنے والا ہو اور مسلمان خدا کو ایک جاننے والا اور اس کے رسول پر سچّا ایمان لانے والا ہو۔ اور نیز حقوقِ عباد غصب کرنے والا نہ ہو۔

8. اگر کوئی صاحب دسواں حصہ جائیداد کی وصیّت کریں اور اتفاقاً اُن کی موت ایسی ہو کہ مثلاً کسی دریا میں غرق ہوکر ان کا انتقال ہو یا کسی اور ملک میں وفات پاویں جہاں سے میّت کو لانا متعذّر ہو تو ان کی وصیّت قائم رہے گی اور خدا تعالےٰ کے نزدیک ایسا ہی ہوگا کہ گویا وہ اسی قبرستان میں دفن ہوئے ہیں۔ اور جائز ہوگا کہ اُن کی یادگار میں اسی قبرستان میں ایک کتبہ اینٹ یا پتھر پر لکھ کر نصب کیا جائے اور اس پر واقعات لکھے جائیں۔

9. انجمن جس کے ہاتھ میں ایسا روپیہ ہوگا۔ اس کو اختیار نہیں ہوگا کہ بجز اغراض سلسلہ احمدیہ کے کسی اَور جگہ وہ روپیہ خرچ کرے اور ان اغراض میں سے سب سے مقدّم اشاعتِ اسلام ہوگی۔ اور جائز ہوگا کہ انجمن باتفاق رائے اس روپیہ کو تجارت کے ذریعہ سے ترقی دے۔

10. انجمن کے تمام ممبر ایسے ہوں گے جو سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوں اور پارسا طبع اور دیانت دار ہوں۔ اور اگر آئندہ کسی کی نسبت یہ محسوس ہوگا کہ وہ پارسا طبع نہیں ہے یا یہ کہ وہ دیانت دار نہیں یا یہ کہ وہ ایک چال باز ہے اور دنیا کی ملونی اپنے اندر رکھتا ہے تو انجمن کا فرض ہوگا کہ بلا توقف ایسے شخص کو اپنی انجمن سے خارج کرے اور اس کی جگہ اَور مقرر کرلے۔

11. اگر وصیّتی مال کے متعلق کوئی جھگڑا پیش آوے تو اس جھگڑے کی پیروی میں جو اخراجات ہوں وہ تمام وصیّتی مالوں میں سے دیئے جائیں گے۔

12. اگر کوئی شخص وصیّت کر کے پھر کسی اپنے ضُعفِ ایمان کی وجہ سے اپنی وصیت سے منکر ہوجائے یا اس سلسلہ سے روگردان ہوجائے تو گو انجمن نے قانونی طور پر اس کے مال پر قبضہ کرلیا ہو پھر بھی جائز نہ ہوگا کہ وہ مال اپنے قبضہ میں رکھے بلکہ وہ تمام مال واپس کرنا ہوگا۔ کیونکہ خدا کسی کے مال کا محتاج نہیں اور خدا کے نزدیک ایسا مال مکروہ

اور ردّ کرنے کے لائق ہے۔

13. چونکہ انجمن خدا کے مقرر کردہ خلیفہ کی جانشین ہے اس لئے انجمن کو دنیاداری کے رنگوں سے بکلّی پاک رہنا ہوگا اور اس کے تمام معاملات نہایت صاف اور انصاف پر مبنی ہونے چاہئیں۔

14. جائز ہوگا کہ اس انجمن کی تائید اور نصرت کے لئے دور دراز ملکوں میں اَور انجمنیں ہوں جو اس کی ہدایت کے تابع ہوں۔ اور جائز ہوگا کہ اگر وہ ایسے ملک میں ہوں کہ وہاں سے میت کو لانا متعذّر ہے تو اُسی جگہ میت کو دفن کردیں۔ اور ثواب سے حصہ پانے کی غرض سے ایسا شخص قبل از وفات اپنے مال کے دسویں حصہ کی وصیّت کرے اور اس وصیّتی مال پر قبضہ کرنا اس انجمن کا کام ہوگا جو اس ملک میں ہے۔ اور بہتر ہوگا کہ وہ روپیہ اسی ملک کی اغراضِ دینیہ کے لئے خرچ ہو اور جائز ہوگا کہ کوئی ضرورت محسوس کر کے وہ روپیہ اس انجمن کو دیا جائے جس کا ہیڈکوارٹر یعنی مرکز مقامی قادیان ہوگا۔

15. یہ ضروری ہوگا کہ مقام اس انجمن کا ہمیشہ قادیان رہے۔ کیونکہ خدا نے اس مقام کو برکت دی ہے۔ اور جائز ہوگا کہ وہ آئندہ ضرورتیں محسوس کر کے اس کام کے لئے کوئی کافی مکان تیار کریں۔

16. انجمن میں کم سے کم ہمیشہ ایسے دو ممبر رہنے چاہئیں جو علم قرآن اور حدیث سے بخوبی واقف ہوں اور تحصیل علم عربی رکھتے ہوں۔ اور سلسلہ احمدیہ کی کتابوں کو یاد رکھتے ہوں۔

17. اگر خدانخواستہ کوئی ایسا شخص جو رسالہ الوصیّۃ کی رُو سے وصیت کرتا ہے مجذوم ہو۔ جس کی جسمانی حالت اس لائق نہ ہو جو وہ اس قبرستان میں لایا جائے تو ایسا شخص حسب مصالح ظاہر مناسب نہیں ہے کہ اس قبرستان میں لایا جائے۔ لیکن اگر اپنی وصیت پر قائم ہوگا تو اس کو وہی درجہ ملے گا جیسا کہ دفن ہونے والے کو۔

18. اگر کوئی کچھ بھی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ نہ رکھتا ہو اور بایں ہمہ ثابت ہو کہ وہ ایک صالح درویش ہے اور متقی اور خالص مومن ہے۔ اور کوئی حصہ نفاق یا دُنیا پرستی یا قصور اطاعت کا اس کے اندر نہ ہو تو وہ میری اجازت سے یا میرے بعد انجمن کی اتفاق رائے سے اس مقبرہ میں دفن ہوسکتا ہے۔

19. اگر کوئی شخص خدا تعالیٰ کی خاص وحی سے ردّ کیا جائے تو گو وہ وصیتی مال بھی پیش کرے تاہم اس قبرستان میں داخل نہیں ہوگا۔

20. میری نسبت اور میرے اہل و عیال کی نسبت خدا نے استثناء رکھا ہے۔ باقی ہر ایک مرد ہو یا عورت اُن کو شرائط کی پابندی لازم ہوگی اور شکایت کرنے والا منافق ہوگا۔

یہ شرائط ضروریہ ہیں جو اوپر لکھی گئیں۔ آئندہ اس مقبرہ بہشتی میں وہ دفن کیا جائے گا جو ان شرائط کو پورا کرے گا۔ ممکن ہے کہ بعض آدمی جن پر بدگمانی کا مادہ غالب ہو۔ وہ اس کارروائی میں ہمیں اعتراضوں کا نشانہ بناویں اور اس انتظام کو اغراض نفسانیہ پر مبنی سمجھیں یا اس کو بدعت قرار دیں۔ لیکن یاد رہے کہ خدا تعالیٰ کے کام ہیں وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ بلاشبہ اُس نے ارادہ کیا ہے کہ اس انتظام سے منافق اور مومن میں تمیز کرے اور ہم خود محسوس کرتے ہیں کہ جو لوگ اس الٰہی انتظام پر اطلاع پا کر بلا توقف اس فکر میں پڑتے ہیں کہ دسواں حصّہ کُل جائیداد کا خدا کی راہ میں دیں بلکہ اس سے زیادہ اپنا جوش دکھلاتے ہیں وہ اپنی ایمانداری پر مہر لگا دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

الٓمّٓ ۚ ۝ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ يُّتْرَكُوْٓا اَنْ يَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُوْنَ ۝

(العنکبوت:2-3)

کیا لوگ یہ گمان کرتے ہیں کہ مَیں اِسی قدر پر راضی ہو جاؤں کہ وہ کہہ دیں کہ ہم ایمان لائے۔ اور ابھی ان کا امتحان نہ کیا جائے؟ اور یہ امتحان تو کچھ بھی چیز نہیں۔ صحابہ ؓ کا امتحان جانوں کے مطالبہ پر کیا گیا۔ اور انہوں نے اپنے سر خدا کی راہ میں دیئے۔ پھر ایسا گمان کہ کیوں یونہی عام اجازت ہر ایک کو نہ دی جائے کہ وہ اس قبرستان میں دفن کیا جائے کس قدر دُور از حقیقت ہے۔ اگر یہی روا ہو تو خدا تعالےٰ نے ہر ایک زمانہ میں امتحان کی کیوں بنیاد ڈالی؟ وہ ہر ایک زمانہ میں چاہتا رہا ہے کہ خبیث اور طیّب میں فرق کر کے دکھلاوے اِس لئے اب بھی اُس نے ایسا ہی کیا۔

خدا تعالےٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بعض خفیف خفیف امتحان بھی رکھے ہوئے تھے جیسا کہ یہ بھی دستور تھا کہ کوئی شخص آنحضرت صلّے اللہ علیہ وسلم سے کسی قسم کا مشورہ نہ لے جب تک پہلے نذرانہ داخل نہ کرے۔ پس اس میں بھی منافقوں کے لئے ابتلاء تھا۔ ہم خود محسوس کرتے ہیں کہ اِس وقت کے امتحان سے بھی اعلیٰ درجہ کے مخلص جنہوں نے درحقیقت دین کو دنیا پر مقدّم کیا ہے دوسرے لوگوں سے ممتاز ہو جائیں گے۔ اور ثابت ہو جائے گا کہ بیعت کا اقرار انہوں نے پورا کر کے دکھلا دیا اور اپنا صدق ظاہر کر دیا۔ بے شک یہ انتظام منافقوں پر بہت گراں گذرے گا اور اِس سے اُن کی پردہ دری ہوگی۔ اور بعد موت وہ مرد ہوں یا عورت اِس قبرستان میں ہرگز دفن نہیں ہوسکیں گے۔

فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ ۙ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا ۚ

(البقرۃ:11)

لیکن اس کام میں سبقت دکھلانے والے راستبازوں میں شمار کئے جائیں گے۔ اور ابد تک خدا تعالےٰ کی اُن پر رحمتیں ہوں گی۔

بالآخر یہ بھی یاد رہے کہ بلاؤں کے دن نزدیک ہیں اور ایک سخت زلزلہ جو زمین کو تہ و بالا کردے گا قریب ہے۔ پس وہ جو معائنہ عذاب سے پہلے اپنا تارک الدنیا ہونا ثابت کر دیں گے اور نیز یہ بھی ثابت کر دیں گے کہ کس طرح انہوں نے میرے حکم کی تعمیل کی خدا کے نزدیک حقیقی مومن وہی ہیں اور اس کے دفتر میں سابقین اوّلین لکھے جائیں گے۔ اور مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ زمانہ قریب ہے کہ ایک منافق جس نے دنیا سے محبت کر کے اس حکم کو ٹال دیا ہے وہ عذاب کے وقت آہ مار کر کہے گا کہ کاش مَیں تمام جائیداد کیا منقولہ اور کیا غیر منقولہ خدا کی راہ میں دیتا اور اس عذاب سے بچ جاتا۔ یاد رکھو! کہ اس عذاب کے معائنہ کے بعد ایمان بے سُود ہوگا اور صدقہ خیرات محض عبث۔ دیکھو! مَیں بہت قریب عذاب کی تمہیں خبر دیتا ہوں۔ اپنے لئے وہ زاد جلد تر جمع کرو کہ کام آوے۔ مَیں یہ نہیں چاہتا کہ تم سے کوئی مال لُوں اور اپنے قبضہ میں کرلوں۔ بلکہ تم اشاعتِ دین کے لئے ایک انجمن کے حوالے اپنا مال کرو گے اور بہشتی زندگی پاؤ گے۔ بہتیرے ایسے ہیں کہ وہ دنیا سے محبت کر کے میرے حکم کو ٹال دیں گے مگر بہت جلد دنیا سے جُدا کئے جائیں گے۔ تب آخری وقت میں کہیں گے۔

هٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی

الراقم خاکسار

میرزا غلام احمدؑ

خدا کی طرف سے مسیح موعود

6/جنوری 1906

(رسالہ الوصیة صفحات 24-29)

ایک ضروری گذارش

''النور'' کا ادارۂ تحریر قلمی تعاون کرنے والے تمام حضرات و خواتین کا ان کے رشحاتِ قلم کے لئے شکر گزار ہے۔ ہم سب کی یہ دلی تمنا ہے کہ اس جماعتی آرگن کا معنوی اور صوری معیار مزید بہتر کریں۔ ایک بات ادارۂ تحریر کے نوٹس میں آئی ہے کہ بعض اصحاب و خواتین اپنے مضامین اور منظومات بیک وقت کئی اخبارات و جرائد کو اشاعت کے لئے بھجوا دیتے ہیں۔ گذارش ہے کہ جو مضمون' مقالہ یا منظوم کلام رسالہ النور کو بھجوایا جائے وہ صرف اسی جریدہ کے لئے مخصوص ہونا چاہیئے۔ ان کی نقول دوسرے رسائل کو اشاعت کی غرض سے نہ بھجوائی جائیں۔ ہماری خواہش ہے کہ ایسی تمام اچھی تحریریں ''النور'' کے حوالے سے دیگر اخبارات و جرائد میں شائع ہو کر اس رسالہ کی نیک نامی کا باعث بنیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

وصیت کے بارے میں ایمان افروز واقعہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ منہاج الطالبین میں فرماتے ہیں:

''بڑے بڑے مخلص بھی ہیں۔ ایک دوست جن کی تنخواہ 60 روپے ماہوار ہے انہوں نے اپنی آمدنی کے 1/3 حصہ کی وصیت کی ہوئی ہے یعنی بیس روپے ماہوار چندہ دیتے ہیں۔ جب چندہ خاص کی تحریک ہوئی تو اس میں انہوں نے تین ماہ کی تنخواہ دے دی اور اس طرح وہ مقروض ہوگئے۔ اس پر انہوں نے خط لکھا کہ کیا میں قرضہ ادا ہونے تک 1/10 حصہ آمد کا چندہ میں دے سکتا ہوں۔ مگر اس سے 5-6 دن بعد ان کا خط آگیا کہ مجھے پہلا خط لکھنے پر بہت افسوس ہوا میں اپنی آمد کا 1/3 حصہ ہی چندہ میں دیا کرونگا تو ایک حصہ جماعت کا ایسے مخلصین کا بھی ہے اور یہ بڑا حصہ ہے مگر میں باقیوں کو بھی نصیحت کرتا ہوں کہ وہ بھی ایسے ہی بنیں۔ اور ہماری تو یہ حالت ہونی چاہیئے کہ ایک قطرہ بھی ہمارے اپنے لئے نہ ہو بلکہ ہمارے لئے وہی رہنا چاہیئے جو ہمارا نہیں رہا۔ یعنی جان بچانے، سَتر ڈھانکنے کے لئے جو خرچ ہو وہ کیا جائے باقی سب کچھ خدا کے لئے سمجھا جائے۔ دیکھیں آپ لوگ جماعت میں داخل ہو کر جو وعدہ کرتے ہیں وہ کتنا بڑا ہے۔ اس کا یہ مطلب ہے کہ ہماری جان، ہمارا مال، ہماری عزت، ہماری آبرو، ہمارا آرام، ہماری آسائش، ہماری دولت، ہماری جائداد غرض کہ ہمارا سب کچھ خدا کا ہوگیا۔ یہ بیعت کے معنے ہیں جن کا خلاصہ یہ ہے کہ جو کچھ میرا ہے وہ میرا نہیں بلکہ خدا ہی کا ہے۔ مثلاً سو روپیہ تنخواہ ہے تو اس کی نہیں بلکہ خدا کے لئے ہوگئی۔ پھر جو کچھ میں جان بھی شامل ہے' یہ بھی اس کی نہیں' پھر جو کچھ میں بیوی بچے ہیں یہ بھی اس کے نہیں کوئی عزت اور عہدہ ہے یہ بھی اس کا نہیں۔ یہ اقرار کرنے کے بعد اگر کوئی شخص چندہ خاص کے وقت کہے کہ یہ بہت بڑا بوجھ ہے تو وہ بتائے بیعت کرتے وقت اس نے جو اقرار کیا تھا اس کا کیا مطلب تھا یا یہ مانو کہ اس کا مطلب تھا کہ بیعت کرنے یعنی اپنا سب کچھ دینے سے مراد سارا جسم نہ تھا بلکہ ایک ٹانگ یا ایک ہاتھ مراد تھا یا اس سے مراد سارا مال نہ تھا بلکہ اتنا اتنا مال تھا تو ان کی رعایت رکھ لی جائے لیکن اگر یہ اقرار تھا کہ میں اپنا سارا مال جان' بیوی' بچے' عہدے سب تجھے دیتا ہوں تو پھر وہ کس منہ سے کہہ سکتا ہے کہ بوجھ پڑ گیا۔''

(منہاج الطالبین، صفحہ 17-18)

نظامِ وصیت اور درویشانِ قادیان

چوہدری بدرالدین عامل بھٹہ ، درویش قادیان

16/نومبر 1947 کو قادیان سے ہجرت کر کے جانے والوں کا آخری قافلہ چلا گیا اور اپنے سروں کا نقد نذرانہ لئے ہوئے 313 افراد مسیحِ پاک کے آستانہ پر آویزاں الدّار میں مقیم ہوئے اور ہر اک کو پیش آمدہ حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ یقین تھا کہ ہمیں جامِ شہادت نوش کرنا ہے اور ہر ایک اپنے پورے عزم کے ساتھ اس مقدس عہدِ وفا کو پورا کر گزرنے کے لئے تیار بر تیار تھا۔ لازمی طور پر یہ امر ہر ایک جانتا تھا کہ جب ہم نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الدّار کو آباد رکھنے کی قسم کھائی ہے تو کیا ہم مر کر اس عہد سے الگ ہو جائیں گے کہ ہمارا آقا جس مقدس قبرستان میں محوِ خواب ہے ہم مر کر کسی اور قبرستان کو آباد کرنے والے ہوں۔ ہرگز نہیں ہرگز نہیں۔ اس خیال کے آتے ہی یہی سوال سامنے آیا کہ درویشان کو فوراً وصیت کرنی چاہئے۔

جو درویش قادیان میں قیام پذیر ہوئے تھے ان میں غالب اکثریت نوجوانوں کی تھی۔ اور جب وصیت کے نظام سے منسلک افراد کا جائزہ لیا گیا تو 25-26 افراد ہی موصی تھے۔ باقی تمام افراد کی وصیت ہونا باقی تھی۔ لہٰذا درویشان میں تحریک کی گئی اور چند یوم میں ہی سب درویش نظامِ وصیت میں پروئے گئے۔ ان وصایا کا معائنہ کیا جائے تو نظر آئے گا کہ درویش وصیت کر رہا ہے جس کی نہ کوئی زرعی زمین ہے اور نہ کوئی مکان اور نہ کوئی نقد اثاثہ۔ کُل آمد -/5 روپے ماہوار جو صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے متفرق اخراجات حجامت صابن اور اس قسم کے معمولی ضروریات کیلئے دیئے جاتے تھے اور یہ ناکافی ہوتے تھے۔ پھر بھی اس میں سے گنجائش نکال کر آٹھ آنہ ماہوار (نصف روپیہ) چندہ حصہ آمد ادا کرتے ہوئے وصایا کی گئیں اور ہر ایک نے پورے ذوق وشوق سے وصیت کی۔ الحمدللہ۔

یہ خدا تعالیٰ کا فضل واحسان تھا کہ بروقت یہ بات سوجھ گئی۔ اور وقت پر اس پر عمل بھی کر لیا گیا اور اس قدر جلدی اس تحریک پر عمل ہونے کا ایک باعث یہ تھا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ کسی بھائی کا وقتِ مقدر آن دستک دے اور وہ وصیت کے نظام سے باہر ہو۔ 1948 کے ماہ اپریل میں ہی یہ خدشہ درست ثابت ہوا جبکہ ہمارے ایک درویش بھائی مکرم حافظ نور الٰہی صاحب ولد مکرم حافظ محمد عارف صاحب صرف چند یوم بیمار رہ کر ہر طرح کے علاج معالجہ اور چارہ سازی کے باوجود اللہ تعالیٰ کی رضا کی جنتوں کی طرف اڑان بھر گئے۔ انا للّٰہ وانّا الیہ راجعون۔ اور اس طرح ہم نے دَورِ درویشی کے پانچویں ماہ ایک درویش کو بہشتی مقبرہ کی مقدس زمین میں سلا دیا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو بلند درجات سے نوازے اور آپ کی اولاد کو اپنی رضا کی راہوں پر چلائے اور ان کا مستقبل روشن اور تابناک بنائے۔

مکرم حافظ نور الٰہی صاحب نے درویشی میں وفات یافتگان میں اوّل نمبر حاصل کیا اور پھر ماہ مئی 1949 میں مکرم بابا شیر محمد صاحب ولد دتہ خان صاحب نے دوسرا اور پھر ایک نوخیز نوجوان عزیز سلطان احمد صاحب ولد محمد بخش صاحب نے۔ آپ نہایت خوب رو نوجوان تھے۔ والدین نے شادی سے قبل ہی خدمتِ مرکز کے لئے قادیان بھجوا دیا تھا۔ ابتداء درویشی میں عبادات کی کثرت، تہجد کے التزام کے ساتھ ساتھ نفلی روزے بھی درویشان کثرت سے رکھتے تھے۔ عموماً ایک ہفتہ میں دو نفلی روزے رکھنا تو گویا ایک معمول کی حد تک رائج تھا۔ اس سال رمضان کے روزے ماہ جولائی میں آئے تھے اور اگست کے پہلے ہفتہ میں ماہ شوال کے چھ روزے بھی رکھے تھے اور پھر 27/اگست 1949 کو نفلی روزہ رکھا ہوا تھا اور اس روز سخت گرمی بھی تھی۔ روزہ افطار کرتے ہوئے پانی زیادہ پیا گیا جو پیٹ درد کا باعث بنا۔ ہر ممکن کوشش علاج معالجہ کیلئے کی گئی مگر مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی۔ مؤرخہ 28 اور 29/اگست کی درمیانی رات نصف شب کے بعد اس عزیز نے جانِ شیریں جاں آفریں کے سپرد کر دی۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔ اس طرح اس عزیز نے خدا تعالیٰ کے حضور حاضر ہونے والوں میں تیسرا نمبر حاصل کیا۔ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے حضور بلند درجات سے نوازے۔ پانچویں درویش مکرم مجید احمد صاحب ڈرائیور ہوئے۔ چوتھے نمبر پر مکرم مولوی اللہ بخش صاحب تھے جنہیں بغرض تبلیغ و تربیت یوپی کی ایک جماعت انبیٹہ میں متعین کیا گیا تھا۔ آپ نے دیکھا کہ ایک تالاب میں دو کم سن بچے ڈوب رہے ہیں اور چند لوگ کنارے پر کھڑے شور مچا رہے ہیں بچاؤ بچاؤ۔ مولوی صاحب یہ نظارہ دیکھ کر بچوں کو بچانے کے لئے تالاب میں کود پڑے اور بچوں کو بچا لیا مگر خود اپنے آپ کو نہ بچا سکے اور ڈوب کر رضائے الٰہی کو پا لیا۔ آپ کا مزار موضع انبیٹہ میں بنا۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔ یہ سب درویشان موصی تھے۔ اللہ تعالیٰ انہیں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ

والسلام کی دعائیں جو آپ نے وصیت کرنے والوں اور بہشتی مقبرہ میں دفن ہونے والوں کے لئے کیں کا وارث بنائے۔آمین۔

الحمدللہ کہ تمام درویشان کرام نے الا ماشاءاللہ وصیت کے مبارک نظام میں حصہ لیا ہے اس طرح ان کی ازواج نے بھی بڑھ چڑھ کر اس مبارک نظام میں شمولیت اختیار کی ہے۔اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی منظوری سے 1994 میں بہشتی مقبرہ میں درویشان کرام کے لئے الگ سے قطعہ مخصوص کیا گیا ہے۔اللہ تعالیٰ ہر ایک کی نہایت نامساعد حالات میں دی گئی ان قربانیوں کو اپنے فضل سے قبول فرمائے۔آمین۔

بہشتی مقبرہ کے گرداگرد کوئی دیوار نہیں تھی۔صرف مزار مبارک سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خاندان کے گرد چھوٹی چاردیواری جو اب بھی موجود ہے تھی۔ بہشتی مقبرہ کے تحفظ کی خاطر نومبر 1947 میں ہی حفاظتی دیوار بنانا شروع کی گئی۔یہ حفاظتی دیوار جنوب کی طرف سے شروع کی گئی۔جنوبی دیوار کی موٹائی 5 فٹ اور اونچائی بہشتی مقبرہ کی اندر کی طرف 6 فٹ اور باہر کی طرف سے ساڑھے آٹھ فٹ تھی۔کیونکہ بہشتی مقبرہ کا بیرونی حصہ اندرون کی نسبت نشیبی تھا۔اس طرح پھر جب مشرقی جانب کی دیوار بنانا شروع کی چونکہ مٹی دور سے لانا پڑتی تھی اس کی موٹائی 2 فٹ تھی اور اونچائی اتنی ہی رکھی گئی۔مغربی جانب کی دیوار کو سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کے مکان سے جو بڑے باغ سے ملحق ہے کے ساتھ ملا دیا گیا۔اس کی موٹائی بھی دو فٹ اور اونچائی باقی دیواروں کے برابر ہی رکھی گئی تھی۔ایک محتاط اندازے کے مطابق ان دیواروں کے بنانے میں 6 لاکھ کیوبک فٹ مٹی استعمال ہوئی۔اس کے لئے مٹی جنوبی کھیتوں سے بلا معاوضہ کھود کر حاصل کی گئی اور یہ سارا کام درویشوں نے ایک پیسہ خرچ کئے بغیر صرف اپنی محنت سے انجام دیا تھا۔نیز دیوار کے جنوب مشرقی اور جنوب مغربی کونوں پر ایک ایک دو منزلہ کمرے بھی تعمیر کئے گئے۔جس میں پہرہ دار درویشان رہائش رکھتے تھے اور ان کی چھتوں پر رات کو پہرہ دے کر نگرانی کا فرض ادا کرتے تھے۔بہشتی مقبرہ کے اندر جانے کے لئے گیٹ کی مشرقی دیوار میں اب بھی نشان موجود ہے۔یہ گیٹ درویشی سے قبل موجود تھا۔دیوار کی جگہ تھوہر کی باڑ لگی ہوئی تھی۔دیوار کی تکمیل کے بعد آج کل جہاں نذیر احمد صاحب ٹیلر کا مکان ہے اس کے سامنے بہشتی مقبرہ میں داخل ہونے کے لئے ایک راستہ بنایا گیا تھا۔یہ رستہ مغرب کی طرف آکر اور گھوم کر فوارہ والی جگہ تک آتا تھا۔

مزار مبارک والی چاردیواری کے شمال مشرقی کونہ پر بھی ایک دو منزلہ کمرہ برائے پہرے داران تعمیر کیا گیا تھا۔باقی حصہ بڑے باغ کی طرف کھلا تھا۔ادھر سے ہر وقت آمد و رفت ہو سکتی تھی۔اس طرف سے متعدد غیر مسلم مہاجرین نے دخل اندازی کی کئی دفعہ کوشش کی جو وقت پر ضروری اقدام کر کے ناکام بنادی گئی۔کم وبیش 15 سال گزر جانے کے بعد یہ کچی دیوار بارشوں کی کثرت کی وجہ سے جگہ جگہ سے ٹوٹنا شروع ہوگئی تھی۔اس پر صدر انجمن احمدیہ نے سیدنا حضور خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی اجازت سے جماعت میں تحریک کر کے پختہ چاردیواری بنانے کا پروگرام بنایا اور قریب 10 سال میں موجودہ چاردیواری تکمیل پذیر ہوئی۔اسی میں تمام درویشوں نے حسب توفیق چندہ دیا۔لیکن بابا خدا بخش ولد میاں کا کو صاحب نے اپنی ساری زندگی کی کمائی اس مد میں دے دی۔انہوں نے یہ رقم 1947 سے قبل تھوڑی تھوڑی کر کے حج پر جانے کے لئے جمع کی تھی۔لیکن وہ جا نہ سکے آخری عمر میں کمزور ہوگئے تھے اس لئے اپنی پوری جمع شدہ پونجی تعمیر دیوار کے لئے پیش کر دی۔

باغ جنازہ گاہ کے گرداگرد اور جنوب کی طرف سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کے باغ کی سیدھ تک آموں کا پرانا باغ عرصہ سے موجود تھا۔اور اس کے درخت اپنی عمر پوری کر چکے تھے۔محض برائے نام ہی پھل لگتا تھا۔اسلئے اس باغ کو کاٹ کر زمانہ درویشی میں نیا قلمی آموں کا باغ لگایا گیا جو خدا کے فضل سے اب پھل دے رہا ہے۔بہشتی مقبرہ کے اندر حصہ قبور میں بھی آم، امرود اور کچنار وغیرہ کے پھلدار درخت موجود تھے۔ان درختوں کی وجہ سے ان کی جڑیں قبروں کے نیچے پھیل جاتیں اور کتبہ جات گرنے لگے تھے اس لئے ان درختوں کو بھی کٹوا دیا گیا۔حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی 11 مئی 1948 کو قادیان آئے اور آپ کے آنے کے بعد جب آپ کے داماد مرزا برکت علی صاحب جو اوورسیئر تھے اور ایران میں ملازمت کرتے تھے' قادیان آئے۔ان کی آمد پر قادیان کے مقامات مقدسہ کے نقشہ جات اور ان کے زمین دوز نشانات لگائے گئے تو اس وقت حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی نے یہ پوائنٹ اٹھایا کہ جنازہ گاہ اور ظہور قدرت ثانیہ کی نشاندہی ہونی چاہئے تو انہوں نے خود اس کی تعیین کی اور دیگر صحابہ نے بھی اس کی تصدیق کی تو اس کو موجودہ صورت میں بنا دیا گیا۔اس کے لئے حضرت بھائی جی نے خود تعمیر میں بڑا حصہ ڈالا اور بعض درویشان بھی اس میں شامل ہوئے۔

بہشتی مقبرہ میں پانی وغیرہ کی فراہمی کے لئے ایک کنواں ابتدا سے ہی بنوایا گیا تھا۔اس میں بیل جوت کر پانی حاصل کیا جاتا تھا۔بہشتی مقبرہ کی کچی چاردیواری کے لئے بھی اسی طرح پانی حاصل کیا گیا۔بعد میں جب بجلی کی فراوانی ہوگئی تو اسی کنویں

میں ٹیوب ویل لگایا اور ٹینکی بنوائی گئی اور اس کی خوبصورتی کے لئے ایک فوارہ مکرم رحمت اللہ خان صاحب (صدر جماعت دہلی) نے تحفۃً پیش کیا۔ اس ٹنکی اور فوارے کی تنصیب کے ساتھ ساتھ بہشتی مقبرہ میں جانے کا رستہ جو پہلے نذیر صاحب ٹیلر کے رہائشی مکان کے شمالی کونے کے سامنے اندر جانے کے لئے بنایا گیا تھا اسے تبدیل کر کے موجودہ شکل بنائی گئی۔ اب یہ رستہ محلّہ ناصر آباد کی مسجد سے آنے والی گلی کے سامنے سیدھا جنازہ گاہ تک جاتا ہے۔ داخلے کے لئے خوبصورت گیٹ بنایا گیا ہے اور درمیان میں ایک چوک کی شکل میں موڑ دے کر مزار مبارک تک لے جایا گیا۔ اسی رستہ کے درمیان میں بہشتی مقبرہ کی حدود میں داخل ہوتے ہی فوارہ لگا ہوا ہے۔

1934 تک بہشتی مقبرہ میں چھوٹی چار دیواری بھی نہیں تھی۔ البتہ پہرہ دینے کے لئے قطعہ 3 کے مغربی جانب ایک کمرہ موجود تھا جس میں پہرہ داران ہر وقت پہرہ پر حاضر رہتے۔ جب احرار نے اس وقت اس قسم کے اعلانات کئے کہ ہم قادیان کی اینٹ سے اینٹ بجا دیں گے، بہشتی مقبرہ کی بے حرمتی کریں گے اس وقت حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے ارشاد پر چھوٹی چار دیواری (مزار مبارک والی) بنائی گئی۔ جس میں حضور اقدس اور خاندان کے افراد شامل کئے گئے۔ بعد میں 1944 میں جب حضرت سیدہ مریم بیگم صاحبہ (ام طاہر) کی وفات ہوئی اور حضرت مصلح موعودؓ ان کے مزار پر 40 دن لگا تار دعا کے لئے جاتے رہے تو آپ نے محسوس کیا کہ حضرت عبدالکریم سیالکوٹیؓ جو بہشتی مقبرہ میں دفن ہونے والے پہلے فرد تھے کی قبر اس چھوٹی چار دیواری کے باہر ہے تب حضور نے اس چار دیواری کی توسیع کا ارشاد فرمایا کہ اس حد تک توسیع کی جائے کہ حضرت مولوی صاحب کی قبر جس قطعہ میں ہے وہ چار دیواری میں آجائے۔ اس وقت توسیع کی گئی تو 2/3 حصہ مزید شامل کیا گیا جو اس وقت سے اب تک اسی صورت پر قائم ہے۔

بہشتی مقبرہ میں اس وقت 1625 سے زائد قبریں اور 1130 سے زائد یادگاری کتبہ جات نصب ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے دور خلافت میں سن 1990 کے قریب جنوب مغربی جانب مزید توسیع کی گئی اس وقت کل ایریا باغ اور قبرستان کا 16 ایکڑ ہے۔ حصہ قبور ساڑھے چار ایکڑ ہے اور باغ کا ایریا ساڑھے گیارہ ایکڑ ہے۔ چار دیواری کا گیٹ بند رہتا ہے اور ضرورت پڑنے پر ہی کھولا جاتا ہے اور چوبیس گھنٹے پہرہ رہتا ہے۔ سال بھر قبروں اور بہشتی مقبرہ کی زیبائش و تزئین کا انتظام کیا جاتا ہے اور دنیا بھر سے لوگ سارا سال زیارت کے لئے تشریف لاتے رہتے ہیں۔

(بحوالہ ہفت روزہ بدر قادیان ' 21-28/دسمبر 2004)

انفاق فی سبیل اللّٰہ

حضرت سہل بن سعدؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریمؐ نے سات دینار حضرت عائشہؓ کے پاس رکھوائے ہوئے تھے۔ آخری بیماری میں فرمایا کہ اے عائشہ! وہ سونا جو تمہارے پاس تھا کیا ہوا۔ عرض کیا میرے پاس ہے۔ فرمایا صدقہ کردو۔ پھر آپ پر غشی طاری ہوگئی اور حضرت عائشہؓ آپ کے ساتھ مصروف ہوگئیں۔ جب ہوش آئی، پوچھا کہ کیا وہ سونا صدقہ کردیا۔ عرض کی، ابھی نہیں کیا۔ چنانچہ آپؐ نے وہ دینار منگوا کر ہاتھ پر رکھ کر گنے اور فرمایا محمدؐ کا اپنے رب پر کیا توکل ہوا اگر خدا سے ملاقات اور دنیا سے رخصت ہوتے وقت یہ دینار اس کے پاس ہوں۔ پھر وہ دینار صدقہ کردیئے اور اسی روز آپؐ کی وفات ہوگئی۔

(مجمع الزوائد للهيثمى جلد 3ص124مطبوعه بيروت)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ یہ ایمان افروز واقعہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول کریمؐ کے پاس دس درہم تھے۔ کپڑے کا تاجر آیا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے چار درہم میں ایک قمیص خریدی، وہ چلا گیا تو آپؐ نے وہ قمیص زیب تن فرمالی۔ اچانک ایک حاجت مند آیا۔ اس نے آکر عرض کیا کہ اے اللہ کے رسولؐ آپؐ مجھے کوئی قمیص عطا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ آپؐ کو جنت کے لباس میں سے کپڑے پہنائے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وہی نئی قمیص اتار کر اسے دے دی۔ پھر آپؐ دوکاندار کے پاس گئے اور اس سے ایک اور قمیص چار درہم میں خرید لی۔ آپؐ کے پاس ابھی دو درہم باقی تھے۔ راستہ میں اچانک آپؐ کی نظر ایک لونڈی پر پڑی جو بیٹھی رو رہی تھی۔ آپؐ نے پوچھا کیوں روتی ہو؟ کہنے لگی یارسول اللہ! مجھے اپنے مالکوں نے دو درہم دے کر آٹا خریدنے بھیجا تھا، درہم کہیں گم گئے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے باقی دو درہم اسے دے دیئے مگر وہ پھر بھی روتی جا رہی تھی کہنے لگی اس خوف سے کہ گھر والے (تاخیر ہو جانے کے سبب سے) سزا دیں گے۔ آپؐ اس بچی کے ساتھ ہولئے اور اس کے گھر تشریف لے گئے۔ گھر والے تو خوشی سے پھولے نہ سماتے تھے۔ کہنے لگے ہمارے ماں باپ آپ پر قربان آپؐ نے کیسے قدم رنجہ فرمایا۔ آپؐ نے (تفصیل بتا کر) فرمایا یہ آپ کی لونڈی ڈرتی تھی کہ آپ لوگ اسے سزا دو گے۔ اس کی مالکہ بولی خدا کی خاطر اور آپؐ کے ہمارے گھر چل کر آنے کے سبب میں اسے آزاد کرتی ہوں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے جنت کی بشارت دی اور فرمانے لگے دیکھو اللہ تعالیٰ نے ہمارے دس درہموں میں کیسی برکت ڈالی۔ ان درہموں میں اپنے نبی کو قمیص بھی عطا کردی، ایک انصاری کے لئے بھی قمیص کا انتظام کیا اور ایک لونڈی کی گردن بھی آزاد کردی۔ میں اللہ کی حمد اور تعریف کرتا ہوں جس نے اپنی قدرت سے یہ سب کچھ عطا فرمایا۔

(مجمع الزوائد للهيثمى جلد9ص14مطبوعه بيروت)

بہشتی مقبرہ ربوہ۔مختصر تاریخ

الٰہی پیشگوئیوں کے مطابق سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی المصلح موعود رضی اللہ عنہ نے اگست 1947 کو قادیان سے ہجرت فرمائی۔ آپ پہلے پہل لاہور میں مقیم ہوئے پھر چنیوٹ کے نزدیک یکم ستمبر 1948 میں ایک زمین خریدی جہاں دارالہجرت ربوہ آباد ہوا۔ حضور رضی اللہ عنہ نے ربوہ میں قادیان کی طرح تمام جماعتی ادارے شروع فرمائے اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کے مطابق کہ قادیان کے بہشتی مقبرہ کی شاخیں اور ملکوں میں بھی پھیلائی جائیں ربوہ میں بھی بہشتی مقبرہ بنایا۔ چنانچہ 1949 میں بہشتی مقبرہ ربوہ میں پہلی تدفین مکرمہ فاطمہ بیگم صاحبہ زوجہ مکرمہ چوہدری برکت علی صاحب وکیل المال تحریک جدید کی ہوئی۔ اس طرح بہشتی مقبرہ ربوہ میں ہی سب سے پہلے موصی حضرت بابا حسن محمد صاحب (ولادت 1870 بیعت 1897) آف اوجلہ ضلع امرتسر بھی مدفون ہیں۔ حضرت بابا حسن محمد صاحب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے اور آپ کو سب سے پہلے وصیت کرنے کی توفیق ملی۔ ان کا وصیت نمبر 1 درج ہے۔ آپ کی وفات 20/ جولائی 1950 کو ہوئی اور آپ بھی بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہیں۔ حضرت مولوی رحمت علی صاحب سابق مبلغ انڈونیشیا آپ کے فرزند تھے۔ آپ کی وفات 27/ اپریل 1949 کو ہوئی۔ بعد میں یہاں صحابہ حضرت مسیح موعودؑ جو بہشتی مقبرہ کے قیام سے پہلے وفات پا گئے تھے اور امانتاً دفن تھے ان کی آمد کا سلسلہ بھی شروع ہوا۔ چھوٹی چاردیواری والے قطعہ کا قیام حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہ کی وفات پر 1952 کے بعد شروع ہوا اور اس کے اردگرد قطعہ صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بنایا گیا۔ جس میں سینکڑوں صحابی مدفون ہیں قطعہ صحابہ کے ساتھ قطعہ خاص بھی ہے جس میں سلسلہ کے نامور اور چوٹی کے علماء اور مربیان اور دیگر اہم شخصیات دفن ہیں۔

99 کنال رقبے پر مشتمل بہشتی مقبرہ ربوہ میں تقریباً نو ہزار موصیان کی قبریں ہیں۔ چاردیواری میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دو خلفاء حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے مزار بھی ہیں۔ اس کے علاوہ حضرت مسیح موعودؑ کی مبشر اولاد کے پانچوں افراد یہاں دفن ہیں اور دوسرے بزرگان جو خاندان حضرت مسیح موعود سے تعلق رکھتے ہیں وہ بھی دفن ہیں۔ حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب بھی چاردیواری میں ابدی نیند سو رہے ہیں۔

روحانی تسکین کے ساتھ ساتھ حسن ترتیب اور ظاہری خوبصورتی کے لحاظ سے بھی بہشتی مقبرہ ربوہ زیارت مرکز پر آنے والے افراد کے لئے اہم مقام ہے۔

بیرون ممالک کے موصیان

بیرون ممالک میں موصیان کی بڑھتی ہوئی تعداد کے پیش نظر 1993 میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے بیرونی ممالک میں مقبرہ موصیان بنانے کی ہدایت فرمائی۔ چنانچہ بیشتر ممالک میں مقبرہ موصیان قائم ہو چکے ہیں۔

یادگاری کتبے

جو موصی بیرونی ممالک میں وفات پاتے ہیں ان میں سے پاکستانی شہریت یا پاکستانی نژاد موصیان کے یادگاری کتبات بہشتی مقبرہ ربوہ میں لگائے جاتے ہیں۔ جبکہ دیگر اقوام کے موصیان کے یادگاری کتبات بہشتی مقبرہ قادیان میں نصب کئے جاتے ہیں۔ پاکستان میں بھی جو موصیان کسی وجہ سے بہشتی مقبرہ میں دفن نہیں ہو سکے ان کے یادگاری کتبات بہشتی مقبرہ ربوہ میں ان کی قربانی کو زندہ رکھے ہوئے ہیں۔

ایک یادگاری تحریر

حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ (زوجہ مطہرہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام) کے مزار کے ساتھ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی درج ذیل نصیحت آویزاں ہے:

''جماعت کو نصیحت ہے کہ جب بھی ان کو توفیق ملے حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا اور دوسرے اہل بیعت کی نعشوں کو بہشتی مقبرہ قادیان میں لے جا کر دفن کریں چونکہ مقبرہ بہشتی کا قیام اللہ تعالیٰ کے الہام سے ہوا ہے اسی میں حضرت ام المومنینؓ اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دفن کرنے کی پیشگوئی ہے۔ اس لئے یہ بات فرض کے طور پر ہے اور جماعت کو کبھی نہیں بھولنا چاہئے۔''

(بحوالہ کتاب ربوہ دارالہجرت مؤلفہ۔کیپٹن ملک خادم حسین صاحب)

نظامِ وصیت کی عالمی توسیع

خدا کے فضل کے ساتھ درجِ ذیل 75ممالک میں نظامِ وصیت کا قیام ہو چکا ہے۔

(مرزا عبدالصمد احمد، سیکرٹری مجلس کارپرداز)

نمبر شمار	ملک	نمبر شمار	ملک	نمبر شمار	ملک
1	گھانا	26	البانیہ	51	بحرین
2	نائیجیریا	27	پُرتگال	52	مصر
3	گیمبیا	28	جرمنی	53	یمن
4	آئیوری کوسٹ	29	اٹلی	54	ایران
5	لائبیریا	30	ناروے	55	کویت
6	سیرالیون	31	سپین	56	عمان، مسقط
7	برکینافاسو	32	سویڈن	57	سعودی عرب
8	بنین	33	سوئٹزرلینڈ	58	شام
9	گنی کیناکری	34	ترکی	59	متحدہ عرب امارات
10	سینیگال	35	انگلینڈ	60	تھائی لینڈ
11	ماریشیس	36	امریکہ	61	نیوزی لینڈ
12	کینیا	37	سورینام	62	یوگوسلاویہ
13	تنزانیہ	38	گیانا	63	انگولا
14	یوگنڈا	39	گنی بساؤ	64	ہانگ کانگ
15	کانگو	40	برازیل	65	بوٹسوانہ
16	زمبابوے	41	گوئٹے مالا	66	افغانستان
17	زیمبیا	42	کینیڈا	67	بنگلہ دیش
18	جنوبی افریقہ	43	آسٹریلیا	68	بیلارس
19	موریطانیہ	44	جاپان	69	بوسنیا
20	رُوس	45	فجی	70	کمبوڈیا
21	پولینڈ	46	جنوبی کوریا	71	فن لینڈ
22	بیلجیئم	47	ملائیشیا	72	انڈیا
23	ڈنمارک	48	سنگاپور	73	قازقستان
24	ہالینڈ	49	سری لنکا	74	کرغستان
25	فرانس	50	انڈونیشیا	75	پاکستان

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
کی تحریک
برائے فدائیانِ احمدیت

''میری خواہش ہے اور میں تحریک کرنا چاہتا ہوں کہ اس آسمانی نظام میں اپنی زندگیوں کو پاک کرنے کے لئے۔ اپنی نسلوں کی زندگیوں کو پاک کرنے کے لئے شامل ہوں۔ آگے آئیں اور کم از کم ۔۔۔ پندرہ ہزار اس ایک سال میں نئی وصایا ہوجائیں تا کہ کم از کم پچاس ہزار وصایا تو ایسی ہوں جو سو سال میں ہم کہہ سکیں کہ ہوئیں ۔۔۔ میری یہ خواہش ہے کہ 2008 میں جب خلافت احمدیہ کو قائم ہوئے انشاء اللہ تعالیٰ 100 سال ہوجائیں تو دُنیا کے ہر ملک میں، ہر جماعت میں جو کمانے والے افراد ہیں، چندہ دہندہ ہیں، اُن میں سے کم از کم پچاس فیصد تو ایسے ہوں جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے اس عظیم الشان نظام میں شامل ہو چکے ہوں اور روحانیت کو بڑھانے اور قربانیوں کے یہ اعلیٰ معیار قائم کرنے والے بن چکے ہوں۔ اور یہ بھی جماعت کی طرف سے اللہ تعالیٰ کے حضور ایک حقیر سا نذرانہ ہوگا جو جماعت خلافت کے سو سال پورے ہونے پر دے رہی ہوگی، شکرانے کے طور پر اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کر رہی ہوگی۔''

(اختتامی خطاب جلسہ سالانہ یُو۔کے فرمودہ یکم اگست 2004)